میدان خطابت میں دلائل کے انبار

جلد دوم

برہان الخطیب

سنجیدہ خطبا کیلئے انمول خزانہ

www.KitaboSunnat.com

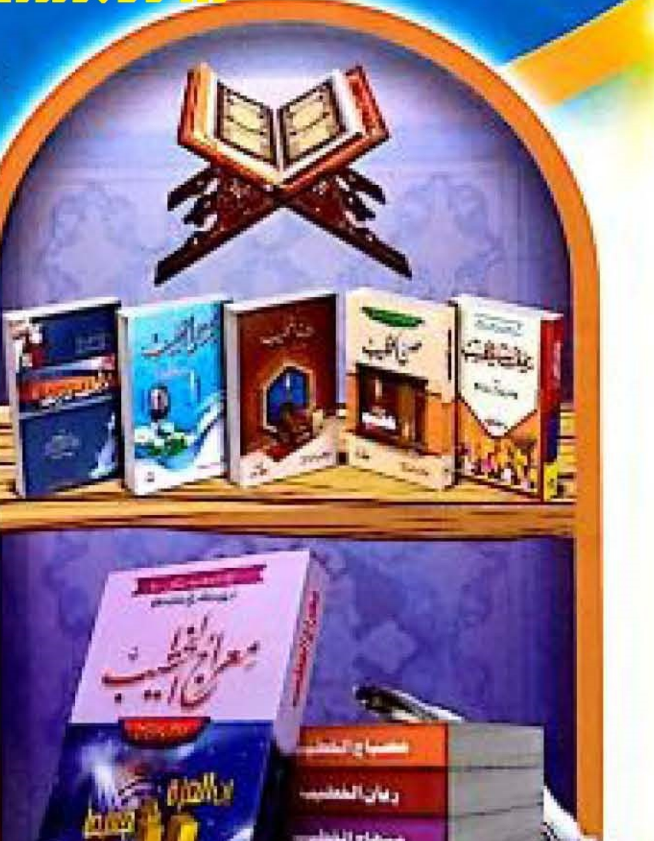

تالیف

ابوالحسن عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ

راسخ اکیڈمی

دار المصنفین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

میدانِ خطابت میں دلائل کے انبار

بُرہانُ الخطیب

سنجیدہ خطباء کے لیے انمول تحفہ

فضیلۃ الشیخ عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ

دارالمصنّفین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے خطرناک فتنہ

تمہیدی گزارشات	279
مال کی طلب میں کافروں جیسی سوچ	280
انسانیت کی بے قدری	280
کوئی شوق اور چاہ نہیں ہے	281
دین کی بے قدری	282
ہر گناہ کی اصل وجہ	284
زندگیاں داؤ پر لگ گئیں	285
قوم کے رہبر بھی رہزن بن گئے	286
اور مال کی پوجا کیا ہے؟	287
مال کا فتنہ اور قرآن	287
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کیا کہتے ہیں؟	290
اے صحابہ رضی اللہ عنہم مجھے فقیری کا ڈر نہیں	292
مال مال کرنے والا سب کچھ چھوڑ جاتا ہے	294
دین کا سب سے زیادہ نقصان کرنے والا فتنہ	295

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مال کا پجاری ہلاک ہوگیا 297

سب سے پہلے بے وفائی کرنے والا 298

تھوڑا مال اور بہت تھوڑا حساب 299

پاکستانی پردیس میں کیسے رہیں؟

تمہیدی گزارشات 306

کیا پردیس جانا جائز ہے؟ 306

ایک بات سمجھ سے باہر ہے 309

دُعا، رابطہ اور ملاقات 311

ملکی قوانین کا احترام 314

جائز اور حلال کام کریں 315

اسلامی ماحول کا اہتمام 317

اسلام اور وطن کی نمائندگی 319

اولاد کا مسئلہ وہاں اور یہاں 325

اچھی دوستی کے فوائد

تمہیدی گزارشات 329

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رب رسول کے باغی سے دوستی 331

تکمیل ایمان کی نشانی ہے 332

ایمان کی مٹھاس ملے گی 333

ہر وقت ہر خیر ملتی رہے گی 335

آگ اور فریج کی طرح 336

ایک دُعا ضرور کیا کریں 336

اللہ بھی محبت کرے گا 337

عرش اور رحمٰن کا سایہ نصیب ہوگا 340

نور کے منبر ملیں گے 342

جنت میں بڑے لوگوں کا ساتھ نصیب ہوگا 344

آخری اور ضروری بات 345

جگت باز کا بدترین انجام

تمہیدی گزارشات 350

جائز حد تک مسکراہٹ اور خوش طبعی کا جواز 351

جگت بازی کا سیلاب 353

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگت کیا ہے؟ اور گناہ کیوں 354
ایک بہت بڑا خطرناک ظلم 354
ایمان داری سے سوچیں 356
جگت بازی کمزور ایمان کی علامت ہے 357
جگت باز کے لیے ہلاکت ہی ہلاکت 359
جگت باز پر اللہ تعالیٰ کا سخت غصہ 360
جگت باز سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت ترین نفرت 361
جگت باز آگ کی گہرائیوں میں 364

نفرتوں کی ایک بہت بڑی وجہ

تمہیدی گزارشات 369
جس قدر ممکن ہو غلط فہمی کا ازالہ کریں 373
کسی بیوی کے پاس گئے؟ 376
ایک سچی اور تلخ حقیقت 377
پہلے سے زیادہ غصہ آگیا 377
سلام کا جواب نہ ملنے پر وہ ناراض ہو گئے 380

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بچے کا پیشاب کیا نکلا؟ 381

امام ہی ہمارا چور ہے 383

قاری صاحب تو شراب پیتے ہیں 384

عید آئی ہے کہ لڑائی

تمہیدی گزارشات 389

عیدی کی شرعی حیثیت 391

عیدی کا جواز 391

عیدی یا ظلم فیصلہ آپ کریں 392

اہل خانہ کے متعلق تین باتیں 394

ہر سربراہ کان کھول کر سُن لے...! 395

اللہ کے لیے بوجھ نہ بنو 397

جذبات کی قدر کرو 398

باہر نکلتے ہوئے تین باتوں کا خیال رکھیں 399

شہرت اور غرور کا لباس نہ پہنیں 400

غریب کو دیکھ کر خوشی سے دُعا دیں 401

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کا مذاق نہ اڑائیں 403

اکثر لوگ حق قبول کیوں نہیں کرتے

تمہیدی گزارشات 409
غربت 410
تعصب 410
ماحول 411
محبت میں غلو 412
لالچ 413
خوف 414
خواہشات کی پوجا 415
خطیب کا رَف انداز 416
انجام سے بے خبراور غیر سنجیدگی 415
❶ جہالت 418
❷ اباواجداد کی تقلید 420
❸ مفادات پہ آنچ 423

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ حسد 425

⑤ تکبر 427

چھ طرح کے گناہ اور ان کی معافی کے طریقے

تمہیدی گزارشات 431

① قصاص سے معاف ہونے والے گناہ 433

② حدود سے معاف ہونے والے گناہ 436

③ کفارے سے معاف ہونے والے گناہ 440

④ حق ادا کرنے سے معاف ہونے والے گناہ 443

⑤ سچی اور پکی توبہ سے معاف ہونے والے گناہ 448

⑥ عبادات اور اذکار سے معاف ہونے والے گناہ 450

مسجد اور مسجد والے کا مقام

تمہیدی گزارشات 456

مسجد بنانے والے کا مقام 460

دور سے مسجد میں آنے والے کا مقام 462

مسجد میں بیٹھنے والے کا مقام 467

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ شان ومقام کس کیلئے ہے...؟ 472

مسجد میں ترجمہ کلاس کا مقام 473

مسجد کی صفائی کرنے والے کا مقام 474

مسجد سے محبت رکھنے والے کا مقام 476

کائنات کا کنگال ترین انسان 480

ایصالِ ثواب کے دس طریقے

تمہیدی گزارشات 483

❶ قرض کی ادائیگی 486

❷ وصیت کو پورا کرنا 488

❸ ترکہ تقسیم کرنا 489

❹ فرضی روزے رکھنا 489

❺ فرضی حج کرنا 491

❻ اولاد کا ہر نیک عمل 492

❼ صدقہ جاریہ 494

❽ کسی کو علم یا ہنر سکھانا 496

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ نیک اولاد کی دعا 497

⑩ مطلق طور پر دعائے مغفرت 498

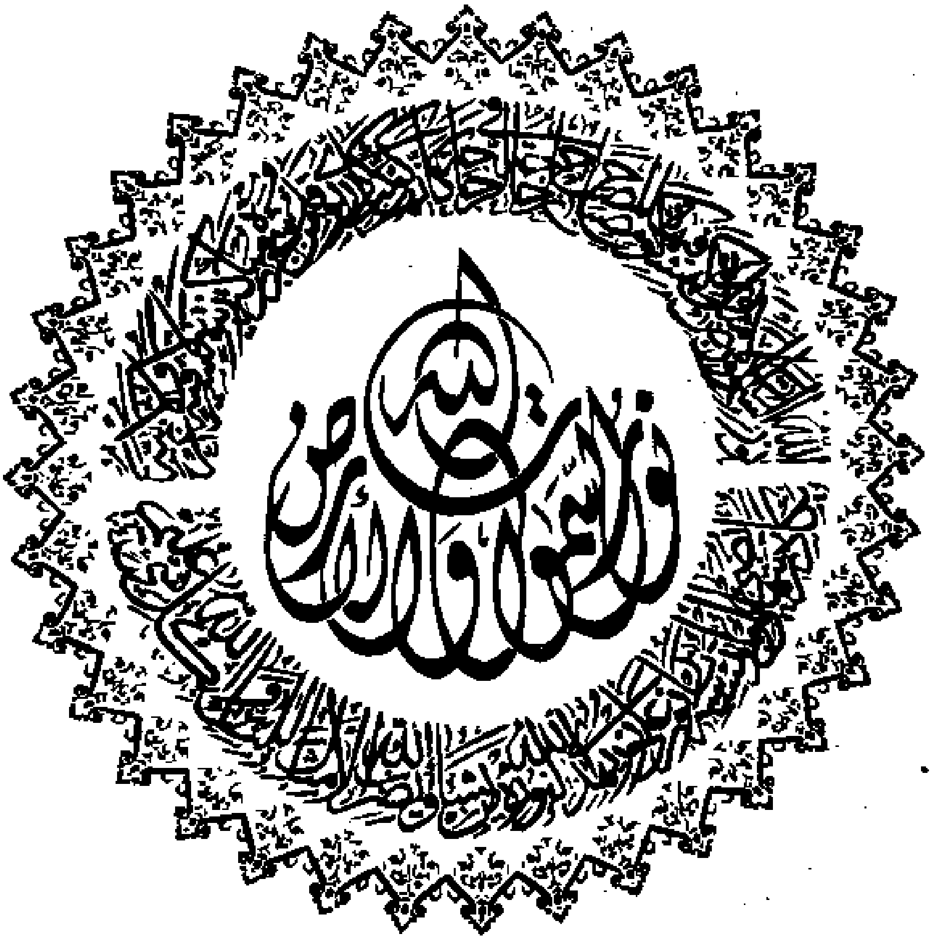

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے خطرناک فتنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ (1)

''اور جان لو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں اور بلاشبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔''

تمہیدی گزارشات:

اِس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ مال ضرورت بھی ہے اور نعمت بھی۔ اچھے بندے کے پاس اچھا مال ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے اِنسان کو رِزق حلال کے لیے اور پاکیزہ مال کے لیے کوشش جاری رکھنی چاہیے لیکن آج میں آپ کے سامنے جس حقیقت کو بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مال سے اِس قدر زیادہ پیار کرنا کہ انسان کو کسی دوسری نعمت اور کسی دوسرے کے حق کا احساس تک نہ رہے یہ بہت بڑی بربادی اور ہلاکت ہے اور اِس وقت مسلمانوں کی اکثریت کے لیے یہ مال بہت بڑا خطرناک فتنہ بن چکا ہے اور مال کی حرص اور ہوس نے انسان کو اندھا کر دیا ہے اور مال کی حرص و ہوس سب خرابیوں کی جڑ بن چکی ہے اور یقین جان لیں لوگوں کی

(1) سورۃ الانفال:28

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اکثریت کا حال کافروں جیسا بنتا جا رہا ہے۔

مال کی طلب میں کافروں جیسی سوچ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ اِرشاد فرمایا ہے کہ کافروں کی دُنیاوی ترقی کہیں تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے، اُن کی بڑھتی ہوئی مال و متاع کی ترقی کہیں تمہیں تعجب میں نہ ڈال دے یہ سارا کچھ اُن کے پاس عارضی ہے بلکہ یہ اُن کے لیے دُنیا میں ہی عذاب کا باعث ہے اور تمہارے لیے تمہارے رب کے پاس جو کچھ ہے وہ اِس سے ارب درجہ بہتر ہے بس اُسی کی تلاش میں رہو جو تمہارے لیے تمہارے رب کے پاس ہے، اِس سلسلے میں آپ سورت آل عمران کی آیت نمبر 196 اور سورت توبہ کی آیت نمبر 55 کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ کافروں کی مالی ترقی سے متاثر ہو کر اُن کے پیچھے نہیں چلنا بلکہ رب رسول کی تابعداری کر کے اپنی آخرت اور جنت بنانی ہے۔

مگر صد افسوس کہ مسلمانوں کے بڑے بڑے تاجروں اور ذمہ داروں کو اللہ اور اُس کے رسول کی وصیتوں کی کوئی پرواہ نہیں بس اُن کو مال چاہیے، وہ حلال کا ہو یا حرام کا، نماز جائے یا قرآن جائے یا ایمان ہی چلا جائے اُن کو اِن خزانوں سے کوئی سروکار نہیں ہے اُن کو صرف مال چاہیے اور اِسی سوچ نے مسلمانوں کی اکثریت کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔

انسانیت کی بے قدری:

صرف پیسے کو سلام ہے اور اس وقت مال کی حرص و ہوس نے بعض مسلمانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اتنا اندھا کر دیا ہیں کہ اُن کے دِلوں میں اچھے، سچے اور با کردار مسلمان کی کوئی عزت نہیں ہے وہ عزت کرتے ہیں لوگوں کی گاڑی دیکھ کر، اُن کے بنگلے اور کوٹھی دیکھ کر، اُن کا بنک بیلنس اور کاروبار دیکھ کر۔

ورنہ غریب آدمی جس قدر مرضی بلند اُخلاق اور اعلیٰ کردار کا مالک کیوں نہ ہو اُس کو عزت کے ساتھ سلام کرنے کے روادار بھی نہیں ہوتے اور آج کل مال کی حرص کا عالم یہ ہے کہ رشتے داری بھی مال کی بنیاد پر کی جاتی ہے، بڑے بڑے دین دار لوگ بھی صرف اِس لیے رشتہ چھوڑ دیتے ہیں کہ اِن کے پاس اپنی بیٹی کو دینے کے لیے کچھ نہیں ہے یہ کیا لے کر آئے گی...؟

اور اِس وقت مال کی لالچ میں اِنسان درندہ بن چکا ہے کئی لوگ برسوں سے پردیس گئے ہوئے ہیں اور اُن کو اپنی بیوی، بچوں اور والدین کے جذبات کی کوئی پرواہ نہیں ہے، جوان بیوی راتوں کو اُٹھ کر اُداسی کے آنسو روتی ہے لیکن مال کے اِس حریص کو اِس بات کی کوئی فکر نہیں ہے یہ شخص پردیس میں بیٹھا جوان عورت کے جذبات اور اُس کی خوشیوں کا قتل کر رہا ہے صرف دُنیا کے پیسے کی خاطر۔

اِس وقت لوگوں کی اکثریت کو صرف مال چاہیے کسی دوسرے انسان کی عزت، ضرورت اور اُس کے جذبات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

کوئی شوق اور چاہ نہیں ہے:

اور بعض لوگوں نے اپنے اُوپر مال کی ہوس کو اِس قدر زیادہ مسلط کیا ہوا ہے کہ اُن کو اللہ تعالیٰ کی دیگر ہزاروں نعمتوں کی کوئی قدر نہیں ہے، اُن کو صرف اور صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دِن رات ایک ہی فکر ہے اور وہ ہے پیسہ۔

ہم نے بڑے بڑے دین دار لوگ دیکھے ہیں کہ اُن کو اِس بات کی کوئی خوشی نہیں کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اِس کائنات کا سب سے قیمتی خزانہ عقیدہ توحید عطا کر دیا ہے، میں محبتِ رسول ﷺ کی دولت سے مالا مال ہوں، میرے پاس نماز، قرآن اور حیا ہے اِن سب نعمتوں کا اُسے احساس تک نہیں بس ایک مال ہے کہ جس کی کمی نے اُس کی زندگی کو بری طرح بے چین کر رکھا ہے وہ نہیں جانتا کہ میرے پاس صحت جیسا عظیم خزانہ ہے، میرے پاس آزادی جیسی انمول نعمت ہے، اُسے بس صرف ایک ہی بھوت سوار ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح میرے پاس دُنیا کا مال آجائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ کے بندو! مال کا درجہ پانچویں یا چھٹے نمبر پر ہے اگر آپ اللہ کی دی ہوئی پہلی اور بنیادی پانچ چھ نعمتوں پر خوش نہیں ہیں، عقیدہ توحید، حدیث کی محبت، نماز کی پابندی، قرآن کی تلاوت، حیا اور رزقِ حلال جیسی نعمتوں نے اگر آپ کو اطمینان نہیں بخشا تو مال بھی آپ کو سکون نہیں دے سکتا، اللہ کے لیے مال کی حرص وہوس سے اللہ کی پناہ مانگیں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئیں درجنوں نعمتوں کی قدر کریں۔

دین کی بے قدری:

ہمارے مسلم معاشرے میں اِس وقت سب سے زیادہ بے قدری دین کی ہے، مسلمانوں کی اکثریت کو اپنے دین سے، اِسلام سے اور اُس کی تعلیمات سے کوئی لگاؤ نہیں رہا، بلکہ آپ حیران ہونگے کہ 90٪ سے زائد لوگ سِرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے اور اکثر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ اُن کو آیت الکرسی کا ترجمہ تک بھی نہیں آتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ خود سوچیں اس سے بڑھ کر دین سے دوری اور دین کی بے قدری کیا ہوسکتی ہے اور یہ سارا کچھ صرف مال کی وجہ سے ہو رہا ہے، کسی کو دکان سے فرصت نہیں ملتی اور کسی کو اپنی ملازمت سے ٹائم نہیں ملتا یہی وہ سارے مال کی حرص و ہوس کے دھندے ہیں کہ جنہوں نے دین جیسی قیمتی دولت سے بھی محروم کر دیا ہے، صحیح البخاری میں ایک روایت آتی ہے کہ ایک بے دین شخص رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اِس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے اے اللہ کے رسول! یہ تو بہت بڑا سردار آدمی ہے، لوگ اس کی بات کو اور اِس کے پیغام کو بہت حیثیت دیتے ہیں، اِسی دوران ایک غریب صحابی گزرے تو آپ ﷺ نے پوچھا اِس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، صحابہ کہنے لگے اے اللہ کے رسول! معاشرے میں تو اِس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، ایک غریب اور معمولی حیثیت کا آدمی ہے، لوگوں کو اِس سے کوئی سروکار نہیں ہے، اگر یہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے کوئی نکاح نہ کرے، اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ آپ ﷺ نے اِس موقعہ پر اِرشاد فرمایا اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم! یہ جو پہلا شخص گزرا ہے اِس جیسے شخص سے اگر زمین بھر جائے تو وہ سارے مل کر اِس ایک شخص کی عزت وعظمت اور شان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ مِثْلَ هَذَا [1]

''اِس جیسے دُنیا داروں سے زمین بھر جائے تو یہ دین دار شخص اُس سے بھی

[1] صحیح البخاری: 6447

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت زیادہ بہتر ہے۔"

یعنی اِس حدیث نے واضح کر دیا کہ اصل عزت دین کے ساتھ ہے اور اصل میں مالدار وہ ہے جو دین دار ہے لیکن افسوس اور صد افسوس کہ مال کی حرص اور ہوس نے مسلمانوں کو اِس قدر زیادہ اندھا کر دیا ہے کہ اُن کو اپنے دین سے اور دین کی تعلیمات سے کوئی لگاؤ نہیں رہا۔

دِل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اور قرآن نے بھی یہی کہا ہے:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ؀ [1]

"اور جان لو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں اور بلاشبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔"

ہر گناہ کی اصل وجہ:

آپ کسی بڑے سے بڑے گناہ کی بنیاد دیکھ لیں، آپ کو مال کی حرص اُس میں نمایاں نظر آئے گی، بڑے بڑے لوگ بڑی بڑی پگڑیاں پہن کر شرک کیوں کرواتے ہیں...؟ اِس کی وجہ یہی ہے کہ اُن کو پیسہ ملتا ہے اور اِسی طرح ڈکیتی کی وجہ، چوری کی وجہ، رشوت کی وجہ، صرف اور صرف مال کی حرص اور ہوس ہے اور اِسی طرح

---

[1] سورۃ الانفال: 28

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئی دین دار لوگ کمزور بھائیوں اور بہنوں کو جائیداد میں سے اللہ کا مقرر کردہ حصہ بھی نہیں دیتے اور اب تو مال کی حرص میں اِس قدر زیادہ اندھا کر دیا ہے کہ بیوی کو اُس کا حق مہر نہیں دیا جاتا اور یہ سارا کچھ مال کی لالچ میں ہوتا ہے، آپ کوئی بھی گناہ دیکھیں گے آپ کو اس کے پیچھے مال کی خطرناک آندھی منڈلاتی ہوئی نظر آئے گی۔

زندگیاں داؤ پر لگ گئیں:

بلکہ ظلم در ظلم تو یہ ہے کہ خاندانوں کے خاندان اور پورا پورا گھر مال کی تلاش میں اندھا ہو چکا ہے، سارے ٹبر کو سوائے ملازمت، کاروبار اور کھانے کمانے کے کسی دوسری چیز کی کوئی فکر نہیں ہے اور کئی ظالم ماں باپ ایسے ہیں کہ اُنھوں نے اپنے بچوں کو صرف ایک ہی فکر دی ہے کہ کماؤ، کھاؤ اور مر جاؤ بس اِس سے آگے کچھ نہیں ہے۔

اور پھر اللہ کی قسم! افسوس تو یہ ہے کہ ایسے لوگ سب کچھ لٹا کر بھی سیراب نہیں ہوتے ہیں اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ

لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ [1]

"اگر آدم کے بیٹے کے لیے مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری ضرور تلاش کرے گا اور آدم کے بیٹے کے پیٹ کو صرف مٹی بھرے گی بس اللہ ہی نظرِ کرم کرتا ہے جس پر وہ کر دے۔"

اور دوسری روایت میں منہ کے الفاظ بھی ہیں کہ انسان کے منہ کو قبر کی مٹی ہی

[1] صحیح البخاری: 6436

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھرے گی اور تیسری روایت میں آنکھ کے الفاظ بھی ہیں انسان کی آنکھیں قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔ اللہ اکبر

اے لوگو! اللہ سے ڈر جاؤ اپنا اور اپنی اولادوں کا مستقبل برباد نہ کرو۔

اور قرآن بھی تمہیں یہی کہتا ہے:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿28﴾ ①

''اور جان لو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں اور بلاشبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔''

قوم کے رہبر بھی رہزن بن گئے:

اور پھر انتہا درجہ کا ظلم تو یہ ہے کہ جو لوگ دین کے رہبر تھے وہی دُنیا کے مال کے سب سے بڑے لالچی نظر آتے ہیں اِس وقت بڑی بڑی پگڑیوں والے اور لمبی لمبی داڑھیوں والے دین کے نام پر دوکانداری کرتے ہوئے لوگوں کو چھلّے کڑے اور دھاگے بیچ رہے ہیں اور کئی مولوی حضرات بیان کی آڑ میں منہ مانگے پیسے اور نذرانے وصول کرتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت بڑے امام، خطیب اور داعی، سلطان العلما حضرتِ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف بھیجا تھا تو یہی فرمایا تھا کہ:

---

① سورۃ الانفال:28

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ ①

''بہت زیادہ ناز ونعمت سے بچ کر رہنا، کیونکہ جو اللہ والے ہوتے ہیں، وہ زیادہ ناز ونعمت والے نہیں ہوتے۔''

لیکن آج غریب جماعتوں کا خون چوس چوس کر بڑے بڑے دین کے ٹھیکدار مہنگی گاڑیوں اور کوٹھیوں میں عیاشی کر رہے ہیں۔

اور مال کی پوجا کیا ہے؟

ایمانداری سے مجھے بتلائیں...؟ اور مال کی پوجا کیا ہوتی ہے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے اسی لیے کہا تھا ہر قوم کا ایک بت ہوتا تھا اور اِس اُمت کا ایک بت مال بھی ہے اور اس وقت پوری دُنیا اِسی بت کی پوجا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہی ہے لوگوں کو کوئی پرواہ نہیں کہ مال حلال طریقے سے آرہا ہے یا حرام سے، مال کی خاطر غیرت جاتی ہے تو جائے، ضمیر بکتا ہے تو بک جائے بس مال چاہیے اور مال چاہیے، یہی تو مال کی پوجا ہے کہ کسی شے کو آخر حد تک اِس قدر ٹوٹ کر چاہنا کہ حلال و حرام کی اور شرم وحیا کی تمیز تک نہ رہے۔

مال کا فتنہ اور قرآن:

اللہ تعالیٰ نے مال کے فتنے سے اور اِس کی پوجا سے آگاہ کرتے ہوئے جگہ جگہ ارشاد فرمایا ہے چند آیات کے ترجمے پر غور فرمالیں۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ

---

① صحیح الترغیب: 2146، صحیح الجامع: 2668، اسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ [1]

''اور جان لو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں اور بلاشبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔''

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کھلے الفاظ میں اِس بات کا حکم دیا ہے کہ اے لوگو! اِس چیز کا اچھی طرح علم حاصل کرلو کہ مال بہت بڑی آزمائش ہے، یہ گمراہی اور آخرت کی بربادی کا باعث بھی بن جاتا ہے اِس لیے اِس پر اترانے کی بجائے اور اِس کے پیچھے اندھا ہونے کی بجائے اِس کو گزارہ موافق کمانے کی کوشش کرو۔

اگر حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے کئی مقامات پر مال کو خطرناک فتنہ قرار دیا ہے سیدنا کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے:

إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً. فِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ [2]

''ہر اُمت کا ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔

آپ خود غور فرمائیں کہ ایسا شخص کس قدر زیادہ بدنصیب ہے جو قرآن اور صاحبِ قرآن کی حددرجہ تربیت کے باوجود بھی مال کے پیچھے اپنے دونوں جہان برباد کررہا ہے۔

اور ایک جگہ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] سورۃ الانفال:28

[2] جامع الترمذی:3336

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ①

''اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اُولادیں تم کو اللہ کے ذِکر سے غافل نہ کردیں جنھوں نے ایسا کیا وہی نقصان پانے والے ہیں۔''

اِس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو آگاہ کیا ہے کہ دُنیا کی ملازمت، کاروبار اور پیسہ روپیہ تم کو اللہ کی یاد سے غافل کردیتا ہے اور کہیں مال کے پیچھے بھاگتے ہوئے اللہ کی یاد سے غافل نہ ہونا مگر افسوس کہ قرآن والوں نے بھی قرآن کی اِس آیت کو بھلادیا اور اللہ کی یاد اور ذِکر سے بُری طرح غافل ہوگئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ بیان کیا ہے کہ اِنسان تمہیں مال سے بہت محبت ہے اور یہ محبت تجھے ہلاک کردے گی، اِس اندھی محبت سے بچ جاؤ۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۚ ②

''بلاشبہ انسان اپنے رب کا بہت زیادہ ناشکرا ہے اور بلاشبہ وہ اِس پر گواہ بھی ہے اور بلاشبہ وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے۔''

اور یہی بات سورت فجر میں مندرجہ ذیل اسلوب سے بھی کی ہے۔

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ③

''اور تم مال سے بہت ہی سخت پیار کرتے ہو۔''

① سورۃ المنافقون:9

② سورۃ العادیہ 6_8

③ سورۃ الفجر:20

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایک جگہ فرمایا انسان کو مال اس قدر زیادہ غافل کر دیتا ہے کہ وہ مال مال کرتا ہے قبر میں جا پہنچتا ہے مگر اُس کی ہوس ختم نہیں ہوتی ہے۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ (۱)

''مال کی کثرت نے تمہیں غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں تک جا پہنچے، ہر گز نہیں عنقریب تم جان لو گے، پھر ہر گز نہیں تم عنقریب جان لو گے۔''

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ (يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ) انسان بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اُس کے دِل میں مال کی لالچ ہمیشہ جوان رہتی ہے جبکہ یہ چیز انسان کو برباد کر دینے والی ہے۔ (۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کیا کہتے ہیں؟:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو مال کے فتنے سے بچانے کے لیے بہت سارے احکامات جاری کیے ہیں اور ہمیں قناعت، خودداری اور گزارا موافق رزق پر خوش رہنے کی تلقین فرمائی ہے، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ (۳)

''تحقیق وہ شخص کامیاب ہو گیا جو اِسلام لایا اور اسے کفایت کرنے والا رزق

(۱) سورۃ التکاثر: 1_4

(۲) صحیح البخاری: 6421

(۳) الصحیح لمسلم: 125

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے مطمئن کر دیا اس پر جو اُسے ملا۔"

اِس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کو کامیاب اور ترقی یافتہ انسان قرار دیا ہے جس کے پاس تین چیزیں ہیں، پہلی چیز اسلام ہے کسی بھی انسان کی کامیابی کی بنیادی سیڑھی وہ اِسلام ہے جس کے پاس اسلام نہیں ہے وہ بظاہر ہزاروں کامیابیوں کے باوجود بھی کائنات کا ناکام ترین انسان ہے اور اِسی طرح کامیابی کی دوسری نشانی یہ ہے کہ انسان کے پاس کفایت کرنے والا، ضرورت کے مطابق اتنا مال ہو کہ اُس کی تمام بنیادی ضروریات باعزت طریقے سے پوری ہوتی رہیں اور کامیابی کی تیسری اور اہم نشانی یہ ہے کہ انسان کے پاس قناعت کا خزانہ ہو اور قناعت یہ ہے کہ انسان کو محنت اور ملازمت کے بعد جو رِزق حلال ملے وہ اُس پر دِل سے خوش ہو جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کو کامیاب ترین انسان قرار دیا ہے لیکن صد افسوس کہ جن چیزوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کامیابی کی ڈگری دی ہے اُن کی طرف ہماری سِرے سے توجہ ہی نہیں ہمیں تو صرف مال کی حرص اور ہوس نے اندھا کر دیا ہے۔

اِسی طرح ایک اور حدیث پر غور فرما لیں، عبید اللہ محصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًا فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا [1]

"تم میں سے جس شخص نے اِس حال میں صبح کی کہ وہ اپنی جان کے متعلق بے

[1] جامع الترمذی: 2346، اسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوف ہے اور اُس کا جسم تندرست ہے اور اُس کے پاس اُس دن کے کھانے پینے کا سامان بھی موجود ہے، تو گویا کہ اُس کے پاس دُنیا اپنے تمام گوشوں کے ساتھ جمع ہوگئی۔''

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص کو بہت زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار زندگی کا مالک قرار دیا ہے جس کے پاس امن، صحت اور ایک دِن کے کھانے پینے کا ساز وسامان موجود ہے، لیکن ہمارے ہاں لاکھوں کے مالک بھی خود کو بہت بڑا ناکام محروم سمجھتے ہیں۔

جبکہ قرآن بھی کہتا ہے:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (28) [1]

''اور جان لو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں اور بلاشبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔''

اے صحابہ رضی اللہ عنہم مجھے فقیری کا ڈر نہیں:

اِس وقت ہم لوگ مال کے جس فتنے میں مبتلا ہیں رسول اللہ ﷺ نے آج سے چودہ صدیاں قبل اس کا شکار ہونے کا اندیشہ ظاہر فرمادیا تھا آپ بخاری شریف کی ایک روایت پرغور کریں کہ آپ ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے کیا اِرشاد فرمایا تھا، سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

[1] سورۃ الانفال:28

www.KitaboSunnat.com

فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ ①

''اللہ کی قسم! مجھے تمہارے فقیر ہونے کا ڈر نہیں بلکہ مجھے تمہارے متعلق اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر دُنیا فراخ کر دی گئی وہ تم پر فراخ کر دی جائے، تو تم اُس میں گُم ہو جاؤ جس طرح وہ پہلے لوگ دُنیا کی طرف مائل ہو گئے اور وہ دُنیا تم کو بھی اُسی طرح ہلاک کر دے جس طرح اُس نے اُن کو ہلاک کیا تھا۔''

اور آج ایسا ہو چکا ہے کہ بعض لوگوں کو مال کیا مل چکا ہے وہ تو درندے بن چکے ہیں اُن کو دین کی فکر ہے نہ اِنسان کا لحاظ ہے اور اُنہوں نے اپنی آخرت بھی داؤ پر لگا لی ہے، اِس سے بڑھ کر ہلاکت کیا ہو سکتی ہے اور اِس وقت مال کی وجہ سے ہلاکتیں بھی ہو رہی ہیں، سگے بھائی اپنے بھائیوں کا گلا کاٹ رہے ہیں، اپنے پیاروں کو صرف مال اور جائیداد کی وجہ سے ابدی نیند سلا دیا جاتا ہے یہی وہ ہلاکت ہے جس سے بچنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم اِرشاد فرمایا تھا اور قرآن بھی یہی کہتا ہے۔

وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ②

''اور جان لو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں اور بلاشبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔''

① صحیح البخاری:4015

② سورۃ الانفال:28

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مال مال کرنے والا سب کچھ چھوڑ جاتا ہے:

اصل مال تو وہ ہے جو آپ نے جیتے جی اللہ کی نعمت سمجھ کر استعمال کر لیا اور اپنی آخرت کے لیے صدقہ وخیرات کرتے ہوئے آگے بھیج دیا اس کے علاوہ آپ کے جتنے پلاٹ ہیں یا آپ کا بنک بیلنس ہے وہ تو پچھلوں کا ہے آپ کا نہیں ہے اور اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، حضرت مطرف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

وَهُوَ يَقْرَءُ ((اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ)) قَالَ ((يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْتَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ ... وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ [1]

”تو نبی ﷺ سورت التکاثر پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا آدم کا بیٹا میرا مال میرا مال کرتا رہتا ہے اور فرمایا اے آدم کے بیٹے تیرا تو وہی ہے جو تو نے کھا لیا اور ختم ہو گیا اور پہن لیا تو بوسیدہ ہو گیا یا صدقہ وہ آخرت کے لیے آگے چلا گیا اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ لوگوں کے لیے چھوڑ کر جانے والا ہے۔“

اور اسی طرح ایک دوسری حدیث میں تو آپ ﷺ نے دوٹوک الفاظ میں بتا دیا ہے کہ جو مال جوڑ جوڑ کر رکھ رہے ہو اس سے پیار نہ کرو وہ تمہارا نہیں ہے وہ

[1] صحیح لمسلم:2958،2959

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو تمہارے وارثوں کا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

((اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهِ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَامِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِ وَارِثِهِ قَالَ (فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ) [1]

"تم میں سے کون شخص ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کے مال سے محبت ہو؟ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک کو اُس کا اپنا مال اُس کے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اُس کا مال وہ ہے جو اُس نے اپنی آخرت کے لیے آگے بھیجا اور اُس کے وارث کا مال وہ ہے جو اُس نے پیچھے چھوڑا۔"

خدارا! اِس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرو اور جیتے جی مال جیسی نعمت کو اپنے دائرے میں رہ کر اپنے اوپر خرچ کرو اور اللہ کی راہ میں دِل کھول کر صدقہ وخیرات کرو اور اِس کے پیچھے بھاگ کر اپنا دین برباد نہ کرو۔

دین کا سب سے زیادہ نقصان کرنے والا فتنہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قناعت کا درس دے کر، مال کی حرص سے بچنے کا حکم دے کر اور اِسی طرح کئی مثالیں دے کر اپنی اُمت کو خبر دار کیا ہے کہ کسی صورت بھی مال کی حرص اور ہوس میں گرفتار نہ ہوجانا ورنہ یہ حرص و ہوس تمہیں پرلے درجے کا بے دین بنا دے گی، حضرت مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

[1] صحیح البخاری: 6442

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا:

مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ ①

''دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں میں چھوڑ دیا جائے تو وہ اتنا فساد نہیں کرتے جتنا مال کی لالچ اور عہدے کی طلب آدمی کا نقصان کرتی ہے، اُس کے دین کا نقصان کرتی ہے۔''

اور اِس وقت حقیقت بھی یہی ہے کہ دین کا سب سے زیادہ نقصان کرنے والے یہی مالدار ہیں کہ جنہوں نے اپنے بنک بیلنس اور بنگلے تو بنائے ہیں لیکن اُن کو اپنے دین کی، نماز اور قرآن کی کوئی فکر نہیں ہے، حتی کہ اُن کی اولاد اور نسل سے بھی دین نکل چکا ہے لیکن اُن کو کوئی احساس نہیں ہیں اور یہی وہ مجرم لوگ ہے جنہوں نے مسلک، منہج اور دین پر صحیح معنوں پر خرچ نہیں کیا بلکہ دین کا کام کرنے والوں کی عزت کو خاک میں ملانے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت عطا کریں۔

اسی لئے قرآن پاک نے ہمیں آگاہ کیا ہے:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ②

''اور جان لو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں اور بلاشبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔''

① جامع الترمذی: 2376

② سورۃ الانفال: 28

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مال کا پجاری ہلاک ہو گیا:

آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ ہر وقت مال مال کرنے والے سیراب کیوں نہیں ہوتے اور بالخصوص مالداروں کی نسلیں برباد کیوں ہوتی ہیں اُس کی سب سے بڑی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی بددعا لگ چکی ہے، جو ہر وقت مال مال کرتے رہتے ہیں، جن کی زندگی کا مقصد صرف پیسہ روپیہ اور دولت ہے، امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ [1]

”دینار، درہم اور کمبل کا بندہ تباہ و برباد ہو گیا اور اگر اُسے کچھ دیا جائے تو خوش ہوتا ہے اگر نہیں دیا گیا تو ناراض ہو گیا ایسا شخص تباہ اور ذلیل ہو گیا جب اُسے کانٹا لگ جائے تو وہ اس کو نکالنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔“

اللہ جانتا ہے کہ ہم نے ایسے لوگوں کو بہت بے چین پایا ہے جن کو مال کی حرص اور ہوس کا کانٹا چبا ہوا ہے اور وہ ہر وقت بے قرار اور بدسکون ہی رہتے ہیں، اچھے کھانے پینے اور پہننے کے باوجود بھی اُن کی زندگیاں حقیقی خوشی سے ہزاروں میل دور ہوتی ہیں اور قرآن نے بھی یہی کہا ہے کہ مال کو گن گن کر رکھنے والا اور اُس پر گھمنڈ کرنے والا ہلاک ہو گیا۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُ ۝ يَحْسَبُ

---

[1] صحیح البخاری:2886

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ [1]

''ہلاکت ہے طعن زنی کرنے والے، عیب جوئی کرنے والے کے لیے جس نے مال کو جوڑا اور گن گن کر رکھا، وہ خیال کرتا ہے کہ اُس کا مال اُس کو ہمیشہ رکھے گا، ایسا ہرگز نہیں ہوگا، ایسے شخص کو ضرور ضرور ریزہ ریزہ کر دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس ہلاکت سے محفوظ رکھے۔ آمین

سب سے پہلے بے وفائی کرنے والا:

وہ مال کہ جس کی محبت میں انسان سب کچھ قربان کر دیتا ہے یہی وہ مال ہے جو سب سے پہلے انسان کے ساتھ بے وفائی کرتا ہے نہ کوئی اِسے ساتھ لے کر قبر میں جاتا ہے اور نہ ہی یہ کسی کے ساتھ جاتا ہے، امام انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ [2]

''تین چیزیں میت کا پیچھا کرتی ہیں دو تو لوٹ آتی ہیں اور ایک اُس کے ساتھ باقی رہتی ہے، اُس کے گھر والے اور اُس کا مال اور اُس کا عمل پیچھا کرتا ہے، اُس کے گھر والے اور اُس کا مال واپس لوٹ آتے ہیں اور اُس کا عمل اُس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔''

[1] سورۃ الھمزۃ: 1-4

[2] صحیح البخاری: 6514

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اِس لیے تو اللہ تعالیٰ نے بار بار کہا اے لوگو! اچھی طرح جان لو یہ مال بہت بڑا فتنہ ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ [1]

''اور جان لو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں اور بلاشبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔''

تھوڑا مال اور بہت تھوڑا حساب:

اگر انسان اپنے وقت میں سے چند منٹ نکال کر ایک نکتے پر غور کرلے تو وہ ساری زندگی مال کے فتنے سے محفوظ رہ سکتا ہے اور وہ نکتہ یہ ہے کہ ہر شخص، غریب ہو یا امیر رات کو سوتے وقت گندم کی روٹی کھا کر ہی سوتا ہے کبھی آپ نے ایسا سُنا ہے کہ فلاں شخص اربوں پتی ہے اور وہ رات کو سوتے وقت چاندی کے چاول کھا کر سویا ہے...؟ یقیناً آپ نے ایسا کبھی نہیں سنا ہوگا تو پھر ہمارا سوال یہ ہے کہ جب امیر اور غریب وہی گندم اور چاول کھاتے ہیں اور وہی دودھ سارے پیتے ہیں تو پھر مال کی حرص اور ہوس کیوں نہیں جاتی...؟

اور پھر جس کے پاس مال تھوڑا ہو اُس کا حساب بھی تھوڑا ہوگا اور یہ عام سمجھ آنے والی بات ہے کہ کوئی شخص مجھے دس روپے دے گا تو وہ میرے لیے سنبھالنے بھی آسان ہیں اور اُن کا سامان لا کر دینا بھی آسان ہے اور پھر آخر میں دس روپے کا حساب

[1] سورۃ الانفال:28

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینا بھی بہت آسان ہوگا اور اس کے مقابلے میں اگر کوئی مجھے ایک لاکھ روپے دیتا ہے تو جہاں اُس کا سنبھالنا میرے لیے مشکل ہے وہاں اِن پیسوں کا ساز وسامان خریدتے ہوئے بھی میرا وقت زیادہ لگے گا اور پھر ساز وسامان کا بوجھ بھی میرے کندھوں پر ہوگا اور پھر واپسی پر حساب دیتے ہوئے مجھے مشکل ہوگی اور وقت لگے گا تو اِس سے بہتر نہیں ہیں کہ میں دس روپے پر گزارا کرلوں اور بڑی بڑی مشکلات سے بچ جاؤں...؟

اور اِس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی ایک واضح حدیث بھی ہے، محمود بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا آدم کا بیٹا مال کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ

وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ ①

''اور مال کی کمی حساب کی بہت زیادہ کمی کا باعث ہوگی۔''

آپ غور فرمائیں! کسی بھی مسلمان کے لیے اِس سے بڑھ کر خوشی کا مقام کیا ہوسکتا ہے کہ اُس کا حساب نہ ہونے کے برابر ہو، حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ ②

''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اُس میں عمومی طور پر داخل ہونے والے وہ لوگ تھے جن کے پاس ضرورت کے مطابق مال تھا اور پیسے والوں کو

① السلسلة الصحيحة:813

② صحيح البخاری:6547

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روک لیا گیا تھا۔"

اِس حدیث پر ہزار مرتبہ غور کریں کہ جن کو جنت کے دروازوں پر روک لیا جائے گا وہ کس قدر زیادہ کٹھن مقام پر کھڑے ہوں گے ...؟ اور حدیث کے مطابق اُن سے دو سوال ہوں گے۔

مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَهٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ [1]

"کہاں سے اُس کو کمایا اور کہاں اُس کو خرچ کیا۔"؟

بالخصوص ہر مالدار شخص کو اِن دونوں سوالوں کا جواب تیار رکھنا چاہیے کیونکہ زندگی کی ڈور کسی وقت بھی ٹوٹ سکتی ہے اور اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَءَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ [2]

"میں نے جنت میں جھانکا تو اُس کے اکثر رہائشی وہ لوگ تھے جو دُنیا میں گزارہ موافق مال رکھتے تھے۔"

اور ایک تیسری روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہے کہ تھوڑے مال والے کئی سو سال پہلے اللہ کی جنت میں داخل ہو جائیں گے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَدْخُلُ الْفُقَرَآءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

---

[1] جامع الترمذی: 2416

[2] الصحیح لمسلم: 2737

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نِصْفُ يَوْمٍ[1]

''تھوڑے مال والے زیادہ مال والوں سے پانچ سو سال پہلے (جو آدھا دن ہے) جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

اللہ کے بندو، خدارا! اِن باتوں اور حقیقتوں کو سمجھنے کی کوشش کرو یہ مال کی حرص و ہوس تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑے گی اور یہ حدیث بھی یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہے کہ ایک شخص کو صرف اچھی نیت کی وجہ سے وہی اجر دیا جائے گا جو اجر بڑی بڑی مساجد، بڑے بڑے مدارس اور بڑے بڑے یتیم خانے بنانے والے نیک تاجروں کو ملے گا، بس اپنی نیت کو اچھا رکھیں، حلال طریقے سے رزق تلاش کرتے رہیں اور جو کچھ مل جائے اُس پر دِل سے راضی ہو جائیں اور اللہ کے دین کو ہر معاملے میں مقدم رکھیں اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں میں عزتوں کے ساتھ ہم کنار کریں گے اور اگر آپ مال مال کرتے رہے تو پھر کچھ بھی آپ کے ہاتھ نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو مال کی حرص و ہوس اور مال کے فتنوں سے محفوظ فرمائیں۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

[1] جامع الترمذی: 2354

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پردیس میں
کیسے رہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَنْ أَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا (1)

''اور جس نے ایمان کی حالت میں آخرت کا ارادہ کیا اور اُس کے لیے خوب کوشش کی یہ وہی لوگ ہیں کہ اُن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔''

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (2)

''بلاشبہ وہ لوگ جن کی فرشتوں نے روح قبض کی اِس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے، فرشتوں نے کہا تم کہاں مگن تھے؟ اُنہوں نے کہا ہم زمین میں کمزور تھے، فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اُس میں ہجرت کر جاتے؟ وہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹنے کو بُری جگہ ہے۔''

(1) سورۃ الاسراء:19
(2) سورۃ النساء:97

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تمہیدی گزارشات:

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہمارے خطبات دین کی روشنی میں حالاتِ حاضرہ کے عین مطابق ہوتے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ صورتحال میں دین کی روشنی میں مکمل رہنمائی کی جائے، آج کے خطبے میں ہم آپ کے سامنے ایک بڑے اہم سوال کا جواب دینا چاہتے ہیں اور وہ سوال یہ ہے کہ پاکستانی پردیس میں کیسے رہے؟ اِس سلسلے میں اہم اور قیمتی گزارشات کرنے سے پہلے ہم آپ کے سامنے تمہیدی طور پر چند ضروری باتیں کرنا چاہتے ہیں، آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ سے دُعا کر لیں کہ وہ ہم سب کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

کیا پردیس جانا جائز ہے؟:

سب سے پہلے اِس بات پر غور کر لیں کہ کیا صرف پیسے روپے کے لیے پردیس جانا اور پھر سال ہا سال وہاں رُکے رہنا کیا یہ جائز ہے؟ تو اِس سلسلے میں تین باتیں اچھی طرح سمجھ لیں۔

1 بوڑھے والدین کی دِل کی خوشی سے اجازت لینا از حد ضروری ہے ایسے نوجوان جن کے والدین کمزور ہیں اور اُن کو خدمت کی ضرورت بھی ہے تو اُن کو چھوڑ کر سرکشی کرتے ہوئے بیرونِ ملک جانا درست نہیں ہے۔

اور اِسی طرح شادی کے بعد بیوی کی رضا حاصل کرنا بھی از حد ضروری ہے جوان بیوی کو اکیلے چھوڑ کر زبردستی بیرونِ ملک جانا یہ بھی اسلامی اور اخلاقی تقاضوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق درست نہیں ہے لیکن نہایت افسوس کہ کئی لوگ شادی کے بعد اپنی بیوی کی رضا کو کچھ اہمیت نہیں دیتے بلکہ وہ سر چڑھ کر بیرونِ ملک جانا بہادری سمجھتے ہیں۔

2 ایسے ممالک میں جانا جو اسلامی ہیں، جہاں پر آپ کو اسلامی تعلیمات پر چلنے اور اسلامی شعائر اپنانے کی مکمل آزادی ہو، وہاں پر جانے میں کوئی حرج نہیں۔

3 وہ ممالک جہاں پر کفر کا نظام ہے اور جہاں پر عریانی، فحاشی اور حرام کا ماحول غالب ہے وہاں پر جانے کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں اہل علم کے دو موقف ہیں۔

1 علما کی کثیر تعداد کا کہنا ہے کہ ایسے ممالک میں صرف مال کی حرص کے لیے جانا کسی صورت بھی درست نہیں اور وہاں پر جا کر جوانی کی عمر میں ٹھہرنا کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے، اِس پر وہ قرآن وحدیث کے کئی ایک واضح دلائل پیش کرتے ہیں جن کو کسی صورت بھی پسِ پشت نہیں ڈالا جا سکتا۔

2 اور اِسی طرح کچھ علما کا کہنا ہے کہ اگر مسلمان وہاں جا کر اپنے دین پر چل سکتا ہے اور اپنے دین کی حدود میں رہ کر حلال ملازمت یا کاروبار کر سکتا ہے، تو پھر ایسی صورت میں ایسے ممالک میں رہنا کچھ حد تک جائز ہے۔

بہرصورت ہمیں جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہی ہے کہ ایک سچے مسلمان کو صرف دُنیا اور دُنیا کے مال کے پیچھے اندھا نہیں ہونا چاہیے بلکہ اُس کو ہمیشہ اپنا دین اور اپنی آخرت سامنے رکھ کر فیصلہ کرنا چاہیے اگر تو وہ اپنے آپ کو دین کے دائرے میں رکھتے ہوئے وہاں پر شریعت کے مطابق کاروباری معاملات کر سکتا ہے تو اُس کے لیے کچھ نہ کچھ اجازت موجود ہے لیکن اگر وہ وہاں جا کر دین کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور حلال و حرام کی تمیز بھی نہیں کرتا تو بلاشبہ ایسی صورت میں، ایسے ممالک میں ٹھہرنا کسی صورت بھی جائز نہیں ہے۔

آپ پوری امانت داری سے قرآن پاک کی دو آیات پر غور فرمالیں۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٩٧﴾ [1]

"بلاشبہ وہ لوگ جن کی فرشتوں نے روح قبض کی اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے، فرشتوں نے کہا تم کہاں مگن تھے؟ انہوں نے کہا ہم زمین میں کمزور تھے، فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اُس میں ہجرت کر جاتے؟ وہی لوگ ہے جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بُری جگہ ہے۔"

اِس آیت پر غور کرلیں! کہ کسی طرح بھی دارالاسلام کو چھوڑ کر پیسے کی خاطر دارالکفر میں جانے کی اجازت نکلتی ہے...؟

اور اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے آخرت کے لیے کوشش کرنے والے کے لیے کتنی بڑی خوشخبری دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا ہے۔

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ

---

[1] سورۃ النساء: 97

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾ ①

''اور جس نے ایمان کی حالت میں آخرت کا ارادہ کیا اور اُس کے لیے خوب کوشش کی یہ وہی لوگ ہیں کہ اُن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔''

اللہ کے بندو! ایک لمبے عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہونے والی ہے، وہاں حساب وکتاب بھی ہوگا اور اللہ کا سامنا بھی، ہمیشہ آخرت کے لیے جینے کی کوشش کرو، تمہارا ربّ تمہاری قدردانی کرے گا اور جس کا قدردان اُس کا ربّ ہو اُس کو کسی صورت بھی کمی نہیں آسکتی ہے۔

ایک بات سمجھ سے باہر ہے:

کہ بعض لوگ وطن وطن کرتے رہتے ہیں لیکن اُن کو اپنے وطن کی کوئی چیز پسند نہیں ہوتی نہ زبان، نہ لباس، نہ علاج معالجہ، کھانا پینا اور نہ ہی تعلیم، لیکن وہ اِس کے باوجود کہتے ہیں کہ ہم کو اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہے، اللہ کے بندو! تمہیں پاکستان کی کس چیز پر فخر ہے نہ تم پاکستان میں رہنا پسند کرتے ہو، نہ تمہیں پاکستان کا ماحول پسند ہے، آخر تمہیں اِس وطن کا پسند کیا ہے؟ آج مجھے بڑے دکھ سے یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ بعض ممالک کے آوارہ اور آزاد ماحول نے ہمارے بعض پاکستانیوں کی سوچ اور اُن کی زبان کا بیڑا غرق کر دیا ہے جبکہ وطن کی محبت، وطن کے لیے دُعا اور وطن کی چاہت رکھنا ایک فطرتی امر ہونے کے ساتھ ساتھ مسنون عمل بھی ہے۔

① سورۃ الاسراء:19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جہاں پہلی قوموں کا ذکر کیا ہے اور اُن میں بھیجے گئے انبیا کا تذکرہ کیا ہے تو وہاں پر یہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ ہم نے عاد کی طرف اُن کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا، ہم نے ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا، ہم نے مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا تو اِس سے مراد دین کی اخوت نہیں ہے بلکہ وطن کی اخوت مراد ہے اور وطن کا بھائی چارہ بہت بڑا تعلق ہے اور اِسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے وطن مکہ سے بہت محبت تھی اور اِسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اپنے علاقوں سے اپنے وطنوں سے بہت زیادہ پیار کیا کرتے تھے، آپ کو یاد ہوگا کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اَتَیْنَا إِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُّتَقَارِبُوْنَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِیْنَ یَوْمًا وَلَیْلَةً. وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَحِیْمًا رَفِیْقًا. فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَیْنَا أَهْلَنَا. سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَکْنَا بَعْدَنَا. فَأَخْبَرْنَاهُ. قَالَ: ارْجِعُوا إِلَی أَهْلِیْکُمْ. فَأَقِیْمُوا فِیْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ (1)

”ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم سارے ایک جیسے نوخیز جوان تھے ہم آپ کے ہاں بیس دن رات ٹھہرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ رحم کرنے والے اور نرمی کرنے والے تھے اور جب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اپنے گھروں میں جانے کا چاہ ہے، تو آپ نے ہمیں ہمارے پچھلوں کے بارے میں پوچھا ہم نے آپ کو بتلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیتے ہوئے کہا

(1) صحیح البخاری:631

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اپنے گھر والوں میں جاؤ اور وہیں نماز قائم کرو اور اُن کو دین سکھلاؤ اور اُن کو احکامات پر عمل کرنے کا حکم دو۔"

اِس حدیث سے دو باتوں کا علم ہوتا ہے، ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آنے والے جوانوں پر اپنے پاس رہنے کا جبر نہیں کیا بلکہ اُن کے دِل میں اُن کے وطن کی اور اُن کے گھر والوں کی محبت دیکھ کر اُن کو واپس جانے کا حکم دیا اور دوسری یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ وطن اور گھر والوں کی محبت ایک فطرتی عمل ہے ایک سچا انسان کسی صورت بھی اِس محبت کو اپنے دِل سے نہیں نکال سکتا۔

بہر صورت بامر مجبوری آپ کو بیرونِ ملک پیسے کے لیے جانا بھی پڑے تو پیسے کو اُتنی حیثیت دیں جتنی اُس کی حیثیت بنتی ہے ہر چیز پر پیسے کو سوار نہ کریں بلکہ پردیس میں رہتے ہوئے کم از کم مندرجہ ذیل چھ باتوں کا ضرور از ضرور لحاظ رکھیں ورنہ دونوں جہان برباد ہونے کا خدشہ ہے، ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ چھ باتیں دلائل کے ساتھ بیان کر دیتے ہیں۔

❶ دُعا، رابطہ اور ملاقات:

پردیس میں رہنے والوں کے لیے سب سے پہلا کرنے والا کام یہ ہے کہ وہ جہاں اپنے لیے دُعائیں کریں وہاں وہ اپنے رشتے داروں کو اور اپنے وطن کو اپنی نیک دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

ہم نے دیکھا ہے پردیس میں رہنے والوں میں دو خامیاں بہت جلد آجاتی ہیں، ایک تو وہ وہاں جا کر حد درجہ غافل ہو جاتے ہیں، اُن کو دُعا اور خوفِ خدا کا کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیال نہیں رہتا اور وہ اِسی طرح اپنے وطن کی خیر مانگنے کی بجائے اپنے وطن ''ملک پاکستان'' پر ہمہ وقت تنقید کرنا شروع کر دیتے ہیں، اُن کی ہر بات میں ملک کی پگڑی اچھلتی نظر آتی ہے اور پاکستان کو جائز و ناجائز ہر قسم کی تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے، حالانکہ یہ کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔

اللہ کی قسم! میں دُنیا کے کئی ممالک میں متعدد بار جا چکا ہوں میں نے پاکستان جیسا پاکیزہ ماحول کہیں نہیں دیکھا... یہ وطنِ عزیز ہمارے لیے اور اہل اسلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ قیامت تک اِس کی حفاظت فرمائے۔آمین

اِس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے ملک میں بعض حکمران اِس ملک کے بعض ذمہ داران اعلیٰ کردار کے مالک نہیں ہیں، لیکن اِس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ ہر وقت خنجر اُٹھا کر وطن کی پیٹھ میں گھونپا جائے۔

بہر صورت اپنے وطن کے لیے اور اہلِ وطن اور پیاروں کے لیے بہت دُعائیں کیا کریں اور اِسی طرح اپنے رشتے داروں کے ساتھ اور بالخصوص اپنی فیملی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ رابطے میں رہیں اب تو رابطے بھی نہایت سستے اور آسان ہو چکے ہیں، اِس لیے جب فرصت ملے تو اپنے پیاروں کے ساتھ حال واحوال بیان کیا کریں، لیکن عجیب بات ہے کہ کئی لوگ کئی کئی ہفتے موڈ بنا کر رکھتے ہیں اور جوان بیوی اور معصوم بچوں کو بھی فون تک نہیں کرتے ہیں اور اللہ معاف فرمائے ہم نے تو انسانی شکل میں ایسے درندے بھی دیکھے ہے جو دوستوں میں بیٹھ کر بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کئی دِنوں سے اپنے گھر بات نہیں کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیرونِ ملک جا کر دُعا اور اپنے بیوی بچوں اور والدین کے ساتھ رابطہ زیادہ سے زیادہ کریں اور اِسی طرح جس قدر زیادہ ممکن ہو اُن سے ملاقات کرتے رہا کریں، وزٹ ویزہ پر اپنے پاس بلائیں یا آپ زیادہ سے زیاہ چھ سات ماہ تک لازمی طور پر وطن واپس آئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو چار ماہ مقرر کیے ہوئے تھے کہ کوئی بھی مجاہد کسی بھی سرحد پر یا کسی بھی جہاد میں چار ماہ سے زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتا وہ چار ماہ کے اندر اندر اپنے گھر ضرور چکر لگائے ،لیکن افسوس ہمارے کئی مسلمان چار چار سال واپس نہیں آتے، بلکہ کئی تو چودہ چودہ سال واپس نہیں آتے ،کیا یہ انسانیت ہے...؟ کیا مسلمان ایسے ہوتے ہیں...؟

پیسے کی خاطر جوان بیوی کی خوشیوں کا قتل کرنا اور معصوم بچوں کے پیار کو دفن کرنا کہاں کی انسانیت ہے...؟

یاد رکھنا! حالات پھر جائیں تو دِل نہ پھیرا کرو، شیطان آپ کو بڑی اُمیدیں اور بڑی لالچ دے گا اِس کے ہاتھ کا کھلونا نہ بننا، ورنہ یاد رکھنا اللہ تعالیٰ نے ایک بلی کے حق حقوق دبانے والی نیک عورت کو جہنم رسید کر دیا تھا، آج کسی کی بے بسی سے اُتنا ہی فائدہ اٹھانا جتنا تم اللہ کے عذاب کو برداشت کر سکتے ہو۔

اِس سلسلے میں ہمارے تجربے اور ہمارے علم کی روشنی میں اس بات کو سامنے رکھنا کہ دُعا کرنے سے، پیاروں کے ساتھ رابطے میں رہنے سے اور اِن کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ملاقات رکھنے سے آپ کے رِزق میں کمی نہیں ہوگی، اللہ کی قسم! آپ کی سوچ سے زیادہ برکت ہوگی اور آپ کی آخرت بھی بن جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 ملکی قوانین کا احترام:

جس ملک میں آپ رہائش پذیر ہیں اُس ملک کے قوانین کا ادب واحترام کریں، کسی قسم کی کوئی خیانت نہ کریں اور نہ ہی اُس ملک کے ضابطوں کی مخالفت کریں کیونکہ اِس کے دو نقصان ہوں گے ایک تو آپ کی ذات کو تکلیف پہنچے گی، جب بھی آپ پکڑے گئے آپ کو خسارہ ہوگا اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ جب آپ کی شہریت کا پتہ چلے گا تو آپ کا وطن بھی بدنام ہوگا، اِس لیے جس ملک میں آپ ٹھہرے ہیں اُس کے وہ قوانین جو قرآن وحدیث کے مخالف نہیں ہیں بلکہ وہ فلاح وبہبود اور سلامتی کے لیے قائم کیے گئے ہیں اُن کی پاسداری کریں، مثال کے طور پر بعض ممالک میں ٹیکسی ڈرائیور کے لیے میٹر چلانا ضروری ہے، آپ کبھی بھی کسی مسافر کے ساتھ مل کر خیانت نہ کریں بلکہ جو ضابطہ ملک کو آپ نے دیا ہے اُس کو اختیار کریں یا اپنے وطن واپس آجائیں اِسی طرح کوئی بھی فارم پُر کرتے ہوئے جھوٹی اور غلط معلومات نہ دیں، مثال کے طور پر کئی لوگ صرف پونڈ اور ڈالر لینے کے لیے حکومت کے کاغذوں میں اپنی بیوی کو اپنے سے علیحدہ ثابت کرتے ہیں، کیونکہ جب حکومت کو یہ بتایا جائے کہ بیوی مجھ سے الگ بچوں کے ساتھ رہتی ہے تو اِس طرح پیسے زیادہ ملتے ہیں، اِس طرح کی حرام کاری سے بھوکے مر جائیں یہ آپ کے لیے ہزار درجہ بہتر ہے اور اسی طرح کچھ لوگ حکومت کو یہ باور کرواتے ہیں کہ میں کام نہیں کرتا بلکہ اپنے بوڑھے والدین کی صرف دیکھ بھال کرتا ہوں، حالانکہ وہ کام کاج سب کچھ کرتا ہے تو ایسا کرنے والا بھی جھوٹا ترین اور بدترین انسان ہے، اِس حرام اور گناہ سے بھی ہزار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ اللہ کی پناہ مانگیں۔

اور بعض لوگ جو کافروں کے ملک میں رہتے ہیں وہ اُن کا نقصان کرنا، اُن کو دھوکہ دینا یا اُن کے ساتھ خیانت کرنا بہت بڑی نیکی سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، کسی بھی کافر کے ساتھ لین دین میں بددیانتی کرنا سو فیصد حرام ہے بلکہ اگر وہ کسی موقع پر آپ کے ساتھ خیانت کر بھی جائے تو آپ کو خیانت کرنے کی اجازت نہیں ہے، ایک روایت میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ [1]

”جس نے تیرے پاس امانت رکھی ہے اُس کو امانت ادا کر دے اور جس نے تیرے ساتھ خیانت کی ہے تو اُس کے ساتھ خیانت نہ کر۔“

اللہ کی قسم! اگر پردیس میں رہنے والے تمام مسلمان بھائی اِس حدیث پر عمل کرتے تو اسلام بدنام ہوتا نہ ہی ملک پاکستان بدنام ہوتا، اِس وقت انٹرنیشنل لیول پر اسلام اور پاکستان کے بدنام ہونے کی ایک بڑی وجہ بعض عاقبت نا اندیش مسلمانوں کی خیانت اور جعل سازی ہے، اللہ کے بندو! خیانت کر کے، دھوکہ دے کر اور کسی کو نقصان پہنچا کر اپنی دُنیا اور اپنی آخرت برباد نہ کرو بلکہ اپنی آخرت کے لیے سب نقصان برداشت کر لو۔

3 جائز اور حلال کام کریں:

کلمہ پڑھنے کے بعد سب سے پہلا پرہیز وہ حرام کھانے کا پرہیز ہے، کسی مسلمان کے لیے حرام ملازمت اور کاروبار کی سرے سے کوئی گنجائش نہیں ہے،

[1] السنن لابی داؤد: 3535، إسنادہ حسن لغیرہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث کے درجنوں دلائل کی روشنی میں حرام خور لعنتی اور جہنمی ہے، بالخصوص وہ لوگ جو یورپین ممالک میں رہتے ہیں، چونکہ وہاں کفر کا راج ہے، اِس لیے وہ اِسلام نے جو حلال وحرام بیان کیے ہیں اُن کا خیال نہیں رکھتے تو ایسے ممالک میں رہنے والوں کے لیے سب سے اہم کام یہ ہے کہ وہ اپنی روزی روٹی کے لیے جائز ملازمت اختیار کریں اور حلال کاروبار کریں، پردیس میں رہنے والوں کے لیے یہ سب سے بنیادی سبق ہے۔

لیکن سب جانتے ہیں کہ بڑے بڑے مسلمان بھی وہاں جا کر بھٹک جاتے ہیں، حرام کی ملازمت کرنا، دوکان پر شراب اور سور بیچنا اور اِسی طرح رقص و سرور اور کلب وغیرہ میں ملازمت کرنا، اُن کے لیے روٹین کا معاملہ ہوتا ہے اور اِس وقت حالت یہ ہے کہ دیکھا دیکھی ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مسلمان حرام کے دھندوں میں ملوث ہیں، اُن کی شام بھی حرام میں ہے اور اُن کی صبح بھی حرام میں ہے اور کئی ایسے واقعات بھی سننے میں آئے ہیں کہ کئی مسلمان شراب بیچتے بیچتے مر گئے، جوا کھیلاتے کھیلتے مر گئے اور کئی کلب اور حرام کے اڈوں پر غفلتوں میں ڈوبے مر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اور آپ حیران ہوں گے کہ کئی مسلمان پردیس میں یہودیوں اور عیسائیوں کے کتے نہلاتے ہیں اور اُن کے ڈانس خانے اور کلبوں میں بطورِ چوکیدار اور ملازم کام کرتے ہیں، اللہ کے بندو! ایسی ملازمت اور ایسے پونڈ اور ڈالر کھانے سے بھوکے مر جاؤ یہ تمہارے لیے ہزار درجہ بہتر ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایمان اور اسلام کی نعمت اِس لیے دی تھی کہ تم حرام کے اڈوں کی چوکیداری کرو...؟؟؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تو کھلے عام اللہ کا واسطہ دے کر والدین کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ صرف پیسے کے لیے اپنے جوان بیٹے کو غیر اسلامی، آزاد اور آوارہ ماحول میں کسی صورت نہ بھیجیں، بھوک، فقر و فاقہ سب کچھ برداشت کر لیں لیکن اپنی اور اپنی اولاد کی آخرت برباد نہ کریں اور اللہ تعالیٰ بھی یہی اِرشاد فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (97) (1)

''بلاشبہ وہ لوگ جن کی فرشتوں نے روح قبض کی اِس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے، فرشتوں نے کہا تم کہاں مگن تھے؟ اُنہوں نے کہا ہم زمین میں کمزور تھے، فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اُس میں ہجرت کر جاتے؟ وہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بُری جگہ ہے۔''

4 اسلامی ماحول کا اہتمام:

سعودی عرب اور اِس جیسے دیگر اسلامی ممالک میں رہنے والے پردیسی بھائی بڑی آسانی سے تھوڑا سا وقت نکال کر اسلام، قرآن اور نماز کا علم حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ اِن ممالک میں بڑے ذوق و شوق کے ساتھ اسلام کی تعلیمات دی جاتی ہیں، ایسے لوگ بڑے محروم اور بدنصیب ہیں جو دُنیا کے پیسوں کے لیے وطن تک

(1) سورۃ النساء: 97

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیتے ہیں لیکن اپنی آخرت کے لیے قرآن کی ایک آیت سیکھنے کے بھی روادار نہیں ہوتے ہیں۔

اور اِس سے بڑھ کر وہ لوگ جو ایسے ممالک میں رہتے ہیں جہاں پر اسلامی نظام نہیں بلکہ کفر کا بول بالا ہے اُن کے لیے وہاں رہ کر اسلامی ماحول میں رہنا اور اسلامی ماحول اختیار کرنا بہت بڑے جہاد کی بات ہے، ایسے ممالک میں کئی دفعہ رہائش اور ملازمت کی جگہ کے پاس مساجد نہیں ہوتیں تو ایسی صورت میں بھی اُن کو اپنے گھر میں یا دوکان کے کسی کونے میں نماز وغیرہ کے لیے جگہ مخصوص کرنی چاہیے اور وہاں پر اہتمام کے ساتھ اوّل وقت میں نماز پڑھنی چاہیے، کیونکہ نماز ہے تو انسان مسلمان ہے ورنہ پکے بے نماز کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اسی طرح آپ کے دائیں بائیں اسلامی مرکز ہیں، وہاں بھی اپنا آنا جانا برقرار رکھیے اور جو اِسلامی شارٹ کورس ہوتے رہتے ہیں اُن میں شریک ہوا کریں، اپنے علاقے کے اچھے باعمل قرآن وحدیث کے عالم کے ساتھ اپنی دوستی رکھیں اور حسبِ ضرورت اُن سے رہنمائی لیتے رہیں۔

اور اِسی طرح اپنی رہائش اور اپنی دوکان پر ترجمہ والا قرآن یا سیرت کی کوئی کتاب رکھیں اور فرصت ملنے پر اُس کا مطالعہ کرتے رہیں، اگر آپ یہ کام نہیں کرتے تو یاد رکھنا! تم دین سے بہت دور چلے جاؤ گے تمہارے مال وجان سے برکت اُٹھ جائے گی اور تمہارا انجام بھی کسی صورت اچھا نہیں ہوگا۔

ظلم کی بات یہ ہے کہ بعض نوجوان مسلمان سارا دِن کام کرتے رہتے ہیں اور رات کو موبائل یا ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں اور پھر اِسی طرح بغیر نماز پڑھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو جاتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کیا مسلمان ایسے ہوتے ہیں...؟ کیا مسلمانوں کے جوانوں کا یہی کردار ہونا چاہیے...؟ خود ہی غور کر لیں! آپ اپنے اللہ کے لیے کیا کر رہے ہیں...؟ جس نے آپ کو ہزاروں نعمتوں سے مالا مال کیا ہے...؟ آپ اپنی آخرت کے لیے کیا کر رہے ہیں...؟ کہ جہاں جا کر آپ نے کبھی واپس نہیں پلٹنا... آ جاؤ... قرآن ایک صدا لگاتا ہے۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾ [1]

''اور جس نے ایمان کی حالت میں آخرت کا ارادہ کیا اور اُس کے لیے خوب کوشش کی یہ وہی لوگ ہیں کہ اُن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔''

5 اسلام اور وطن کی نمائندگی:

پردیس میں رہتے ہوئے ہر لحہ ایک بات کا ضرور خیال رکھیں کہ آپ اسلام کے سفیر ہیں، آپ پاکستان کے سفیر ہیں، آپ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے نمائندہ ہیں اور آپ اپنے وطن اور اپنے دین کی جان پہچان ہیں، اِس خیال، اِس سوچ اور اِس فکر کو ہر موڑ پر اپنے اوپر مسلط رکھیں، پھر بہت جلد آپ کی وجہ سے آپ کے وطن کی عزت ہوگی اور اگر آپ نے اِس سوچ کو بھلا دیا ہے تو پھر آپ اپنے وطن اور اپنے مذہب کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

پردیس میں کیسے رہیں...؟ ایسے رہیں جیسے جوان حضرت یوسف علیہ السلام

---

[1] سورۃ الاسراء:19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے، پاک بازی کا دامن کبھی نہ چھوڑیں اور ہر پکارنے والی آوارہ عورت جب "هَيْتَ لَكَ" کہے تو اُس کے جواب میں یہی کہو:

مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

"اللہ کی پناہ بے شک وہ میرا پروردگار ہے اُس نے میرا ٹھکانہ اچھا بنایا ہے، بلاشبہ حقیقت یہ ہے کہ ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔"[1]

یادرکھنا! زانی شخص بہت بڑا ظالم ہے اور زانی بندے کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوسکتا، کبھی آپ نے سُنا ہے کہ جو زنا جیسے بدترین گناہ سے توبہ کیے بغیر مرگیا ہو اور اُس کا انجام اچھا ہوا ہو...؟

یورپین ممالک میں رہنے والوں کے لیے ایک بہت بڑا مسئلہ حیا اور غیرت کا مسئلہ ہے کیونکہ وہاں جا کر بڑے بڑے اچھے خاندانوں کے نوجوان بھی بدکار بن جاتے ہیں۔

آپ پردیس میں ایسے رہیں جیسے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ رہے تھے اور اُنہوں نے غیر ملک میں جا کر اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کرتے ہوئے اسلام کے احسانات کا بڑے ہی شاندار الفاظ میں تعارف کروایا، آپ کا بھی حق بنتا ہے کہ اِس وقت اسلام کی روشن پیشانی پر جو لوگ بدنما داغ بنے ہیں اور اُن کے جذباتی اقدامات نے اسلام کا تعارف مجروح کیا ہے آپ اُس کا ازالہ کریں اور اسلام کی صحیح تصویر اپنے قول وفعل اور کردار سے واضح کریں۔

سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے نجاشی، اے بادشاہ

---

[1] سورۃ یوسف: 23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ نَعْبُدُ الأَصْنَامَ. وَنَأْكُلُ الْمَيْتَةَ وَنَأْتِي الْفَوَاحِشَ. وَنَقْطَعُ الأَرْحَامَ. وَنُسِيءُ الجِوَارَ وَيَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَّا الضَّعِيفَ

ہم جاہلیت والے تھے، بتوں کی پوجا کرتے تھے اور مردار کھاتے تھے اور فحاشی کرتے ہوئے رحم کے رشتوں کو توڑا کرتے تھے اور ہم ہمسائے سے بہت بُرا سلوک کیا کرتے تھے اور ہمارا طاقت ور کمزور کو کھا جاتا تھا۔

ہم اِس طرح کی حیوانوں جیسی وحشیانہ زندگی بسر کر رہے تھے کہ

حَتَّى بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ. وَصِدْقَهُ. وَأَمَانَتَهُ. وَعَفَافَهُ. فَدَعَانَا لِتَوْحِيدِ اللّٰهِ وَأَنْ لَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا. وَنَخْلَعَ مَا كُنَّا نَعْبُدُ مِنَ الأَصْنَامِ. وَأَمَرَنَا بِصِدْقِ الحَدِيثِ. وَأَدَاءِ الأَمَانَةِ. وَصِلَةِ الرَّحِمِ. وَحُسْنِ الجِوَارِ. وَالْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ. وَالدِّمَاءِ. وَنَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ. وَقَوْلِ الزُّورِ. وَأَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ. وَأَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ (1)

اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنا ایک ایسا رسول بھیجا جس کے خاندان کو، سچائی کو، امانت اور پاکبازی کو ہم اچھی طرح جانتے تھے، اُنہوں نے ہمیں اللہ کی توحید کی طرف بلایا اور یہ کہ ہم اُس کے ساتھ ذرہ بھر بھی شرک نہ کریں اور جن بتوں کی ہم پوجا کر رہے ہیں ہم اُس کو چھوڑ دیں اور اُنہوں نے ہمیں سچی بات، امانت کی ادائیگی، صلہ رحمی، اچھی ہمسائیگی، حرمتوں کے پامال کرنے

(1) مجمع الزوائد:6/27، فقہ السیرۃ للألبانی:115، إسنادہ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور خونوں کے بہانے سے روک دیا اور ہمیں بے حیائی سے، جھوٹی بات سے
اور یتیم کا مال کھانے سے منع کیا ہے اور ہمیں نماز روزے کا حکم دیا

پردیس میں رہنے والے ہر پاکستانی مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اسلام کا سفیر بن کر دوسرے ملک میں رہے ورنہ اُس کو اپنا وطن چھوڑنے کا کوئی حق نہیں، اگر وہ دوسرے ملک میں اپنے آپ کو ایک بااخلاق اور باکردار اچھا انسان اور سچا مسلمان ثابت نہیں کرسکتا تو وہ دوسرے ملک جاکر اسلام اور وطن کی بدنامی کا باعث بھی نہ بنے۔

اور یہاں یہ بات یاد رکھیئے کہ بیرونِ ملک میں عبادات کے ساتھ ساتھ اخلاقیات کی طرف بہت زیادہ توجہ ہونی چاہیے، شرافت، امانت اور خیر خواہی میں آپ کا اونچا نام ہونا چاہیے، آپ اُس وقت تک کسی دوسرے غیر مسلم کو اپنے قریب نہیں کر سکتے جب تک آپ اُس کے لیے ایک اچھے با اخلاق انسان ثابت نہیں ہوتے ہیں۔

عموی طور پر دیکھا گیا ہے کہ کئی مسلمان نماز روزے، داڑھی اور پردے میں تو بہت اچھے ہوتے ہیں لیکن اُن کے اخلاق اور لین دین کے معاملات بہت بُرے ہوتے ہیں اور یہی لوگ اصل میں اسلام کے دُشمن ثابت ہوتے ہیں جو اپنے کردار سے دوسروں کو ہمیشہ کے لیے مذہب سے بدظن کر دیتے ہیں۔

آپ پردیس میں ویسے ہی رہیں، جیسے رسول اللہ ﷺ نے ایک بہادر جوان حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو رہنے کا حکم دیا تھا، حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا تو

خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوْصِيْهِ. وَمَعَاذٌ رَاكِبٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ

''رسول اللہ ﷺ بھی وعظ و نصیحت کرتے ہوئے اُن کے ساتھ نکلے۔
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور رسول اللہ ﷺ اُن کی سواری کے نیچے چل رہے تھے۔'' اللہ اکبر

اِس بے مثال منظر سے دو باتیں سامنے آتی ہیں ایک تو اِس بات کا علم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بلندی کے باوجود بہت زیادہ بااخلاق اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے کہ مرید سواری پر ہے اور پیروں کے پیر، مرشد کامل ﷺ پیدل ساتھ چل رہے ہیں اور اِسی طرح دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ پردیس جانے والے کو ایئر پورٹ تک چھوڑنے جانا بھی رسول اللہ ﷺ کی سُنت ہے، اگر ممکن ہو تو اپنے پیارے کو جہاز تک چھوڑ آنا چاہیے۔

بہرصورت جب رسول اللہ ﷺ وعظ و نصیحت کر کے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

يَا مُعَاذُ. إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا. وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هَذَا وَقَبْرِي

''اے معاذ رضی اللہ عنہ! ہوسکتا ہے کہ بلاشبہ تو مجھے اِس سال کے بعد نہ مل سکے اور شاید کے تو میری اِس مسجد اور قبر کے پاس سے گزرے۔''

رسول اللہ ﷺ کے اِس فرمان سے چند عقیدے کی ضروری باتیں بھی سمجھ آتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفاتِ پاک برحق ہے اور آپ ﷺ اپنی پاک وفات کے بعد اللہ کی جنت میں ہیں، آپ کا پاک جسم مدینہ پاک میں ہے اور آپ کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پاک روح اعلیٰ جنت میں ہے اور آپ کی روح کبھی بھی دُنیا میں نہیں آتی ورنہ آپ ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو کہہ سکتے تھے کہ اے معاذ رضی اللہ عنہ رونے کی کیا ضرورت ہے میں قبر سے ہاتھ نکال کر تیرے ساتھ مصافحہ کرلوں گا یا میں دنیا سے جانے کے بعد بھی تمہیں ملتا رہوں گا، آپ ﷺ نے ایسی کوئی بات نہیں کی بلکہ فرمایا تو میری مسجد اور قبر کے پاس سے گزرے گا لیکن میں تجھے نظر نہیں آؤں گا، رسول اللہ ﷺ کے یہ کلمات سُن کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، اتنا روئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ رضی اللہ عنہ رونا بند کردے زیادہ رونا بھی شیطان کی طرف سے ہے اور آخر میں رسول اللہ ﷺ نے حضرتِ معاذ رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے اور مدینہ شریف کی طرف اپنا رُخ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ، مَنْ كَانُوا، وَحَيْثُ كَانُوا [1]

"بے شک لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب پرہیز گار لوگ ہوں گے، وہ جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔"

بس! پردیس میں رہنے والے رسول اللہ ﷺ کی اِسی نصیحت کے مطابق رہیں اور اللہ کی قسم! میرا بس چلے تو میں اِس ٹکڑے کو ہر پردیسی کے ماتھے پر لکھ دوں۔

اسلام کے جوانو! جہاں بھی رہو اپنے دِل میں اللہ کا حیا رکھ کر رہو اور یہ احساس اچھی طرح اپنے دِل و دماغ پر طاری رکھو کہ میں نے حوضِ کوثر پر رسول اللہ ﷺ کو جا کر منہ دکھلانا ہے۔

اور قرآن پاک نے بھی آپ کو غفلت سے بیدار کرتے ہوئے کس قدر زیادہ

[1] مسند احمد: 22052 إسنادہ صحیح

" محكم دلائل سے مزين متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مكتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سخت وعید سنائی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٩٧﴾ [1]

”بلاشبہ وہ لوگ جن کی فرشتوں نے روح قبض کی اِس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے، فرشتوں نے کہا تم کہاں مگن تھے؟ اُنہوں نے کہا ہم زمین میں کمزور تھے، فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اُس میں ہجرت کر جاتے؟ وہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بُری جگہ ہے۔“

⑥ اولاد کا مسئلہ وہاں اور یہاں:

چھٹی اور آخری بات یہ ہے کہ اپنی اولاد کا فکر کریں جو لوگ غیر مسلم ممالک میں رہتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اُن کی نسلیں بگڑ جاتیں ہیں، بے دین، بے نماز اور بے حیا بن جاتی ہیں۔

والدین کی ایک ایک غفلت اولاد پر ایٹم بم بن کر گرتی ہے، جس باپ نے ساری زندگی گورے خوش کیے ہوں تو اُس کی اولاد یں ربّ کو خوش کرنے والی کیسے ہو سکتی ہیں...؟ کیا کرنا ایسے مال کو کہ جس سے نسل ہی بگڑ جائے...؟ بالخصوص غیر مسلم ممالک میں جب بچے اور نوخیز جوان رنگینی دیکھتے ہیں تو اُن میں آوارگی کے جراثیم پیدا ہونے

[1] سورۃ النساء:97

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شروع ہو جاتے ہیں، جب وہ ہر طرف بے پردگی دیکھتے ہیں تو وہ بھی بے شرم ہو جاتے ہیں، جہاں پر شراب، زنا، سور اور جوا عام ہو وہاں بچے بھی آزادی اور عیاشی کا ماحول پسند کرنا شروع کر دیتے ہیں...؟ خدارا! اپنی اولاد کو ہر وقت یہ شعور دیتے رہیں کہ آپ مسلمان ہیں اور آپ نے ایک دِن مر کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔

اور اسی طرح جو اپنے بچوں کو پاکستان چھوڑ کر پردیس میں جاتے ہیں اُن کی اولادیں بھی زیادہ تر بگڑ جاتی ہیں اور اُس کی وجہ یہ ہے ہیں کہ دُنیا میں باپ جیسی محبت اور باپ جیسے ڈر کا کوئی نعم البدل نہیں ہے سارا جگ مل کر ایک باپ کا کردار ادا نہیں کر سکتا ہے، اس لیے پردیس میں ایسا دِل نہ لگانا کہ پیچھے سے اولاد ہی نافرمان اور ربّ رسول کی باغی بن جائے اور اِس وقت یہ بگاڑ بہت زیادہ بڑھ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لیے آسانی فرمائے۔ آمین

اور آخر میں ایک چھوٹی سی نصیحت یہ بھی ہے کہ باہر رہ کر آپ جو کچھ کماتے اور بناتے ہیں، اپنی جائیداد کو اپنی ملکیت میں رکھیں، کیونکہ ہمارے سامنے درجنوں کیس، بلکہ قتل و غارت کے کیس ایسے آئے ہیں کہ بیرونِ ملک جانے والے نے جائیداد باپ کے نام کروا دی اور جب باپ فوت ہوا تو بھائی اُس جائیداد کو باپ کی جائیداد سمجھ کر سختی سے قابض ہو گئے اور نتیجہ قطع رحمی اور قتل و غارت کی صورت میں سامنے آیا، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے، بیرونِ ملک میں رہنے والوں کے لیے قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری درد بھری چند گزارشات تھیں اللہ تعالیٰ سب کو غور کر کے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ھذا ما کان عندی، واللہ تعالی اعلم بالصواب، ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھی دوستی کے فوائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ ①

''اُس دِن دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے، سوائے پرہیزگاروں کے۔ (پرہیزگاروں سے کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمگین ہوں گے (یہ وہی ہوں گے) جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے۔ (اُنہیں حکم ملے گا) تم اور تمہاری بیویاں خوشی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

تمہیدی گزارشات:

اگر کوئی انسان دونوں جہانوں میں کامیاب ہونا چاہتا ہے کہ تو اُس کے لیے کرنے والا بنیادی کام یہ ہے کہ وہ جہاں بھی رہے وہاں اپنی دوستی اور محبت کے لیے

① سورۃ الزخرف:67-70

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچے اور اچھے لوگوں کا انتخاب کرے اور جس سے بھی محبت کرے صرف اور صرف اللہ کی خوشنودی، رضا اور چاہت کو پانے کے لیے محبت کرے۔

ایک بہت بڑے کامیاب اور فاضل شخص سے سوال کیا گیا کہ آپ اس وقت بہت اونچے رتبے پر فائز ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم وفضل اور کامیابیوں کی بلندیوں کے ساتھ نوازا ہے، جبکہ آپ کے حالات اور آپ کے وسائل بالکل نہ ہونے کے برابر تھے، آپ اونچے درجے پر کیسے پہنچ گئے...؟ وہ فرمانے لگے یہ سب اللہ کی رحمت ہے اور اس کے لیے جو سب سے بڑا سبب میرے لیے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیا وہ یہ تھا کہ مجھے باکردار، باعمل اور حد درجہ صاحب علم لوگوں کی دوستی اور مجلس میسر آ گئی، نیک لوگوں کی دوستی اور مجلس نے مجھ جیسے ناکارہ کو بھی کسی کام کا بنا دیا۔

آپ تاریخ کا مطالعہ کر لیں، آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کئی غلام دین کے بڑے بڑے امام بن گئے اور اس کی وجہ صرف اور صرف یہی تھی کہ وہ جن کے غلام تھے وہ لوگ علم اور عمل کی بلندیوں پر فائز تھے، اُن کی مجلس میں رہنے کی وجہ سے اور اُن کے ساتھ سچی محبت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے غلاموں کو بھی امامت کے منصب پر فائز کر دیا ہے۔

آج ہم نے آپ کے سامنے یہی موضوع بیان کرنا ہے کہ دوستی نیک لوگوں کے ساتھ کیا کریں اور صرف اور صرف دوستی اور محبت اللہ کے لیے کیا کریں، زندگی میں دوستی کرتے ہوئے ہمیشہ یہ دیکھا کریں کہ جس کو میں اپنی محبت کا قیمتی خزانہ دے رہا ہوں وہ شخص اللہ سے اور آخرت سے کتنی محبت رکھتا ہے، ہمیشہ آخرت پسند باعمل شخص سے دوستی کریں آپ کو دونوں جہانوں کی سب بھلائیاں حاصل ہو جائیں گی، اللہ کے لیے نیک لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے کے ہم سات فائدے بیان کرتے ہیں، ان پر توجہ فرمالیں، اللہ تعالیٰ نے کیا خوب اِرشاد فرمایا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ۠ یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ [1]

''اُس دِن دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے، سوائے پرہیزگاروں کے، (پرہیزگاروں سے کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمگین ہوں گے (یہ وہی ہوں گے) جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے، (اُنہیں حکم ملے گا) تم اور تمہاری بیویاں خوشی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

دُنیا میں مال، مفاد اور عہدے کی بنیاد پر محبت کرنے والے سب ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے، وہی دوستی اور وہی محبت کام آئے گی، جو صرف اللہ کیلئے تھی۔

اور ایک اللہ والے کا کہنا ہے کہ سب سے ہلکی، قلبی اور بدنی عبادت، اللہ کے لیے دوستی اور محبت اور اِسی طرح ''وأجمل شئی فی الدنیا الحب فی اللہ'' اِس دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت اور پیاری چیز وہ اللہ کے لیے دوستی اور محبت ہے۔

رب رسول کے باغی سے دوستی:

اور یہاں پر یہ بات بھی یاد رہے کہ ربِّ رسول کے باغی اور نافرمان سے تعلق صرف اُس کو سمجھانے کی حد تک ہونا چاہیے ورنہ ایسے لوگوں سے گہری دوستی لگانا اِسلام میں جائز نہیں، اِسی لیے امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[1] الزخرف: 67-70

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ ①

”آدمی اپنے دوست کے طور طریقے پر ہوتا ہے، تم میں سے ہر شخص ضرور دیکھ لیا کرے کہ وہ کس سے گہری دوستی کر رہا ہے۔“

بہت زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ آج کا مسلمان اور عاشق ایک لمحہ کے لیے نہیں سوچتا کہ میں کس شخص سے محبت اور دوستی کر رہا ہوں اور پھر نتیجہ سوائے بے دینی اور بربادی کے کچھ نہیں نکلتا اور ایک روایت میں ہے، امام ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا. وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ ②

”صرف ایمان والے سے دوستی کر اور تیرا کھانا صرف پرہیز گار آدمی کھائے۔“

دوستی کا معاملہ اور کھانے پلانے کا معاملہ معمولی نہیں ہے بلکہ ہمارے دین میں اس کی بڑی اہمیت اور حیثیت ہے، اللہ کے لیے نیک شخص سے دوستی کرنے کے بے شمار فوائد ہیں، آج میں آپ کی خدمت میں بڑے ہی اختصار سے سات فوائد بیان کرتا ہوں۔

❶ تکمیل ایمان کی نشانی ہے:

کسی شخص کے پاس سب سے قیمتی خزانہ وہ محبت ہے اور جو شخص بھی کسی سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہے، تو یہ اُس کے کامل اور سچے مومن ہونے کی نشانی ہے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہا تھا:

يَا اَبَاذَرٍّ! اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْثَقُ؟. قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ

---

① جامع الترمذی: 2378

② جامع الترمذی: 2395

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَعْلَمُ. قَالَ: ((الْمُوَالَاةُ فِي اللهِ، وَالْحُبُّ فِي اللهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللهِ)) ①

اے ابوذر! ایمان کا کون سا حصہ زیادہ مضبوط ہے، اُنہوں نے کہا اللہ اور اُس کے رسول خوب جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے ایک دوسرے سے دوستی اور محبت کرنا اور اللہ کی وجہ سے نفرت کرنا۔"

اور اسی طرح حضرت امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ ②

"جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے نفرت کی اور اللہ کے لیے دیا اور اللہ کے لیے روکا، پس تحقیق اُس نے ایمان کو مکمل کر لیا۔"

یعنی اگر آپ کسی شخص میں نیکی دیکھ کر، اُس کی غربت کے باوجود اُس سے اللہ کے لیے محبت رکھتے ہیں، اُس پر خرچ کرتے ہیں اور اُس کو صرف اِس لیے پیار کرتے ہیں کہ یہ شخص اللہ والا ہے تو یہ آپ کے مخلص، سچے مومن اور اللہ والے اِنسان ہونے کی علامت ہے اور اِسی طرح اِس کے برعکس آپ کسی شخص سے صرف اِس لیے نفرت کرتے ہیں کہ یہ ربّ رسول کا باغی اور نافرمان ہے تو یہ بھی آپ کے سچے مومن ہونے کی نشانی ہے۔

② ایمان کی مٹھاس ملے گی:

قوم، قبیلہ، برادری، شہریت اور پیسے روپے سے اوپر اٹھ کر صرف اور صرف

---

① شعب الأیمان، 9514، 9068، إسنادہ حسن

② سنن ابی داؤد: 4681

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کی نیکی دیکھ کر اُس سے اللہ کے لیے دوستی کرنا، یا کم از کم اُس سے محبت رکھنا اور اُس کے لیے دُعا کرنا اتنا بڑا مبارک عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اپنے مومن بندے کو ایمان کی مٹھاس عطا فرما دیتے ہیں۔

امام انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تین خوبیاں جس شخص میں ہوں گی وہ اُن کی وجہ سے ایمان کا ذائقہ پالے گا، اُن تین خوبیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ [1]

”کہ آدمی کسی شخص سے صرف اور صرف اللہ کے لیے پیار کرے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان واقعی طور پر سو فیصد سے زیادہ سچا ہے کہ کسی باکردار، اللہ والے اِنسان سے محبت کر کے اور دوستی کر کے جو لطف اور مزا آتا ہے وہ دنیا کی کسی دوسری چیز میں نہیں ہے، اللہ کی قسم! اللہ کے لیے محبت کر کے جو ایمان کی مٹھاس نصیب ہوتی ہے، وہ شاید کہ کھجور اور شہد میں بھی نہیں ہے اور اِس مٹھاس کو وہی اِنسان چکھ پاتا ہے جو دنیاوی مفادات سے ہٹ کر اللہ کے لیے محبت اور دوستی کرے۔

اور اِس سچی دوستی کی اصل مٹھاس قیامت کے دِن ہی محسوس ہوگی جبکہ دُنیا کی بنیاد پر دوستیاں کرنے والے ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور دین کی بنیاد پر دوستیاں کرنے والے آپس میں اکٹھے ہوں گے۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۞ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۞ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۞ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ

[1] صحیح البخاری: 16

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ [1]

''اُس دن دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے، سوائے پرہیزگاروں کے، (پرہیزگاروں سے کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمگین ہوں گے (یہ وہی ہوں گے) جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے، (اُنہیں حکم ملے گا) تم اور تمہاری بیویاں خوشی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

❷ ہر وقت ہر خیر ملتی رہے گی:

اچھی دوستی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اِنسان کو ہر روز کوئی نہ کوئی خیر اور بھلائی ملتی رہتی ہے، اچھا دوست آپ کے دِل میں نیکی اور اچھائی کی محبت پیدا کرے، اُس کی نیکی کو دیکھ کر آپ کے دِل میں وہی جذبات پیدا ہوں گے اور اِسی بات کو رسول اللہ ﷺ نے مثال دے کر یوں بھی بیان کیا ہے، امام ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ والسُّوءِ، كَحامِلِ المِسْكِ ونافِخِ الكِيرِ، فَحامِلُ المِسْكِ: إمَّا أنْ يُحْذِيَكَ، وإمَّا أنْ تَبْتاعَ منه، وإمَّا أنْ تَجِدَ منه رِيحًا طَيِّبَةً، ونافِخُ الكِيرِ: إمَّا أنْ يُحْرِقَ ثِيابَكَ، وإمَّا أنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً. [2]

''نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے خوشبو والا اور بھٹی میں پھونکنے والا ہے، خوشبو والا یا تو تمہیں عطیہ دے دے گا یا تو اُس سے خرید لے گا یا تو کم از کم اُس سے اچھی خوشبو پاتا رہے گا اور بھٹی میں پھونکنے والا یا تو

[1] الزخرف: 67-70

[2] صحیح البخاری: 5534

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اُس سے گرم ہوا اڑ پاتا رہے گا۔"

اور ایسے ہی ہوتا ہے کہ اچھا اِنسان خوشبو بیچنے والے کی طرح ہے اُس کی طرف سے کسی نہ کسی صورت میں روح پرور ہوا آتی رہتی ہے اور شہوت پرست، بدزبان دوست بالآخر آپ کو بھی ہوس کا مریض اور آوارہ مزاج بنادے گا۔

آگ اور فریج کی طرح:

میں بھی آپ کو سادہ سی مثال دیتا ہوں آپ کسی بھی چیز کو آگ یا چولہے کے قریب رکھیں گے تو لازمی طور پر جل جائے گی، گرم ہو جائے گی یا اُس میں کچھ نہ کچھ حرارت ضرور پیدا ہوگی، یعنی ایسا نہیں ہوسکتا کہ ایک چیز آگ کے پاس ہو اور اُس میں حرارت پیدا نہ ہو، یا دوسری مثال یوں سمجھ لیں کہ جس چیز کو بھی آپ فریج میں رکھیں گے وہ ٹھنڈی ضرور ہوگی، ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی چیز فریج میں ہو اور اُس پر ٹھنڈک اثر نہ کرے، اِسی طرح جو انسان جیسے اِنسان کے قریب ہوگا چاہتے نہ چاہتے اُس جیسی عادتیں، حرکتیں اور باتیں ضرور کرے گا۔

ایک اور مثال دیتا ہے ہوں بڑے بڑے بدعقیدہ، بداخلاق اور آوارہ لوگ سعودیہ میں جا کر سدھر گئے، جب اُن کو اچھا ماحول ملا اور اچھے لوگ ملے تو وہ بھی ہر لحاظ سے بہت اچھے بن گئے اور اِسی طرح بڑے بڑے دیندار خاندانوں کے نوجوان یورپ کے آوارہ ماحول میں جا کر پرلے درجے کے آوارہ بن گئے۔

ایک دُعا ضرور کیا کریں:

یہاں پر ایک خصوصی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کے لیے بہت زیادہ دُعا کیا کرو کہ اُن کو باعمل استاذ اور ٹیچر میسر آجائیں، کیونکہ استاذ اور ٹیچر بھی ایک طرح کا دوست ہی ہوتا ہے اور اِس دوست کا شاگرد کی شخصیت، سوچ اور مستقبل پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ جن بچوں کو باکردار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ میسر آئے وہ دُنیا میں ستاروں کی طرح چمکے اور جن بچوں کو باوجود اُن کی ذہانت اور لیاقت کے بدذوق اور بے عمل ٹیچر میسر آئے وہ بیچارے زمین کی کھائیوں میں جا گرے۔

ہمیشہ اپنے بچوں کے لیے اچھے ماحول، اچھے اساتذہ اور اچھے اِدارے کا انتخاب کریں ورنہ اپنے بچے کے روشن مستقبل کے اصل قاتل آپ خود ہیں۔

4 اللہ بھی محبت کرے گا:

جب آپ کسی باعمل بندے سے اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، یا نیک اِنسان سے دوستی کرتے ہیں تو اِس کا ایک سب سے بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ سے اللہ تعالیٰ بھی پیار کرتا ہے اور یہ کسی بھی مسلمان کے لیے بہت بڑا فائدہ ہے۔

امام ابوادریس خولانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق شہر کی ایک مسجد میں داخل ہوا، تو وہاں میں نے ایک چمکیلے دانتوں والے خوبصورت نوجوان کو دیکھا اور لوگ بھی اُس کے اِردگرد بہت زیادہ تھے اور اُس نوجوان کا علمی جاہ وجلال ایسا تھا کہ وہ لوگ جب کسی مسئلے میں اختلاف کرتے تو اپنے اختلاف کے حل کے لیے اُس نوجوان کی طرف رجوع کرتے اور پھر وہ نوجوان رائے دیتا وہ اُس کو قبول کر لیتے، میرے دِل میں اُس نوجوان کی محبت پیدا ہوئی تو میں نے اُس کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کون شخص ہے...؟ تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم صحابی، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں، امام خولانی بیان کرتے ہیں کہ اگلے دِن میں اِس نیت سے جلدی مسجد میں آ گیا، کہ اُن سے پہلے پہنچ کر اُن سے ملوں گا اور بات چیت کروں گا لیکن جب اگلا دِن آیا تو میں اپنی سوچ کے مطابق جلد از جلد مسجد میں پہنچا:

فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيرِ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي

”تو وہ مجھ سے پہلے مسجد میں پہنچ چکے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں نے اُن کا انتظار کیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں اُن کے سامنے سے اُن کے پاس آیا، اُن پر سلام پیش کیا اور پھر میں نے کہا:

وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلّٰهِ

''اللہ کی قسم! میں آپ سے اللہ کے لیے پیار کرتا ہوں۔''

اُنہوں نے کہا کیا واقعی طور پر تو مجھ سے اللہ کے لیے پیار کرتا ہے، میں نے کہا ہاں اللہ کے لیے ہی پیار کرتا ہوں پھر اُنہوں نے میری چادر کے کنارے سے پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا اور کہا:

أَبْشِرْ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ. وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ. وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ)) [1]

''خوش ہو جا، بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا ہے، میری محبت اُن لوگوں پر لازم ہو گئی ہے، جو میری وجہ سے آپس میں پیار کرتے ہیں، آپس میں بیٹھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔''

اِس واقعہ میں سمجھنے اور سیکھنے والے بھائیوں کے لیے بہت سے خزانے چھپے ہیں اور سب سے بڑا خزانہ یہ ہے کہ اللہ کے دین کے سچے عالم سے پیار کرو، مساجد سے پیار کرو اور اچھے لوگوں سے دوستی کرو تمہیں نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے سب خزانے نصیب ہو جائیں گے۔

اور اِسی طرح امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

---

[1] موطا امام مالک: 953/02

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ:

أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ، عَلَى مَدْرَجَتِهِ، مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ، بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ"(1)

"بلاشبہ ایک آدمی اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا اُس نے اُس کو کہا تیرا کہاں کا ارادہ ہے...؟ اُس بندے نے کہا میں اِس بستی میں اپنے بھائی کی ملاقات کا ارادہ رکھتا ہوں، فرشتے نے کہا کیا اُس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کا تو بدلہ چکانے جا رہا ہے...؟ بندے نے کہا نہیں میں صرف اُس سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، فرشتے نے کہا میں اِس پیغام کے ساتھ تیری طرف بھیجا گیا اللہ کا فرشتہ ہوں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے اُسی طرح محبت کرتے ہیں جس طرح تو اُس کی وجہ سے اُس بندے سے محبت کرتا ہے۔"

اور آپ حیران ہوں گے کہ اللہ کے لیے دوستی کرنا اتنا بڑا نیک عمل ہے کہ امام ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ إِلَّا أَكْرَمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ(2)

"جس بندے نے بھی کسی بندے سے اللہ کے لیے محبت کی اُس نے اپنے

(1) الصحیح لمسلم: 2567

(2) مسند احمد: 22229، إسناده حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروردگار کو عزت دی۔"

آج کل اللہ کے لیے محبت کرنے والے نہ ہونے کے برابر ہیں اور آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ جس شخص سے دُنیا کا مفاد نہ ہو وہ فرشتہ صفت اِنسان بھی ہو تو لوگ سیدھے منہ سے سلام تک بھی نہیں کرتے جبکہ نیک لوگوں سے دوستی، محبت اور تعلق داری اِنسان کو اللہ کا محبوب بنا دیتی ہیں اور یہ لوگ قیامت والے دِن ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے اور اللہ کی جنتوں میں ہوں گے، تبھی تو اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا ہے:

﴿اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝﴾ [1]

"اُس دِن دوست بھی ایک دوسرے کے دُشمن بن جائیں گے، سوائے پرہیزگاروں کے، (پرہیزگاروں سے کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمگین ہوں گے (یہ وہی ہوں گے) جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے، (اُنہیں حکم ملے گا) تم اور تمہاری بیویاں خوشی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

5 عرش اور رحمٰن کا سایہ نصیب ہوگا:

نیک لوگوں کی دوستی کے فوائد میں سے ایک سب سے بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اللہ کے لیے نیک لوگوں سے دوستی کرنے والے قیامت والے دِن اللہ تعالیٰ کی ذات یا اُس کے عرش کے سایہ تلے ہوں گے۔

[1] الزخرف:67-70

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي ①

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دِن فرمائیں گے میری عظمت اور بزرگی کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں، آج میں اُن کو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا، آج کے دِن میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔"

آپ اندازہ کریں کہ وہ گھڑی کس قدر زیادہ خوشی والی ہوگی جب اللہ تعالیٰ پکار کر کہیں گے کہ میری وجہ سے آپس میں محبتیں کرنے والے اور دوستیاں کرنے والے کہاں ہیں...؟

صحیح البخاری کی ایک روایت میں آتا ہے، امام ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات ایسے خوش نصیبوں کا تذکرہ فرمایا کہ جن کو قیامت والے دِن اللہ تعالیٰ اپنا یا اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا، اُن میں سے دو خوش نصیب وہ بھی ہیں۔

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ ②

"اور دو آدمی اُن دونوں نے اللہ کے لیے محبت کی، اُسی محبت پر جمع ہوئے اور اُسی پر جدا ہوئے۔"

اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت والے دِن یہ سایہ نصیب ہو تو پھر دوستی نیک لوگوں سے کریں اور کسی شخص کو اپنے دِل میں اتارنے کے لیے یا کسی کے دِل میں اترنے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچا کریں... اِس کا نتیجہ کیا ہوگا...؟

---

① الصحیح لمسلم: 2566

② صحیح البخاری: 660

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6 نور کے منبر ملیں گے:

قیامت والے دِن اللہ کے لیے نیک لوگوں سے دوستی کرنے والوں کو خاص الخاص پروٹوکول دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ اُن کو نور اور روشنی کے ایسے خوبصورت اور اونچے منبر عطا کریں گے کہ بڑے بڑے انبیا اور شہدا بھی اُن کے اِس اِعزاز و اکرام کو دیکھ کر رشک کریں گے اور حیران ہوں گے کہ اِس قدر بلند و بالا مرتبہ اِن لوگوں کو کیسے نصیب ہوا، امام معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ[1]

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: میری جلالت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے، اُن کے لیے نور کے منبر ہیں، ایسے کہ انبیا اور شہدا بھی اُن سے رشک کریں گے۔“

یہ ایک حدیث ”حدیث قدسی“ ہے اور آپ اندازہ فرمائیں کہ نیک لوگوں کی دوستی کے دنیاوی اور اخروی کس قدر زیادہ فوائد ہیں...؟

اور اِسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ. وَلَا شُهَدَاءَ. يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللّٰهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا

[1] جامع الترمذی: 2390

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللّٰهِ إِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ، وَإِنَّهُمْ عَلَى نُورٍ، لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ [يونس: 62].①

''اللہ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ نہ وہ انبیا ہیں اور نہ ہی شہدا، لیکن قیامت والے دِن اللہ کے ہاں اُن کا مقام و مرتبہ دیکھ کر انبیا اور شہدا بھی اُن سے رشک کریں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اللہ کے رسول آپ ہمیں بتلائیں گے کہ وہ کون ہیں...؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے رشتے داری اور مالی معاملات کے علاوہ اللہ کی رضا اور رحمت حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے محبت کی، اللہ کی قسم! اُن کے چہرے چمکتے ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے، جب لوگ ڈرے ہوں گے تو وہ خوف محسوس نہیں کریں گے اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو وہ غم محسوس نہیں کریں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس آیت کی تلاوت فرمائی: خبردار! بلاشبہ اللہ کے دوست نہ اُن پر خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

آپ غور فرمائیں! کہ آج اگر کسی اسمبلی ہاؤس میں کسی شخص کو ایسی خاص کرسی عطا کی جائے کہ جس کو دیکھ کر اپنے ملک کے اور دوسرے ممالک کے وزیر اور مشیر بھی رشک کریں تو یہ اُس شخص کے لیے کتنے بڑے اعزاز کی بات ہے...؟ لیکن وہ شخص جو قیامت والے دِن اِس قدر بلند مقام پر ہوگا، وہ کتنا خوش نصیب ہوگا...؟

اور قرآن نے کیا خوب کہا ہے:

الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾

---

① سنن ابی داؤد: 3527، إسناده حسن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿68﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿69﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿70﴾ (1)

''اُس دِن دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے، سوائے پرہیزگاروں کے، (پرہیزگاروں سے کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمگین ہوں گے (یہ وہی ہوں گے) جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے، (اُنہیں حکم ملے گا) تم اور تمہاری بیویاں خوشی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

7 جنت میں بڑے لوگوں کا ساتھ نصیب ہوگا:

اور پھر نیک لوگوں سے دوستی کا ایک اعلیٰ ترین فائدہ یہ بھی ہے کہ جنت میں اللہ تعالیٰ اُن کا ساتھ نصیب کریں گے، جس سے آپ کو محبت ہے یا جس سے آپ کی دوستی ہے اگر وہ نیک اعمال میں آپ سے بہت زیادہ اونچا اور آپ سے بہت زیادہ آگے بھی کیوں نہ ہو، اِس تعلق، محبت اور دوستی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اُسی والا درجہ نصیب کریں گے۔

امام ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے کہا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ (2)

(1) سورۃ الزخرف: 67-70

(2) صحیح البخاری: 6169

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ کے رسول! آپ کا ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے کہ اُس نے ایسے لوگوں سے محبت کی کہ جن کے مقام تک نہیں پہنچ سکا آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے اُس نے محبت کی۔''

یہ حدیث سن کر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بہت زیادہ خوشی ہوئی تھی، کیونکہ اُن کو سب سے زیادہ محبت رسول اللہ ﷺ سے تھی، اُن کی ساری دوستیاں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھیں اور وہ اِس بات پر خوش تھے کہ اللہ کی جنت میں اُن کو رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب ہوگا۔

آخری اور ضروری بات:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص سے آپ کو اللہ کے لیے محبت ہو اُس کو یہ بات ضرور بتلایا کریں، کہ میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں تا کہ اُس کے دِل میں کسی قسم کا کوئی شبہ پیدا نہ ہو۔

امام مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ، فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ [1]

''جب کوئی آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اُس کو ضرور بتلا دے کہ وہ اُس سے محبت کرتا ہے۔''

اور اِسی طرح امام انس رضی اللہ عنہ ایک دفعہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَأَعْلَمْتَهُ؟)) قَالَ: لَا: قَالَ: ((أَعْلِمْهُ)) فَلَحِقَهُ، فَقَالَ: إِنِّي

[1] جامع الترمذی: 12392

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَحِبُّكَ فِي اللّٰهِ. فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ[1]

''کہ بلاشبہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ اُس کے قریب سے ایک شخص گزرا، رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا شخص کہنے لگا اے اللہ کے رسول! میں اِس شخص سے پیار کرتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے اُس کو کہا کیا تو نے اُس کو بتلایا ہے...؟ اُس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا: اُس کو بتلاؤ، چنانچہ وہ شخص اُسے ملا اور کہا میں تجھ سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اُس شخص نے آگے سے کہا وہ اللہ بھی تم سے محبت کرے، جس کی وجہ سے تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔''

آپ اس سے اندازہ لگالیں کہ نیک دوستی کے کس قدر زیادہ فضائل اور فوائد ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو دنیا وآخرت میں نیک لوگوں کی دوستی نصیب فرمائے۔ آمین

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

[1] سنن أبی داؤد: 5125

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگت باز کا
بدترین انجام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ﴿۲﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴿۳﴾ ①

”تحقیق وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے، جو اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں اور جو بغیر سوچ وفکر کے نکلنے والی باتوں سے منہ موڑنے والے ہیں۔“

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ الْمُحْكَمِ
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ﴿۵۵﴾ ②

”اور جب وہ فضول بات سنتے ہیں تو اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں کو پسند نہیں کرتے۔“

---

① سورة المؤمنون: 1-3

② سورة القصص: 55

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تمہیدی گزارشات:

جس دین ''اسلام'' کو ہم نے قبول کیا ہے، وہ ہماری ہر طرف سے ہمہ جہت رہنمائی کرتا ہے آپ پورے اسلام کا اور قرآن کا گہرائی سے مطالعہ کر لیں یہ ہمیں سنجیدگی اور غور وفکر کا بار بار درس بھی دیتا ہے اور حکم بھی دیتا ہے، بلکہ قرآن پاک تو ایسے جملوں کے ساتھ بھرا ہوا ہے کہ جن میں اللہ تعالیٰ قدرت کی ہر نشانی بیان کرنے کے بعد اور پہلی اُمتوں کا ہر واقعہ بیان کرنے کے بعد اِرشاد فرماتے ہیں، لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ''شاید کہ وہ غورو فکر کریں۔'' (سورت الاعراف 176) لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ''تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔'' (سورت قصص آیت نمبر 51) اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ''کیا تم عقل نہیں کرتے ہو۔'' (سورت بقرہ آیت نمبر 44) لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ''تاکہ تم عقل کرو۔'' (سورت بقرہ آیت نمبر 73) اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ، ''پس تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے۔'' (سورت سجدہ آیت نمبر 4)، لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ''تاکہ وہ سمجھ جائیں۔'' (سورت الانعام آیت 65)، لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝ ''کاش کہ وہ سمجھتے۔'' (سورت توبہ آیت نمبر 81)، قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ ''ہم نے سمجھنے والی قوم کے لیے تفصیل کے ساتھ اپنی نشانیاں بیان کر دی ہیں۔'' (سورت الانعام آیت 98)، فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ ''اے بصیرت رکھنے والو! عبرت حاصل کرو۔'' (سورت حشر آیت نمبر 2)

بلا مبالغہ اِس طرح کے درجنوں نہیں بلکہ سینکڑوں جملے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے بندوں کو سوچنے، سمجھنے، غور وفکر کرنے، عبرت حاصل کرنے اور سنجیدگی کے ساتھ رہنے کا درس دیا ہے اور حکم دیا ہے، یہ اسلام کا بنیادی پیغام ہے اور یہ اسلام کا مزاج ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو آوارگی کا نہیں بلکہ غور وفکر کا پیغام دیتا ہے۔

جائز حد تک مسکراہٹ اور خوش طبعی کا جواز:

اس سب کچھ کے باوجود ایک حد تک اسلام ہمیں مسکراہٹ اور خوش طبعی اور مزاح کا جواز بھی فراہم کرتا ہے، یعنی آپ ایک دائرے میں رہ کر، ہنس سکتے ہیں، مسکرا سکتے ہیں، خوش طبعی اور مزاح بھی کر سکتے ہیں، بلکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو مسکراتے چہرے سے ملنا بھی صدقہ ہے اور ایک روایت میں آپ کا فرمان ہے کہ کسی بھی نیکی کو معمولی نہ سمجھا کرو، اپنے مسلمان بھائی کو مسکرا کر ملنا بھی نیکی ہے اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے آپ کسی اونٹ پر سوار کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا ہم تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کریں گے، وہ کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اونٹنی کا بچہ کیا کرنا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا تو جس اونٹ پر بھی سوار ہو گا وہ اونٹنی کا بچہ ہی ہو گا اور اسی طرح ایک بڑھیا کو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کوئی بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی، تو وہ پریشان ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا پریشان نہ ہو جنت میں جاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سب کو جوان کر دیں گے اور اسی طرح آپ بچوں کے ساتھ خوش طبعی کرتے تھے، مزاح کرتے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کبھی کبھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزاح کرتے ہوئے کہہ دیتے ''یَا ذَا الأُذُنَیْنِ'' اے دو کانوں والے اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی سے خوش طبعی کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے ''یَا أَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ'' اے ابو عمیر چڑیا نے کیا کیا ہے؟۔

بہر صورت اس طرح کی درجنوں مثالیں آپ کو مل جائیں گی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حد تک خوش طبعی اور مزاح بھی فرمایا کرتے تھے، لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ قہقہے نہیں لگاتے تھے، آپ شاید ساری زندگی میں تین دفعہ بھی کھل کر قہقہہ لگا کر نہیں ہنسے، آپ چند احادیث پر غور فرمالیں۔

کائنات کی صدیقہ اور عفیفہ مومنوں کی ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے زندگی کے کم و بیش نو سال لمحہ بہ لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزارے تھے وہ بیان کرتی ہیں کہ

مَا رَأَیْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مُسْتَجْمِعًا ضَاحِکًا حَتّٰی أَرٰی مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ ①

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ میں آپ کے حلق کا کوا دیکھوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تھے۔

اسی طرح سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ ②

''جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں

---

① صحیح البخاری:6092

② صحیح البخاری:6089

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا مسکرا دیے۔"

اور اسی طرح سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک معمول بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (1)

"جس جگہ صبح کی نماز پڑھتے تھے، اُس جگہ سے طلوع آفتاب تک نہیں اُٹھتے تھے اور جب سورج طلوع ہوتا تو آپ پھر کھڑے ہوتے اور صحابہ آپس میں باتیں کرتے اور جاہلیت کے دور یاد کرتے ہوئے ہنسا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف مسکراتے تھے۔"

یعنی اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی بات پر زیادہ ہنستے بھی تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف مسکراتے اور تبسم فرماتے تھے۔

لیکن یاد رکھو! اِن دلائل کی آڑ میں آوارگی کی حد تک چلے جانا اور آخری حد تک غیر سنجیدہ ہو جانا، بات بات پر قہقہے لگانا، جھوٹے لطیفے سنانا ہمارے دین میں خطرناک گناہ ہے۔

جگت بازی کا سیلاب:

اِس وقت ہمارے اکثر نوجوانوں کا مزاج آخر حد تک بگڑ چکا ہے اور اِس کی

(1) الصحیح لمسلم:2322

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلی اور بنیادی وجہ اُن کی غیر سنجیدگی ہے، ہمارے نوجوانوں کی اکثریت غیر سنجیدہ بلکہ آوارہ ہے، بات بات پر قہقہے لگانا، لطیفے سنانا، فحش باتیں کرنا، شہوت والے مذاق کرنا اور لغویات بکتے رہنا اُن کا معمول نہیں بلکہ اُن کی پہچان بن چکی ہے۔

ہمارے نوجوان رات کو ٹی وی کے پروگراموں میں اور اسٹیج ڈراموں سے جو کچھ سیکھتے ہیں وہی کچھ بولتے اور کرتے ہیں اور اِس وقت آوارگی کی انتہا یہی ہے کہ وہ جگت کو کسی قسم کا کوئی گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ جگت بازی پرلے درجے کا، روحانی زندگی کو ویران کر دینے والا خطرناک گناہ ہے۔

جگت کیا ہے؟ اور گناہ کیوں:

جگت کا مطلب ہے، جھوٹے لطیفے سنانا، چٹکلے چھوڑنا، فضول طنز کرنا، بلا مقصد لغویات بکتے جانا، ذو معنی گفتگو کرنا اور اِسی طرح فی الفور اپنی حاضر دماغی کی وجہ سے مخاطب کی بات کا مذاق اڑانا، اُس کا ٹھٹھہ کرنا یہ ساری چیزیں جگت بازی میں شامل ہیں اور یہ سب چیزیں ہمارے دین میں خطرناک کبیرہ گناہ ہیں اور جگت بازی میں تین چیزیں بڑی ہی خطرناک ہیں، فضولیات، جھوٹ اور شہوت والا گندہ مذاق۔

ایک بہت بڑا خطرناک ظلم:

اس وقت سب سے زیادہ دکھ والی، صدمے والی اور حد درجہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ اب جگت بازی کا دائرہ صرف ڈراموں، اسٹیج ڈراموں اور فلموں تک محدود نہیں رہا بلکہ اب یہ خطرناک گناہ آہستہ آہستہ مسجدوں کی طرف بھی آ رہا ہے بلکہ آ چکا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ دیکھ رہے ہیں کہ مسجد میں دورانِ درس، خطبہ اور تقریر میں کچھ خطبا حضرات بڑی جرأت، دلیری اور ڈھٹائی سے جگتیں مارتے ہیں، حیا سوز لطیفے سناتے ہیں، فلموں اور ڈراموں کے ڈائیلاگ مسجدوں میں کھلے عام بیان کیے جاتے ہیں اور سامعین کی حالت یہ ہوتی ہے کہ نا صرف وہ قہقہے لگا لگا کر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے ہیں بلکہ ایک دوسرے پر گر رہے ہوتے ہیں اور اِس وقت آوارگی کی حالت یہ ہے کہ ایک سنجیدہ عالم کی گفتگو کو خشک کہا جاتا ہے اور ایک آوارہ مزاج جگت باز مولوی کی باتوں کو بڑی خوشی سے اپنی روحانی غذا سمجھ کر سنا جاتا ہے... بتائیں...؟ اِس سے بڑھ کر ظلم کیا ہے...؟ کیا یہ اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والی بات نہیں...؟

اللہ کی قسم! جہاں پر غیر مسلم دین کے دشمن ہیں وہاں پر ایسے نام نہاد بعض مولوی بھی دین کے خطرناک دشمن ہیں، جنہوں نے مسجدوں میں بیٹھ کر جہاں لوگوں کو اللہ کے ساتھ جوڑا جاتا ہے وہاں لوگوں کو چٹکلوں، لطیفوں اور جگتوں کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔

حالانکہ مسجدوں کا تقدس اِس قدر زیادہ ہے کہ وہاں پر پیاز کھا کر بھی جانے کی اجازت نہیں ہے، گم شدہ چیز کا اعلان کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے، آپ مسجد میں کسی حلال چیز کو بھی فروخت نہیں کر سکتے، بلکہ آپ اُس کا اعلان بھی نہیں کر سکتے... چہ جائے کہ منبر و محراب پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر جگتیں ماری جائیں۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو مسجد میں اونچی اونچی بولتے ہوئے سنا تو فرمانے لگے اگر تم لوگ مدینے کے رہائشی ہوتے اور مہمان نہ ہوتے تو میں تمہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے کوڑے لگا تا کہ تم یاد رکھتے کہ مسجد میں کیسے ٹھہرا جاتا ہے۔ (۱)

ایمان داری سے سوچیں:

جس اُمت کے پاس قرآن ہو اور وہ اُمت جگت بازی کی طرف چلی جائے کیا یہ کسی طرح بھی شایان شان بات ہے...؟ قرآن چھوڑ کر، جگتیں مارنا اور اِس کی پریکٹس کرنا کیا یہ ایسی اُمت کے لیے جائز ہوسکتا ہے، جن کی تربیت کے لیے قرآن پاک میں یہ آیت ہو۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۝ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ۝ (۲)

''اور ہم گردن کی رگ سے بھی زیادہ انسان کے قریب ہیں، جس وقت وصول کرنے والے دو فرشتے اُس کی دائیں اور بائیں طرف بیٹھے وصول کرتے رہتے ہیں، انسان کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر یہ کہ اِس کے پاس ایک نگران تیار ہوتا ہے۔''

جس مسلمان کی نگرانی، ایک نہیں دو فرشتوں کے ذریعے جاری ہو کیا ایسا مسلمان جگت باز ہوسکتا ہے...؟

یاد رکھو! وہ شخص سخت گناہگار ہے، جو گلی محلے، بازار، حویلی یا گھر میں بیٹھ کر جگتیں مارتا ہے لیکن ایسا شخص تو حد درجہ سخت گناہگار اور بدبخت اِنسان ہے جو دین کی

---

(۱) صحیح بخاری: 470

(۲) سورۃ ق: 16-18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجلس اور مسجد کے تقدس کو پامال کر کے جگتیں مارے اور دینی ماحول کو آوارہ ماحول میں تبدیل کرتے ہوئے سامعین کے مزاج کو بگاڑ کر رکھ دے، ایسے لوگوں کے بارے میں شریعت کا فیصلہ سُن لیں اور ایسے لوگوں کے بدترین انجام پر غور فرما لیں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جگت بازی کی لعنت سے محفوظ فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے کامیاب لوگوں کا ذِکر کرتے ہوئے سب سے پہلے خشوع والی نماز کا ذِکر کیا ہے کہ کامیاب لوگ نماز کو تیزی سے نہیں پڑھتے بلکہ وہ اپنے دِل میں اللہ کی عظمت، ہیبت اور خشیت کو رکھ کر نماز پڑھتے ہیں اور نماز کے بعد کامیابی کے لیے سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ مسلمان کامیاب ہوگا جو لغویات سے پرہیز کرتا ہے اور جگتیں نہیں مارتا، اللہ تعالیٰ کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝
وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ [1]

”تحقیق وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے، جو اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں اور جو بغیر سوچ وفکر کے نکلنے والی باتوں سے منہ موڑنے والے۔“

جگت بازی کمزور ایمان کی علامت ہے:

خاموشی سنجیدگی یہ اعلیٰ ایمان کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جہاں پر اپنے خاص بندوں کا ذِکر کیا ہے وہاں پر کھلے الفاظ میں یہ بات کہی ہے کہ میرے بندے

---

[1] سورۃ المؤمنون: 1-3

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جب لغویات اور آوارگی کی جگہوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو عزت سے گزر جاتے ہیں وہ اسٹیج ڈراموں اور جگت بازوں کی مجلسوں کا حصہ نہیں بنتے، بلکہ

وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ⑰ ①

''اور جب فضول باتوں سے اُن کا گزر ہوتا ہے تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔''

اور ایک جگہ پر فرمایا:

وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ⑤٥ ②

''اور جب وہ فضول بات سنتے ہیں تو اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں کو پسند نہیں کرتے۔''

اور اِسی طرح امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ ③

''بے مقصد چیزوں کو چھوڑ دینا آدمی کے اچھے اسلام کی نشانی ہے۔''

یعنی جس مسلمان کا اسلام مضبوط ہو اور ایمان پختہ ہو وہ ہمہ وقت اپنے پہلوں کو لغویات کے دامن سے بچا کر رکھتا ہے۔

---

① سورۃ الفرقان:72

② سورۃ القصص:55

③ سنن ترمذی:2317

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کو یاد ہوگا کہ بعض روایات میں آتا ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی وفات پر کسی نے کہا یہ تو پکا جنتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خاموش ہو جاؤ، تجھے کیا علم اس نے اپنی زبان سے کوئی ایسی بے مقصد کہہ دی ہو جس کی وجہ سے قیامت والے دن اِس کی پکڑ ہو جائے۔[1] اللہ اکبر

جگت بازی کے حوالے سے سب سے پہلی بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ ایسے شخص کا ایمان حد درجہ ناقص ہے، اِسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی نشانی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَٰهِلِينَ ﴿٥٥﴾ [2]

"اور جب وہ فضول بات سنتے ہیں تو اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں کو پسند نہیں کرتے۔"

جگت باز کے لیے ہلاکت ہی ہلاکت:

دُنیا میں بڑے بڑے بدنصیب آپ نے دیکھے ہیں لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دُنیا کا ایک سب سے بڑا بدنصیب وہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہلاکت کی بددعا دیتے ہوئے فرمائے کہ فلاں شخص ہلاک ہو گیا، فلاں شخص ہلاک ہو گیا اور جگت باز اُنہیں بدنصیبوں میں سے ایک ایسا بدنصیب ہے کہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] صحیح بخاری: 3813

[2] سورۃ القصص: 55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے تین بار کہا ہے وہ ہلاک ہو گیا، حدیث کے الفاظ پر غور کریں، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ

وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهُ وَيْلٌ لَّهُ ①

"ہلاکت ہے ایسے شخص کے لیے جو بات کرتا ہے اور صرف لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، ہلاکت ہے اُس کے لیے، ہلاکت ہے اُس کے لیے۔"

مجھے بتائیں جگت باز کے لیے اِس سے بڑھ کر ہلاکت کیا ہو سکتی ہے...؟

جگت باز آپ ﷺ کا باغی ہے اور دُنیا و آخرت میں ہلاک ہونے والا شخص ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس ناکامی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

جگت باز پر اللہ تعالیٰ کا سخت غصہ:

جگت باز اپنی زبان سے بڑی بڑی بیہودہ اور گندی باتیں ہی بکتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنی جگتوں میں قبر کو، فرشتوں کو اور جنت و جہنم کو مذاق کرنے سے باز نہیں آتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے اِنہیں لوگوں کے بارے میں بیان فرمایا تھا کہ کسی وقت انسان اپنی زبان سے اللہ کے غضب والا ایسا بول بولتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس پر اپنی لعنت، پھٹکار، غیظ و غضب اور غصے کو نازل فرما دیتے ہیں۔

سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

① جامع الترمذی: 2315، سنن ابی داؤد: 4990

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَاهُ يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ ①

''اور بلاشبہ آدمی اپنی زبان سے شر والا ایسا بول بولتا ہے، وہ اُس کا نتیجہ نہیں جانتا، اللہ اُس کی وجہ سے اُس کے لیے ملاقات کے دِن تک اپنا غصہ لکھ دیتا ہے۔''

آپ خود ہی غور فرمائیں! اِس سے بڑھ کر کسی بھی شخص کے لیے بربادی کیا ہو سکتی ہے...؟ اور پھر جگت باز زندگی میں اِس طرح کا ایک کلمہ نہیں بولتے بلکہ بلاناغہ اُن کی زبانوں سے اِس طرح کے درجنوں بول نکلتے رہتے ہیں اور وہ بالآخر جب مرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے شدید قہر میں گرفتار ہو جاتے ہیں، تبھی تو اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ میرے مومن بندے

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ②

''اور جب وہ فضول بات سنتے ہیں تو اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں کو پسند نہیں کرتے۔''

جگت باز سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت ترین نفرت:

جگت باز انسان ایسا ناکام انسان ہے کہ اُس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی

① جامع الترمذی: 2319، سنن ابن ماجہ: 3969

② سورۃ القصص: 55

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سخت ناراض ہیں اور قیامت والے دِن آپ ﷺ کی مجلس سے بھی ایسے بدبخت کو دھتکار دیا جائے گا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ، وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الثَّرْثَارُونَ، وَالْمُتَشَدِّقُونَ، وَالْمُتَفَيْهِقُونَ (1)

''اور بلاشبہ تم میں سے سب سے زیادہ نفرت والے میرے نزدیک اور قیامت والے دِن مجلس کے اعتبار سے سب سے زیادہ دور (تین طرح کے لوگ ہیں) جگتیں مارنے والے، منہ اُٹھا کر فضول باتیں کرنے والے اور تکبر کرنے والے۔''

اللہ کی قسم! اِس حدیث کے سب سے بڑے مصداق جگت باز ہیں یہ حدیث سب سے زیادہ اِنہیں ظالموں پر فِٹ ہوتی ہے جو بات بات پر باچھیں کھول کر فضولیات بکتے رہتے ہیں، شارحین حدیث نے اِس حدیث کا مصداق اِنہیں بدبختوں کو قرار دیا ہے اور اہل علم لکھتے ہیں کہ

الثَّرْثَارُونَ: هُمُ الَّذِينَ يُكْثِرُونَ الْكَلَامَ تَكَلُّفًا وَخُرُوجًا عَنِ الْحَقِّ، وَالثَّرْثَرَةُ كَثْرَةُ الْكَلَامِ وَتَرْدِيدُهُ

''ثرثارون'' وہ لوگ ہیں جو بطورِ تکلف زیادہ باتیں کرتے ہیں اور حق سے دور باتیں کرتے ہیں، اور ''ثرثرہ'' زیادہ باتوں کو اور بار بار باتیں دہرانے کو کہتے ہیں۔''

(1) جامع الترمذی: 2018

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ: هُمُ الْمُتَوَسِّعُوْنَ فِي الْكَلَامِ مِنْ غَيْرِ احْتِيَاطٍ وَاحْتِرَازٍ، وَقِيْلَ أَرَادَ بِالْمُتَشَدِّقِ الْمُسْتَهْزِئَ بِالنَّاسِ يَلْوِي شِدْقَهُ بِهِمْ وَعَلَيْهِمْ ①

"متشدقون" وہ لوگ ہیں جو بغیر احتیاط اور پرہیز کے کھل کر باتیں کرتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ متشدق وہ ہے جو لوگوں سے مذاق کرتے ہوئے اُن کے ساتھ اور اُن پر اپنی باچھوں کو ہلاتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟" کیا میں تمہیں تم میں سے جو بدترین لوگ ہیں اُن کی نشانیاں نہ بتلاؤں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی لوگوں کا ذکر کیا۔ ②

اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ جب عام جگت باز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی نفرت ہے تو پھر جو آپ کے مصلے پر بیٹھ کر یا آپ کے منبر و محراب پر کھڑا ہو کر جگت بازی کرے اُس ظالم کا انجام کیا ہوگا...؟ خدارا! ایسے جگت باز مولویوں کو یہ احادیث سناؤ شاید کہ وہ مرنے سے پہلے پہلے توبہ کرلیں اور اہل اسلام کی طرف اسلام کا تشخص واپس لوٹا دیں وہ اعلان کردیں۔

وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿٥٥﴾ ③

"اور جب وہ فضول بات سنتے ہیں تو اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں

① تحفۃ الاحوذی تحت ھذا الحدیث

② تحفۃ الاحوذی تحت ھذا الحدیث، مسند احمد: 8822، حسن لغیرہ

③ سورۃ القصص: 55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں کو پسند نہیں کرتے۔"

جگت باز آگ کی گہرائیوں میں:

جگت باز کی دُنیا بھی برباد ہے، جگت باز آدمی قہقہے لگا لگا کر روحانی طور پر مردہ ہو چکا ہوتا ہے، اللہ والے لوگوں کی نگاہوں میں اُس کا کوئی احترام یا مقام نہیں ہوتا لوگ اُس کو ایک میراثی یا بھنڈ کے علاوہ کچھ نہیں سمجھتے۔

اور اِس سے بڑھ کر دُنیا ہی نہیں بلکہ اُس کی آخرت بھی داؤ پر لگ جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان صرف جگتوں کی وجہ سے جہنم کی کھائیوں میں جا گرتا ہے۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو دین کی بڑی اہم باتوں سے آگاہ کیا اور آخر میں فرمایا ہے کہ کیا میں تجھے سب باتوں کی سردار بات نہ بتلاؤں...؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ رسول! ضرور بیان فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر جواب میں کیا کیا اور کیا کہا، ذرا الفاظ پر غور کریں۔

فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ: "كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا" فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ "ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ" (1)

---

(1) جامع الترمذی: 2616

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"آپ ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اِس کو اپنے اوپر روک کر رکھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے نبی! ہم جو گفتگو کرتے اُس کی وجہ سے ہماری پکڑ ہوگی...؟ آپ نے فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ! تیری ماں تجھے گم پائے لوگوں کو جہنم میں اُن کے نتھنوں کے بل صرف زبان کی آوارگیوں کی وجہ سے پھینک دیا جائے گا۔"

کیا اِس حدیث کو سن لینے اور پڑھ لینے کے بعد بھی کوئی مسلمان جگتوں کو یا جگت بازوں کو پسند کرسکتا ہے...؟

اِسی طرح سیدنا امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا
يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ
اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (1)

اور بلاشبہ آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضی والا ایسا خطرناک جملہ بولتا ہے کہ جس کی اُس کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی، اُس وجہ سے جہنم میں جا گرتا ہے اور بخاری و مسلم میں ایک روایت ہے کہ آدمی اُس وجہ سے جہنم کی آگ میں اتنی دور جا گرتا ہے، جس طرح مشرق اور مغرب کا فاصلہ

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اِسی طرح کی روایت کو اِن الفاظ کے ساتھ بھی

(1) صحیح البخاری: 6477، الصحیح لمسلم: 2988

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَرَى بِهَا بَأْسًا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا [1]

''بلاشبہ آدمی ایسا کلمہ بولتا ہے کہ وہ اُس کو معمولی سمجھتا ہے حالانکہ وہ اُس کی وجہ سے جہنم کی آگ میں ستر سال تک گرتا رہتا ہے۔''

یہ وہی بول ہیں جو جگت باز معمولی سمجھ کر بولتے رہتے ہیں، کبھی کسی کی عزت کو خاک میں ملا دیا، کبھی کسی کا مذاق اڑا دیا اور کبھی قبر، جنت و جہنم اور فرشتوں کو مذاق کا نشانہ بنا لیا یہی وہ سارے بول ہیں جو انسان کی آخرت کو ایسا برباد کر دیتے ہیں کہ بندہ ایک لمبا عرصہ جہنم کی گہرائیوں میں گرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اِس ہلاکت سے محفوظ فرمائے اور بالخصوص جو ظالم مولوی جگت بازی کی اِس وبا کو مسجدوں میں لانا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت دیں یا اُن کو عبرت کا نشان بنا دیں۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

واللہ تعالی اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

[1] صحیح ابن حبان: 5706

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفرتوں کا بہت

بڑا دروازہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنْ يَتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُوْنَ﴿۱﴾

''وہ تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف قیاس آرائیاں ہی کیا کرتے ہیں۔''

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ﴿۲﴾

''اِن میں سے زیادہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں، بلاشبہ گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو وہ کر رہے ہیں خوب جانتا ہے۔''

تمہیدی گزارشات:

دُنیا کی زندگی بلاشبہ امتحان گاہ ہے اور اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ بہت بڑی آزمائش گاہ ہے، ہم اپنے دھیان سے، اپنے جذبات میں اور اپنی غفلتوں میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں تو شیطان بڑے آرام سے ہمیں شکار کر کے ہمارے زندگیوں میں نفرتیں بھر دیتا ہے۔

① سورۃ الانعام: 116

② سورہ یونس: 36

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یادرکھنا! شیطان کا اصل ٹارگٹ اور اصل ہدف نفرتیں پھیلانا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے کئی ایک مقامات پر کھول کر بیان کیا ہے کہ خیال رکھنا تمہارا ازلی اور کمینہ دشمن شیطان تمہارے درمیان نفرت اور دشمنی پیدا کرنا چاہتا ہے، مگر افسوس! کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اِن واضح اِرشادات کے باوجود بھی شیطان کے حملوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور نہ ہی نفرتوں کی دلدل سے باہر نکلتے ہیں، دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت نصیب کرے۔

نفرتوں کے کئی دروازے ہیں، کئی اسباب ہیں، اُن اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب ''غلط فہمی'' ہے کہ کسی واقعہ کو یا کسی معاملے کو ایسا سمجھ لینا جو اصل میں نہیں ہے، ہمارے درمیان نفرتوں کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ معاملہ کچھ ہوتا ہے لیکن ہم اُس کی تحقیق کیئے بغیر اپنے اندازے اور اپنی سوچ کے مطابق سمجھ کچھ لیتے ہیں یہی ہماری ''غلط فہمی'' اور شدید غفلت ہماری نفرتوں اور بربادیوں کا باعث بن جاتی ہیں۔

سادہ لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ ''غلط فہمی'' اِنسان کے اپنے ذہن کی پیداوار ہوتی ہیں اور یہ ذہنی سطح کے گھٹیا ہونے کی بھی علامت ہے کہ اِنسان محض اپنے ذات خیال کے تحت ایک رائے قائم کرلے اور اصل حقائق کا جائزہ لیے بغیر دِل میں نفرت ڈال لے اور منہ اٹھا کر تبصرے کرنا شروع کردے

اور پھر حد درجہ تکلیف دے بات یہ ہے کہ ''غلط فہمی'' کے معاملے میں باعمل اور بدعمل دونوں برابر ہے، جس طرح ایک بےعمل اور بدعمل شخص ''غلط فہمی'' کا شکار ہوجاتا ہے اِسی طرح ہم نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے اچھے، سچے، سلجھے اور سمجھدار نیک لوگ بھی ''غلط فہمی'' کا شکار ہوجاتے ہیں، شیطان اُن کے دِل ودماغ پر ''غلط فہمی''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا وار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر چند دِن پہلے کی بات ہے کہ بڑے اچھے نمازی اور سمجھدار لوگ اپنے امام کے بارے میں دِل میں نفرت رکھتے تھے اور معاملہ اِس حد تک بگڑنے لگا تھا کہ قریب تھا وہ اُس کو مسجد سے ویسے ہی فارغ کر دیتے، نمازی بھائی کہتے تھے کہ ہمارے امام صاحب سنتیں نہیں پڑھتے، نہ فرض سے پہلے سنتیں پڑھتے اور نہ ہی بعد والی پڑھتے لہٰذا ہم نے اِس امام کو ویسے ہی فارغ کر دینا ہے لیکن خفیہ تحقیق اور باوثوق داخلی ذرائع سے معلوم ہوا کہ امام صاحب حد درجہ نفل ونوافل کے پابند ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کی ترغیب کے مطابق نماز سے پہلی اور بعد والی سنتیں اپنے گھر میں ادا کرتے ہیں، جب یہ حقیقت سامنے آئی تو تمام نمازی بھائی حد درجہ شرمندہ ہوئے اور ''غلط فہمی'' کی وجہ سے بہت بڑی نفرت شدید محبت میں تبدیل ہو گئی۔

پیارے مسلمان بھائیو! اِس ''غلط فہمی'' نے بڑے بڑے دِل، گھر اور بڑے بڑے آباد گلشن اجاڑ کر رکھ دیئے ہیں، اگر تاریخ اور ماضی کے واقعات کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو آپ حیران ہوں گے کہ اِس دُنیا میں بڑے بڑے قتل ''غلط فہمی'' کی وجہ سے ہوئے اور بڑی بڑی نیک عورتوں کو طلاقیں صرف اور صرف ''غلط فہمی'' کی وجہ سے ہوئیں۔

ہمارے ہاں لوگوں کو علم ہی نہیں کہ ''غلط فہمی'' بھی گناہ ہے، کسی اِنسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کے متعلق تحقیق کیئے بغیر اپنی رائے پر اعتماد کرے، کسی مسلمان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کسی بندے کے بارے میں برا خیال اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دِل میں پیدا کرے اور پھر ساری زندگی اُسی پہ قائم رہ کر گزار دیں، ایسا شخص جہاں دُنیا میں نقصان اٹھاتا ہے وہاں قیامت والے دِن بھی اللہ کی بارگاہ میں اُس کے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا۔

اور موجودہ حالات میں تو قدم قدم پہ ''غلط فہمیوں'' نے اپنے ڈیرے جمائے ہوئے ہیں، موبائل کا دور ہے اگر کوئی شخص دوسری مرتبہ ہمارا فون نہ اٹھائے تو ہم اُس کے متعلق اُسی وقت ''غلط فہمی'' کا شکار ہو جاتے ہیں اور دِل میں نفرتیں پالنا شروع کر دیتے ہیں، کل کی بات ہے مجھے ایک شخص نے بتایا کہ میں نے ایک صاحب کو چھ مرتبہ کال کی لیکن اُنہوں نے اٹھائی تو میرے دِل میں ''غلط فہمی'' کی وجہ سے اُن کے متعلق نفرت پیدا ہوگئی لیکن جب بعد میں تحقیق ہوئی تو پتہ چلا کہ وہ غسل خانے میں تھے اور موبائل اُن کے پاس نہیں تھا۔

آج کی بات ہے کہ ایک شخص ''غلط فہمی'' کی وجہ سے اپنے بچے کی سخت پٹائی کرنے لگا کہ وہ پڑھنے نہیں گیا لیکن جب تحقیق کی اور بچے کی بات کو سنا تو معلوم ہوا کہ بچا آٹھ بجے اٹھ کر پڑھنے گیا تھا اور پھر ایک بجے آکر پہلے کی طرح اُسی چارپائی پر آکر لیٹ گیا جس کی وجہ سے والد کو ''غلط فہمی'' ہوگئی۔

ہمارے معاشرے میں ایک اور بہت خطرناک مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ کئی لوگ اِس قدر زیادہ شدت پسند اور سخت مزاج ہوتے ہیں کہ آپ اُن کو ہزاروں صفائیاں دے لیں لیکن اُن کی ''غلط فہمی'' دور نہیں ہوتی حالانکہ ایسا کرنا بھی بہت بڑا جرم اور گناہ ہے جب کوئی شخص اپنے متعلق صفائی پیش کر دے، چاہے آپ کے گمان کے مطابق وہ سچ نہ ہی ہو لیکن آپ اُس کو قبول کر کے اپنا دِل صاف کر لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے ذہن کی پیداوار اور اپنے گمان پر بھروسا رکھنے والوں کو گمراہ قرار دیا ہے اور فرمایا کہ یہ کافروں کی خصلت ہے، اہلِ ایمان اس طرح اٹکل پچو سے کوئی رائے یا عقیدہ قائم نہیں کرتے ہیں۔

إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾ ①

''وہ تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف قیاس آرائیاں ہی کیا کرتے ہیں۔''

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ ②

''اِن میں سے زیادہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں، بلاشبہ گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو وہ کر رہے ہیں خوب جانتا ہے۔''

جس قدر ممکن ہو غلط فہمی کا ازالہ کریں:

- اور یہاں پر ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ جس وجہ سے دوسرے شخص کو ''غلط فہمی'' ہو سکتی ہے اُس وجہ کو بھی ختم کرنا چاہیے اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ میری اِس بات کی وجہ سے یا میرے اِس واقعہ کی وجہ سے کوئی اِنسان ''غلط فہمی'' کا شکار ہو سکتا ہے تو آپ پوری طرح اپنی بات کی اور اپنے معاملے کی کھول کر وضاحت کر دیں تاکہ ہر قسم کی تلخی، ترشی، ناراضی اور ''غلط فہمی'' سے بچا جا سکے۔

---

① سورۃ الانعام:116

② سورہ یونس:36

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امامِ حدیث، امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ

أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: "عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ". فَقَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا"(1)

"مجھے علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ اُن کو ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ وہ رمضان کے آخری عشرے میں، اعتکاف کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لیے آئیں، تھوڑی دیر بیٹھ کر اُن کے ساتھ باتیں کی، پھر وہ واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو الوداع کرنے کے لیے ساتھ کھڑے ہوئے جب وہ مسجد کے دروازے "بابِ ام سلمہ" کے قریب پہنچیں تو دو انصاری صحابی گزرے اور اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ دونوں یہیں رکو، یہ بلاشبہ (یہ میری بیوی) صفیہ رضی اللہ عنہا ہے یہ بات اُن دونوں صحابہ پر گراں گزری

(1) صحیح البخاری: 2035

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اُنہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ پاک ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:
بلاشبہ شیطان اِنسان کے خون والی جگہ پر پہنچ جاتا ہے اور مجھے اِس بات کا
اندیشہ ہوا کہیں وہ تم دونوں کے دِل میں ''غلط فہمی'' نہ ڈال دیں۔''

اِس واقعہ سے بہت سارے مسائل کا پتہ چلتا ہے اُن مسائل میں سے ایک سب سے بڑی بات ''غلط فہمی'' کا ازالہ ہے کہ اگر آپ کے کسی معاملے سے کسی کو ''غلط فہمی'' ہوسکتی ہے تو آپ اُس کو کھلے الفاظ میں واضح کر دیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں صحابہ پر واضح کر دیا یہ کوئی غیر محرم یا عام عورت نہیں ہے، تمہارے دِل میں شیطان کوئی ''غلط فہمی'' نہ ڈال دے، یہ میری بیوی صفیہ ہے، بظاہر آپ ﷺ کی اِس وضاحت کو صحابہ نے دِل کی خوشی سے قبول نہیں کیا کیونکہ وہ آپ کے بارے میں ایسا ویسا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن آپ ﷺ نے اِس سب کچھ کے باوجود ''غلط فہمی'' کے اندیشے کو ختم کر دیا اور یہی طریقہ ہمیں بھی اختیار کرنا چاہیے۔

اور قرآن بھی یہی کہتا ہے:

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ (1)

''اِن میں سے زیادہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں، بلاشبہ گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو وہ کر رہے ہیں خوب جانتا ہے۔''

---

(1) سورہ یونس: 36

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کسی بیوی کے پاس گئے...؟:

احادیث کی کتابوں میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک دفعہ مومنوں کی ماں، عفیفہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو "غلط فہمی" ہوگئی وہ سمجھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کسی بیوی کے گھر گئے ہیں حالانکہ آپ اللہ کی بارگاہ میں پیش تھے، اُن کو "غلط فہمی" ہوئی کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی کسی اور بیوی کی یاد آگئی ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی یاد آئی تھی، اِس واقعہ پر ذرا غور کریں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خود بیان کرتی ہیں کہ

افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ. فَتَحَسَّسْتُ. ثُمَّ رَجَعْتُ. فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْسَاجِدٌ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ، وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ [1]

"ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے حجرے میں نہ پایا اور میں نے گمان کرلیا کہ آپ اپنی کسی بیوی کے پاس گئے، پس میں نے تلاش شروع کی پھر میں لوٹی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع یا سجدے کی حالت میں کہہ رہے تھے، اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ، تیرے سوا کوئی الہٰ نہیں، پس میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں میں کسی اور حال میں ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی اور حال میں ہیں۔"

اِس واقعہ سے آپ اندازہ لگالیں کہ اِنسان اپنے ابتدائی خیالات کی روشنی میں جو ذہن بنالیتا ہے تحقیق کے بعد معاملہ سو فیصد اُس کے برعکس نکلتا ہے، سیدہ

[1] الصحیح لمسلم:485

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کا گمان تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی اہلیہ کے حجرے میں گئے ہیں جبکہ آپ حقیقت میں اللہ کے سامنے جھکے ہوئے تھے۔

اِس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ذہن میں کوئی ایسا خیال آ جائے، یا کسی طرح ''غلط فہمی'' ہو جائے تو حقیقت جاننے کے بعد اپنی ''غلط فہمی'' کا اعتراف کرنا چاہیے اور اُس کا ازالہ کرنا چاہیے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا۔

ایک سچی اور تلخ حقیقت:

میاں بیوی کے معاملات میں ویسے بھی بہت حساسیت اور نزاکت ہوتی ہیں، شیطان وہاں پر ''غلط فہمی'' پیدا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا، ہماری تحقیق اور تجزیہ کے مطابق میاں بیوی کے اکثر جھگڑوں کی بنیاد ''غلط فہمی'' ہوتی ہیں کئی موقعوں پر بیوی کسی معاملے کی ظاہری حالت کو دیکھ کر ''غلط فہمی'' کا شکار ہو جاتی ہیں اور وہ دِل ہی دِل میں نفرت پالنا شروع کر دیتی ہے جس کا نتیجہ سوائے گھر کی بربادی کے کچھ نہیں نکلتا۔

اور کئی موقعوں پر خاوند اپنی بیوی کے متعلق ''غلط فہمی'' کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ بھی سمجھتا ہے کہ جو میرے دِل میں وسوسہ اور خیال آیا ہے وہی سو فیصد سچ ہے اور قرآن ہے، اِسی وجہ سے ازدواجی زندگی میں تلخیاں پیدا ہوتی ہیں اور جھگڑے ہوتے ہیں۔

پہلے سے زیادہ غصہ آ گیا:

جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے خاوند فوت ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کے نکاح کی کوشش شروع کر دی، ہمارے ہاں یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ ہم اپنی بیوہ بچیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ے نکاح نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہے تو بہت لیٹ کرتے ہیں، بہر صورت عدت گزرنے کے بعد جب اُنہوں نے رشتے کی تلاش شروع کی تو سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی پیش کش فرمائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صاف صاف جواب تو نہ دیا البتہ یہ کہہ دیا میں اپنے اِس معاملے پر غور کروں گا، چند دِن غور وفکر کرنے کے بعد آپ نے بتا دیا کہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں میں ابھی نکاح نہیں کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پھر حفصہ کے نکاح کی بات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کی اور کہا:

إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ. فَصَمَتَ أَبُوبَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا. وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ

"اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی شادی حفصہ رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور اُنہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا تو مجھے اُن پر حضرت عثمان سے بھی زیادہ غصہ آیا۔"

لیکن ابھی چند دِن ہی گزرے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حفصہ سے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے حفصہ کا نکاح آپ سے کر دیا۔

چند دِنوں کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات ہوئی تو وہ فرمانے لگے اے عمر رضی اللہ عنہ! بلاشبہ تیرے دِل میں میرے متعلق یہ بات ضرور آئی ہوگی کہ میں نے حفصہ کے نکاح کے متعلق کوئی جواب نہیں دیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جی بالکل مجھے بہت تکلیف ہوئی جب آپ نے مجھے جواب تک نہ دیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی "غلط فہمی" کو دور کرتے ہوئے فرمانے لگے اے عمر!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ. إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا. فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا. (1)

''حقیقت یہ ہے کہ آپ کے پیغام کا جواب دینے سے مجھے صرف اور صرف اِس بات نے روکا تھا کہ مجھے اِس بات کی خبر تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا ذِکر کیا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتا تھا، ہاں اگر آپ چھوڑ دیتے تو میں اِس رشتے کو قبول کر لیتا۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ حقیقت سنی تو اُن کی ساری ''غلط فہمی'' دور ہو گئی اور رشتوں کے معاملات میں ہونا بھی ایسا ہی چاہیے، یہ بہت حساس معاملات ہوتے ہیں، لوگ اِس کو بہت جلد غیرت کا مسئلہ بنا دیتے ہیں، لہٰذا اِس سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ''غلط فہمی'' سے بچیں، آخر حد تک دوسرے کے متعلق اچھی توجیہ کر کے اپنے دِل کو پاک صاف رکھیں اور دوسرے کو بھی چاہیے کہ جس وجہ سے ''غلط فہمی'' ہو سکتی ہے اور نفرتوں کا دروازہ کھل سکتا ہے اُس کو بند کیا جائے اور اچھے طریقے سے ''غلط فہمی'' کا ازالہ کر دیا جائے۔

اور یہی قرآن کی پکار ہے:

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ

---

(1) صحیح البخاری، 4005

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ (1)

''اِن میں سے زیادہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں، بلاشبہ گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو وہ کر رہے ہیں خوب جانتا ہے۔''

سلام کا جواب نہ ملنے پر وہ ناراض ہو گئے:

اِنسان کو کبھی بھی اپنے دِل و دماغ پر آنے والے خیال کو حتمی شکل دے کر کسی کے خلاف ذہن نہیں بنانا چاہیے، ہمارے ماحول میں درجنوں واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں نفرتوں کی وجہ صرف اور صرف ''غلط فہمی'' ہوتی ہیں، کہ ظاہری حالت دیکھ کر اپنا مائنڈ بنالیا اور پھر آہستہ آہستہ دِل میں نفرتوں کو جگہ ملنا شروع ہو گئی۔

ایک معروف واقعہ ہے جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم پر رسول اللہ ﷺ کی جدائی کا بہت زیادہ غم چھایا ہوا تھا اور اُن کو دُنیا کے کسی کام کی کوئی ہوش نہ تھی اِسی دوران حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ کو سلام کیا لیکن اُنہوں نے سلام کا جواب نہ دیا جس کی وجہ سے حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کو بہت زیادہ تکلیف ہوئی اور وہ کچھ ناراض بھی ہوئے اور اِس سارے واقعہ کا ذِکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی کر دیا چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے معاملے کی تحقیق کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وجہ پوچھی تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے غم کی شدت کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سلام کا پتہ ہی نہیں چلا، کون گزرا اور کس نے کب سلام کیا کوئی خبر

---

(1) سورہ یونس:36

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں، چنانچہ جب ''غلط فہمی'' کا ازالہ ہوا تو دِل میں آنے والی نفرت پہلے سے زیادہ محبت میں بدل گئی۔ (۱)

بچے کا پیشاب کیا نکلا؟:

''غلط فہمی'' ایک ایسی خطرناک بُرائی ہے کہ یہ خوفِ خدا میں بہنے والے آنسوؤں کو بھی بچوں کا پیشاب بنا دیتی ہے، خدارا! کسی کے بارے میں حتمی رائے قائم کرتے ہوئے حد درجہ احتیاط سے کام لیا جائے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ حدیث کے بہت بڑے امام تھے، جس قدر آپ حدیث کے امام تھے اُس سے بڑھ کر ایک باعمل شخصیت بھی تھے راتوں کو اُٹھتے قرآن پڑھتے اور سجدوں میں سر رکھ کر بہت زیادہ رویا کرتے تھے، اِس قدر زیادہ روتے کہ اُن کا مصلّٰی آنسوؤں کے گرنے کی وجہ سے تر ہو جاتا تھا، ایک رشتے دار خاتون اُن کے ہاں آئی ایک ''غلط فہمی'' ہو گئی، کیوں ہوئی...؟ کیسے ہوئی...؟ آیئے! تفصیل جانتے ہیں:

دخلتْ امرأةٌ كانتْ لها صِلةٌ بِزَوجِ الأوزاعي، فنظرتْ فوجدتْ بَللًا في مَسجدِه، في موضعِ سجودِه، فقالتْ لها: ثَكِلتْكِ أمُّكِ، أراكِ غفلتِ عن بعضِ الصبيانِ حتى بالَ في مسجدِ الشيخ، فقالتْ لها: ويحكِ، هذا يصبحُ كل ليلةٍ من أثرِ دموعِ الشيخِ في سجودِه (۲)

------''امام اوزاعی رحمہ اللہ کی ایک رشتے دار گھر آئی اُس نے

(۱) مسند احمد:20، صحیح بشواھدہ

(۲) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم:218/1، البداية والنهاية:117/10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھا تو آپ کی مسجد میں سجدے والی جگہ پر تری دیکھی اور امام اوزاعی کی بیوی کو کہا تجھے تیری ماں گم پائے میں کیا دیکھتی ہوں کہ تو نے بعض بچوں کے متعلق غفلت برتی ہے حتی کہ اُن میں سے کسی نے شیخ کی جائے نماز پر پیشاب کر دیا ہے تو آپ رحمہ اللہ کی بیوی نے اُس کو کہا... تیرا بیڑا اوتر جائے ایسا تو ہر رات صبح کے وقت سجدے والی جگہ میں شیخ کی آنسوؤں کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔"

اِس سے آپ اندازہ لگا لیں کہ "غلط فہمی" کس قدر زیادہ خطرناک چیز ہے کہ جب اِنسان اپنی ذہنی سطح سے اُٹھ کر نہیں سوچتا تو وہ کیسی کیسی گھٹیا سوچ قائم کر لیتا ہے۔

قرآن بھی اپنے ذہنی اختراع، گمان اور اٹکل پچو کی مذمت میں کھل کر کہتا ہے:

إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾ ①

"وہ تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف قیاس آرائیاں ہی کیا کرتے ہیں۔"

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ ②

"اِن میں سے زیادہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں، بلاشبہ گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو وہ کر رہے ہیں خوب جانتا ہے۔"

---

① سورۃ الانعام: 116

② سورہ یونس: 36

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ہی ہمارا چور ہے:

ایک علاقے میں امام صاحب کی دیانت، امانت اور علمی قابلیت کا بہت زیادہ شہرہ تھا، تمام اہلِ علاقہ اُن کے ساتھ بہت زیادہ محبت کرتے تھے اور اپنے گھروں میں اُن کی دعوت کرتے تھے اور بالخصوص دعوت کا سلسلہ رمضان المبارک میں بہت زیادہ بڑھ جاتا تھا، واقعہ مختصر کہ وہ ایک دفعہ ایک دعوت پر گئے وہاں کھانا کھایا اور واپس تشریف لے آئے، جس کمرے میں اُنہوں نے کھانا کھایا تھا وہاں پر کچھ نقدی پڑی ہوئی تھی امام صاحب کے جانے کے بعد وہ نقدی وہاں سے غائب ہوگئی، لمبی سوچ بچار اور تحقیق کے بعد گھر والے اِس ''غلط فہمی'' کا شکار ہوگئے کہ ہمارے پیسے امام صاحب نے اٹھائے ہیں، گھر کا سربراہ امام صاحب سے تحقیق کرنے کی بجائے اپنی ''غلط فہمی'' پر سو فیصد ایمان لے آیا اور دِل ہی دِل میں امام صاحب سے نفرت کرنا شروع کر دی اور آہستہ آہستہ ملاقات بھی ترک کر دی اور یہ معاملہ پورا سال اِسی طرح چلتا رہا، اگلے سال پھر جب ماہِ رمضان آیا اور دعوتوں کا سلسلہ عروج پر پہنچا تو چاہتے نہ چاہتے اِنہوں نے پھر امام صاحب کو اپنے گھر کھانے پر بلا لیا اور اِسی دوران امام صاحب سے بہانے سے پوچھا کہ جب آپ پچھلی دفعہ تشریف لائے تھے تو کیا آپ نے یہاں پر کچھ نقدی دیکھی تھی، گھر والوں کے منہ سے یہ جملہ نکلنے کی دیر تھی کہ امام صاحب نے رونا شروع کر دیا اور آہ کہتے ہوئے اللہ اکبر کہا اور آنسوؤں بہاتے رہے، گھر والوں نے کہا امام صاحب کوئی بات نہیں اگر ضرورت کے پیشِ نظر آپ سے کوئی کوتاہی ہو بھی گئی ہے تو ہم آپ کو یقین دلاتے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ آپ ہماری طرف سے آج کے بعد کوئی ایسی ویسی بات نہیں سنیں گے، امام صاحب فرمانے لگے میں اِس وجہ سے نہیں رو رہا کہ پیسے اٹھانے والی غلطی مجھ سے ہوئی ہے بلکہ میں تو اِس وجہ سے رو رہا ہو کہ آپ لوگوں نے سارا سال کمرے میں پڑے ہوئے قرآن کے اِس نسخے کو ہاتھ تک نہیں لگایا کیونکہ جب میں کمرے میں داخل ہوا تھا تو میں نے محسوس کیا ہوا کی وجہ سے کہیں کرنسی کے نوٹ بکھر نہ جائیں تو میں نے اُن کو اٹھا کر قرآن شریف کے پہلے صفحے میں ہی رکھ دیا تھا، لیکن بعد میں آپ کو بتلانا یاد نہ رہا لیکن افسوس! آپ نے سارا سال قرآن شریف کو ہاتھ تک بھی نہیں لگایا اور مجھ سے پوچھنا بھی گوارا نہیں کیا اور آپ لوگ میرے متعلق ''غلط فہمی'' کا شکار ہو کر دِل ہی دِل میں مجھ سے نفرت کرنے لگے۔

قاری صاحب تو شراب پیتے ہیں:

چند دِن پہلے کی بات ہے کہ ایک گھر کی نوکرانی نے کام کاج کرنا چھوڑ دیا اور جس شخص نے اُسے کام کاج کرنے کے لیے بھیجا تھا اُس نے اُن کو شکایت لگائی کہ جس گھر میں آپ نے مجھے بھیجا ہے وہاں کے جو قاری صاحب ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں، اُس نے پوچھا ایسی کون سی بات ہے جو وہ ٹھیک نہیں ہیں وہ کہنے لگی کسی سے بات نہ کرنا میں آپ کو بتا دیتی ہوں وہ قاری صاحب چھپ کر شراب پیتے ہیں، یہ بات سُن کر وہ آدمی بہت زیادہ پریشان ہوا اور دِل ہی دِل میں قاری صاحب کے بارے میں نفرت پیدا کرنے لگا، لیکن چونکہ قاری صاحب کا عمل میں ایک نام تھا جس کی وجہ سے اُسے سو فیصد یقین نہیں آ رہا تھا بالآخر اُس نے قاری صاحب سے پردے میں بات کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کہا کہ ملازمہ نے آپ کے متعلق یہ خبر دی ہے اگر کوئی ایسی ویسی بات ہے بھی تو آپ اِس معاملے سے توبہ کریں اور اِس نامناسب کام کو چھوڑ دیں ورنہ جس طرح یہ ملازمہ بدظن ہوئی ہے اور اُس نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے کل کو کسی اور کو بھی خبر ہوگی اور آپ آہستہ آہستہ بے عزت ہوجائیں گے، قاری صاحب نے جب یہ باتیں سُنی وہ بہت زیادہ حیران ہوئے اور پاؤں تلے سے زمین نکل گئی کہ اِس قدر خطرناک الزام مجھ پر کیسے لگ گیا اور آخر یہ سخت ''غلط فہمی'' ہوئی بھی ہے تو اِس کی وجہ کیا ہے...؟ بات چلتی رہی اور ملازمہ نے کہا میں شراب کی بوتل بھی دکھلاتی ہوں، قاری صاحب جہاں چھپا کر بوتل رکھتے ہیں مجھے اِس جگہ کا علم ہے چنانچہ وہ ملازمہ گھر آئی اور اُس نے آکر بیڈ کے نیچے، ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی بوتل سب کے سامنے کردی اور جب لوگوں نے اور گھر والوں نے وہ بوتل غور سے دیکھی تو وہ ''ساسو'' کمپنی کے زیتون کی بوتل تھی، آپ نے بھی دیکھی ہوگی، وہ سبز رنگ کی بوتل ہوتی ہیں اور اُس پر گولڈن سا سٹیکر بھی ہوتا ہے، بوتل دیکھتے ہی سب کی ''غلط فہمی'' دور ہوگئی اور حضرت قاری صاحب بھی ایک بہت بڑے الزام سے بچ گئے اور ملازمہ بھی شرمندہ ہوکر معافی مانگنے لگی۔

اِس واقعہ سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ''غلط فہمی'' کیسے زیتون کے تیل کو شراب بنا دیتی ہے اور ایک شریف اور نیک انسان کی عزت خطرے میں چلی جاتی ہے۔

یہی قرآن کہتا ہے:

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ [1]

''اِن میں سے زیادہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں، بلاشبہ گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو وہ کر رہے ہیں خوب جانتا ہے۔''

آج کے خطبے سے آپ اچھی طرح جان چکے ہیں کہ ''غلط فہمی'' نفرتوں کا ایک بہت بڑا خطرناک دروازہ ہے اِس کو بند کریں اور نہایت وقار سے معاملے کی تحقیق کریں اور پھر اُس کے بعد کسی کے متعلق کوئی حتمی رائے قائم کریں، بصورتِ دیگر آپ اپنے دونوں جہان برباد کر لیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو پاک صاف سوچ اور ذہنیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

---

[1] سورہ یونس:36

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عید آئی

ہے کہ لڑائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ①

''آخرت کا گھر ہم اُن لوگوں کے لیے بنا دیتے ہیں کہ جو زمین میں نہ اونچا ہونے کا اور نہ فساد پھیلانے کا اِرادہ کرتے ہیں اور اچھا انجام گناہوں سے بچ کر نیکیاں کرنے والوں کے لیے ہے۔''

تمہیدی گزارشات:

اس مضمون میں آپ کے سامنے نہ فضائل رکھنے ہیں نہ ہی کوئی خاص موضوع آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا اِرادہ ہے،صرف چند دِل خراش باتیں اور

---

① سورۃ القصص:83

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حقائق ہے جن کو آپ کے سامنے اِس جذبے سے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ حضرات اِن تکلیف دہ چیزوں پر خود بھی غور کریں گے اور معاشرے کو بھی اِس تکلیف دِہ بوجھ سے نکالنے کی کوشش کریں گے۔

جیسے جیسے عید کے دِن قریب آ رہے ہیں ویسے ویسے غریب لوگوں کی اور درمیانے طبقے کے لوگوں کی سوچ بچار اور پریشانی بڑھتی جا رہی ہے، میں نے غریب اور درمیانے طبقے کا نام اِس لیے لیا ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے پیسے روپیہ سے نوازا ہے اور جو خوشحال اور مال دار ہے اُن کو اِن چیزوں کی کوئی فکر نہیں کیونکہ اُنہوں نے صرف آنکھ سے اِشارہ کرنا ہے اور ہر چیز ہر جگہ تک پہنچ جاتی ہے۔

مسئلہ اور پریشانی غریب اور درمیانے طبقے کے لیے کہ جن کے وسائل نہ ہونے کے برابر ہے وہ پریشان اِس لیے ہو رہے ہیں کہ شادی شدہ بچیوں کو عید دینا، بہنوں کو عید دینا اور گھر والوں کے مطالبات پورے کرنا اور اُن کو عید دینا اُن کے لیے بہت بڑا عذاب بن چکا ہے، کیونکہ اُن کے پاس اتنے وسائل ہی نہیں کہ ہر ایک کو عید کے موقع پر عیدی دے کر خوش کیا جا سکے، آج میں آپ کے سامنے نقدی کی صورت میں، یا کپڑوں کی صورت میں یا اِس کے علاوہ خورد ونوش کی اشیا کی صورت میں عیدی دینے کی شرعی حیثیت واضح کرنا چاہتا ہوں تا کہ تمام مسلمانوں پر یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ مروجہ عیدی دینے کا جو فرض ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے اس کا سرے سے دین میں وجود ہی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو آج کی باتوں پر کشادہ دِلی سے غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیدی کی شرعی حیثیت:

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم نے اِس موضوع پر بہت سی کتابوں کو دیکھا اور پڑھا ہے، ہمیں عید الفطر کے اور عید الاضحیٰ کے تمام احکامات اور مسائل تو نظر آئے ہیں لیکن کہیں مروجہ عیدی کے متعلق ایک حرف بھی نظر نہیں آیا، قرآن مجید کی کسی آیت میں آپ کو یہ بات نہیں ملے گی کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی حکم اِرشاد فرمایا ہو یا کوئی ترغیب دی ہو کہ عید کے دِنوں میں نقدی یا دیگر اشیا کی صورت میں اپنے پیاروں کو عیدی دیا کرو، ورنہ تمہاری عید قبول نہیں کی جائے گی۔

اِسی طرح رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں کئی مرتبہ عید کا دِن آیا لیکن آپ نے کبھی بھی اپنی کسی بیوی کو، بیٹی کو یا اپنے کسی نواسے کو کسی قسم کی کوئی عید نہیں دی، نہ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی شدہ بیٹی سیدہ عائشہ کے لیے کوئی عید کا سوٹ بھیجا ہے اور نہ ہی اِس طرح کا کوئی عید گفٹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کو عید کے موقع پر دیا ہے حتیٰ کہ آپ حیران ہوں گے کہ سیرت کے بعد تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگیاں پڑھ کر دیکھ لیں اُن کے ہاں درجنوں دفعہ عید کے دِن آئے لیکن وہ مروجہ انداز سے عید کے تحائف کا ایک دوسرے سے تبادلہ نہیں کیا کرتے تھے۔

اِس حقیقت سے یہ بات تو واضح ہوگئی کہ شرعی طور پر عیدی دینا فرض ہے نہ واجب ہے اور نہ ہی مسنون اور مستحب ہے۔

عیدی کا جواز:

زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دِل کی خوشی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باآسانی اپنے کسی پیارے کو عید کے موقع پر کوئی چیز بطورِ تحفہ دیتا ہے تو وہ ''ہدیہ'' کے طور پر جائز ہے، دینا بھی جائز ہے اور لینا بھی جائز ہے لیکن اِس کے لیے بنیادی بات یہ ہے کہ دینے والا اپنے مرضی سے دے، دِل کی خوشی سے دے اور جو بھی دے وہ باآسانی دے اور لینے والا بھی بغیر سوال، تحقیر اور تبصرے کے اُس چیز کو دِل کی خوشی سے قبول کرلے، اِس حد تک تو جواز کی گنجائش شاید کہ نکل آتی ہو لیکن جس انداز میں یہ عیدی مسلط کردی گئی ہے یہ سراسر بوجھ اور ظلم ہے۔

عیدی یا ظلم فیصلہ آپ کریں:

اب ایک شخص نے چار بچیوں کی شادی کی ہے، اُس کے اپنے چولہے میں آگ جلتی نہیں لیکن اُس بچارے کو یہ فکر بہت زیادہ ہے کہ میں نے اپنی بچیوں کو عید ضرور بھیجنی ہے ورنہ وہ میری بچیوں کو طعنے دے دے کر ماردیں گے، پھر غریب یا درمیانے طبقے کا آدمی اپنی طاقت کے مطابق جو عید بھیجتا ہے اُس پر تبصرے کیے جاتے ہیں، اُس کی تحقیر کی جاتی ہے ایسے ایسے طنزیہ جملے بولے جاتے ہیں کہ غریب آدمی کی خوشیاں خاک میں مل جاتی ہیں۔

اور آپ حیران ہوں گے ہمارے سامنے کئی کیس ایسے بھی آچکے ہیں کہ لڑکے والوں نے صرف اور صرف اِس لیے منگنی توڑ دی کہ منگنی کے بعد پہلی عید آئی تھی اور لڑکی والے ہماری سوچ کے مطابق عیدی نہیں دے کر گئے، لہٰذا ہم نے اِن کے ساتھ رشتے داری نہیں کرنی ہے اور اِسی طرح کئی لڑکی والوں نے بھی صرف اور صرف اِس لیے رشتہ دینے سے انکار کردیا کہ بچی کو صحیح عیدی نہیں دی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے بندو! عیدی ایک پیار کا نام ہے جو شخص اپنی طاقت کے مطابق جو کچھ بھی دے اُس کی دِل کی خوشی سے قبول کر لے کیا آپ نے بائیس، پچیس روزے اِس لیے رکھے ہے کہ دوسروں کا مذاق اڑایا جائے، دوسروں کی تحقیر کی جائے، طعن و تشنیع کے تیر چلائے جائے اور حد درجہ ناشکری اور بے صبری کی جائے....؟

یہ کہاں کا اسلام ہے کہ لڑکی والے اپنی بچی کا رشتہ بھی دیں، جہیز بھی دیں اور ہر سال عیدی بھی دیں....؟

ہم سب کو اپنے رویوں پر غور کرنا چاہیے اور ایک ایسی چیز کہ جس کا دین میں سرے سے تصور ہی کوئی نہیں ہے اُس کو فرض یا واجب کی طرح اپنے اوپر مسلط کر لینا اور دوسروں پر مسلط کر دینا اور اُس کی بنیاد پر نفرتوں کی دیواریں کھڑی کر دینا، بلاشبہ بہت بڑی جہالت اور بہت بڑے ظلم کی بات ہے، اِس حوالے سے اور آنے والے عید کے موقع کے حوالے سے میں آپ کے سامنے دو طرح کی گزارشات کرنا چاہتا ہوں ایک کا تعلق گھر کے ساتھ ہے اور دوسری بات کا تعلق گھر سے باہر غریب طبقے کے ساتھ ہے، اِن دو چیزوں کا لحاظ رکھ کر اپنی عید کی خوشیاں دوبالا کریں، خود اور اُمت کو ہر قسم کی جہالت کے بوجھ سے باہر نکالیں۔

آخرت کا گھر اور اللہ کی جنت بھی اُنہی خوش نصیبوں کو ملے گی جو اللہ کی زمین پر نہ اتراتے تھے اور نہ ہی فساد اور خرابی کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾ (1)

”آخرت کا گھر ہم اُن لوگوں کے لیے بنا دیتے ہیں کہ جو زمین میں نہ اونچا ہونے کا اور نہ فساد پھیلانے کا اِرادہ کرتے ہیں اور اچھا انجام گناہوں سے بچ کر نیکیاں کرنے والوں کے لیے ہے۔“

اِس آیت میں جنت کا گھر پانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تین باتوں کا تذکرہ کیا ہے کہ جنت کا گھر تو صرف اُسی کو ملے گا جو دُنیا میں اتراتا نہیں تھا نہ وہ دُنیا میں خرابی کرتا تھا بلکہ وہ اللہ سے ڈر کر تقویٰ والی زندگی بسر کرتا تھا۔

اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عید کے موقعہ پر بھی ہم کو اِس آیت کے مطابق نہ تو اللہ کی دی ہوئی نعمتوں پر اترانا چاہیے، نہ ہی گھروں میں خرابی اور فساد برپا کرنا چاہیے بلکہ اللہ سے ڈرتے ہوئے مل جل کر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے چاہییں۔

آج کا خطبہ دو حصوں پر مشتمل ہوگا ایک کا تعلق گھر والوں کے ساتھ دوسرے کا تعلق غریب طبقے کے ساتھ ہے۔

❶ اہلِ خانہ کے متعلق تین باتیں:

عید کے موقعہ پر گھر کا ہر فرد کم از کم تین چیزوں کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھے تو عید کی ساری خوشیاں دوبالا ہوسکتی ہیں اور اگر اِن تین باتوں کو فراموش کر دیا جائے تو عید بھی ایک وعید اور تکلیف بن جاتی ہے، آیئے! مل کر اِن تین باتوں پر غور کریں۔

---

(1) سورۃ القصص:83

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

① ہر سربراہ کان کھول کر سُن لیں:

گھر کا جو بھی سربراہ ہے، باپ، خاوند، بھائی یا بیٹا اُن کو مندرجہ ذیل حدیث اچھی طرح سن کر سمجھ لینی چاہیے کہ گھر والوں پر کشادہ دِلی سے خرچ کرنا اور اُن کی جائز ضروریات کو پورا کرنا بہت بڑی نیکی ہے بلکہ امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَفْضَلُهَا الدِّينَارُ الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ [1]

''ایک دینار کو تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار کو تو نے غلام آزاد کرنے میں خرچ کیا، ایک دینار تو نے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا اور ایک دینار کو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا، اِن تمام دیناروں میں سے سب سے افضل اور اجر کے لحاظ سے اور سب سے بڑا دینار وہ ہے جس کو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا تھا۔'' اللہ اکبر

ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ ''أَعْظَمُهَا أَجْرًا.'' ''سب سے زیادہ ثواب اُس دینار کا ملے گا جو آپ نے گھر والوں پر خرچ کیا۔

اِس روایت کی روشنی میں گھر کے ہر سربراہ کو دِل کی خوشی سے اپنے والدین، بہن بھائی اور بچوں پر خرچ کرنا چاہیے کیونکہ اِن پر خرچ کرنا بہت بڑے اجر وثواب کا کام ہے، لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ ہمارے اکثر مسلمان اِس حدیث پر غور

---

[1] مسند احمد: 10174، الصحیح لمسلم: 995، إسنادہ حسن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے اور وہ وسائل ہونے کے باوجود اپنے گھر والوں کو ترساتے رہتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھروں میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں جبکہ اگر اللہ نے دیا ہو تو اُس کے دیئے ہوئے مال کے آثار بندے پر نظر آنے چاہیے اِس سے بھی اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں ایک حدیث شریف میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ (1)

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ اِس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اُس کے بندے پر اُس کی نعمتوں کے اثرات دیکھے جائے۔"

اگر اللہ نے دیا ہو تو حلال و حرام کے فرق کو سامنے رکھ کر اچھا کھانا اور اچھا پہننا چاہیے بلکہ مسند احمد میں ہے حضرت ابو رجاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ

خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ لَمْ نَرَهُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا بَعْدَهُ. فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً. فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى خَلْقِهِ" (2)

"ہمارے پاس عمران بن حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے... خالص ریشم کی دھاری دار ایسی چادر پہن رکھی تھی کہ جو ہم نے اُن کو اُس سے پہلے اور اُس کے بعد کبھی پہنے ہوئے نہیں دیکھی تو اُنہوں نے کہا بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جس پر اللہ تعالیٰ اپنی خاص نعمت کرے تو پھر بلاشبہ اللہ

---

(1) جامع الترمذی:2819

(2) مسند احمد:19934

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ اِس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اُس کی مخلوق پر اُس کی نعمتوں کے اثرات کو دیکھا جائے۔''

اِن تینوں روایات سے گھر کے سربراہ کو یہ بتلانا مقصود ہے کہ گھر والوں پر خرچ کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو تو مسلمان کا اچھا کھانا پینا اور پہننا اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

② **اللہ کے لیے بوجھ نہ بنو:**

گھر والوں کو اپنے سربراہ پر بوجھ نہیں بننا چاہیے بلکہ آسانی سے جو میسر آئے وہ کھالیں اور بسم اللہ پڑھ کر پی لیں اور پہن لیں، عید والے دِن کئی قسم کے کھانے کھانا یا نیا لباس پہننا کوئی فرض نہیں ہے۔

بیوی بچوں کو چاہیے کہ وہ کبھی دوسروں کے ساتھ مقابلہ بازی نہ کریں کہ بھابھی کے بچوں نے فلاں کپڑے پہنے ہیں ہم نے بھی وہی پہننے ہیں یا اُنہوں نے فلاں جگہ سے جوتی لی ہے ہم نے بھی وہی سے جوتی لینی ہے، اِس طرح کی مقابلہ بازی کی وجہ سے اللہ کی رحمت روٹھ جاتی ہے اور پھر عید نہیں آتی بلکہ لڑائی آتی ہے۔

اور اِسی طرح اگر باپ یا خاوند کے پاس گنجائش نہیں ہے تو چند ماہ پہلے جو کپڑے بنائے تھے عید والے دِن دھو کر وہی پہن لیں، اصل عید دِل کی خوشی اور نیکی کا نام ہے، زرق برق اور شوق لباس پہننے سے عید کی رونقیں دوبالا نہیں ہوتی بلکہ اپنے حالات میں رہ کر پیار محبت کرنے سے عید کی خوشیاں دوبالا ہوتی ہیں، ہمارے سامنے کئی کیس ایسے آئے ہیں کہ گھر میں صرف ایسی وجہ سے لڑائی ہے کہ خاوند کہتا ہے کہ آپ نے چند دِن قبل جو سوٹ سلوائے تھے وہی پہن لو لیکن بیوی اور بچے اِس بات پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راضی نہیں اور اِسی وجہ سے گھر اکھاڑا بنا ہوا ہے، ہر ایک کا موڈ ہے اور کوئی کسی کو خوشی سے نہیں بلاتا۔

اللہ کے بندو! اپنے باپ کو اُس کے غریب ہونے کا احساس نہ دلایا کرو اور نہ ہی خاوند کو اُس کے غریب ہونے کا احساس دلایا کرو ہم تو سمجھتے ہیں کہ کیا وہ بھی بچے ہیں یا اپنے والد کو غریب ہونے کا احساس دلائے اور اُس کا بوجھ ڈالے... خدارا! صبر کرلیں اپنے خاوند یا اپنے باپ کو بے بس اور غریب ہونے کا احساس نہ دلائے یہ احساس بڑا تکلیف دے اور بہت بڑا بوجھ ہوتا ہے۔

③ جذبات کی قدر کرو:

تیسری اور اہم ترین بات یہ ہے کہ ایک حد تک اپنی رائے دے دیں کہ مجھے فلاں رنگ یا فلاں چیز پسند ہے اور سو فیصد وہی چیز آجائے تو اللہ تعالیٰ کا ہزار بار شکر کریں اور اگر کسی وجہ سے سو فیصد چیز نہ آئے تو پھر چیز لانے والے کی قدر کریں، صرف اپنی پسند نہ آنے کی وجہ سے ناراض نہ ہوں۔

یاد رکھیں! جذبات کی قدر کرنا سیکھو، کپڑے یا جوتے کی کوالٹی اور اُس کا برانڈ (Brand) نہ دیکھو، بلکہ دینے والے کے رتبے اور مقام کو دیکھو کیونکہ اصل عید اور اصل تحفہ تو جذبات کا ہوتا ہے، مقام کا ہوتا ہے جو چیز آپ کو بظاہر پیش کی گئی ہے وہ تو صرف ''بطورِ علامت ہے''۔

کئی گھروں میں اِس وجہ سے بھی لڑائیاں ہوتی ہیں کہ لائی گئی عیدی اور کپڑے جوتے بیوی بچوں کے ناک پر نہیں چڑھتے ہیں اور وہ اِسی وجہ سے ہر وقت کُڑھتے رہتے ہیں جبکہ ایسا کرنا ناشکری بھی ہے اور بے صبری بھی ہے اور ہم نے دیکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ کئی گھروں میں جیسے جیسے عید قریب آرہی ہوتی ہے ویسے ویسے ناشکری اور بے صبری کا سیلاب بھی گھروں میں آپہنچتا ہے جبکہ ایک آخرت پسند سچا مسلمان ایسا نہیں ہوتا۔

اگر افرادِ خانہ، اہل خانہ اور گھر والے اِن تین چیزوں کا لحاظ رکھ لیں تو عید کا ہر لمحہ ہزاروں خوشیوں سے دوبالا ہوسکتا ہے... ورنہ جو حالات ہیں وہ آپ سب کے سامنے ہے اللہ کی زمین پر اترانے والے اور گھروں میں فساد اور خرابی کرنے والے اور ایک دوسرے کے جائز حقوق کو پامال کرنے والے مت سمجھیں کہ اُن کو آخرت میں اچھا گھر نصیب ہوگا کیونکہ آخرت کا اچھا گھر اُنہیں کے لیے ہے جو دُنیا کی زندگی میں عاجزی کے ساتھ رہتے تھے، صلح وصفائی اور اِصلاح کے ساتھ وقت گزارتے تھے اور اللہ سے ڈر کر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا پاک اِرشاد ہے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۝۸۳ [1]

"آخرت کا گھر ہم اُن لوگوں کے لیے بنا دیتے ہیں کہ جو زمین میں نہ اونچا ہونے کا اور نہ فساد پھیلانے کا اِرادہ کرتے ہیں اور اچھا انجام گناہوں سے بچ کر نیکیاں کرنے والوں کے لیے ہے۔"

❷ باہر نکلتے ہوئے تین باتوں کا خیال رکھیں:

جس طرح اَفرادِ خانہ اور اہل خانہ بیان کی گئی تین باتوں کا خیال رکھ کر اپنے

[1] سورۃ القصص: 83

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھروں کی خوشیوں کو دوبالا کر سکتے ہیں اُسی طرح باہر نکلتے ہوئے اگر تین باتوں کا لحاظ رکھ لیا جائے تو پورا ماحول اور معاشرے کی فضا ہی خوشیوں سے معطر ہو جائے گی۔

① شہرت اور غرور کا لباس نہ پہنیں:

خوبصورت لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے ہمارے دین میں لباسِ جمال کی اجازت ہے لیکن لباسِ شہرت اور لباسِ تکبر کی اجازت نہیں ہے کہ آپ اِس نیت سے شوخ ترین کپڑے پہنیں کہ لوگ دیکھ کر تعجب میں مبتلا ہو جائیں، بلکہ چند دِن پہلے کی بات ہے کہ ایک بیٹا اپنے باپ کو کہہ رہا تھا کہ اِس دفعہ مجھے ایسا کرتا لے کر دے کہ ایک دفعہ پورے ٹاؤن کو پتہ چل جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ کے بندو! اِس طرح کی قارونی سوچ سے باہر نکلیں، خوبصورت، اچھا اور مہنگا لباس پہنے مگر آپ کے انداز میں اور آپ کی چال ڈھال میں سنجیدگی اور عاجزی ہونی چاہیے، بلاوجہ لوگوں کو دکھلانے کے لیے مہنگی کمپنی کے شوز پہننا یا قیمتی برانڈ پہننا کوئی کمال نہیں بلکہ یہ چیزیں اسراف میں آجاتی ہیں، ایک روایت میں آتا ہے وہ روایت بعض ماہرینِ فن کے ہاں قبول درجے کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرماتے ہیں کہ

مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ. دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا [1]

"جس نے قدرت کے باوجود اللہ کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے (شہرت

---

[1] سنن الترمذی: 2481، إسناده حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا) لباس پہننا چھوڑ دیا ہو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پوری مخلوق کے سامنے بلائیں گے حتی کہ اُس کو اختیار دے دیا جائے گا کہ وہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو جوڑا پہننا چاہتا ہے پہن لے۔"

بالخصوص عورتوں میں یہ فتنہ بہت زیادہ بڑھتا جا رہا ہے کہ وہ صرف اور صرف خاندان میں اور سہیلیوں میں نام اونچا رکھنے کے لیے شہرت کا لباس پہنتی ہے اور حد درجہ اسراف کرتی ہیں، بلکہ میں چند دِن پہلے اخبار میں ایک عورت کا انٹرویو پڑھ رہا تھا تو اُس نے بڑے فخر سے بتایا کہ میں نے جو لاکٹ پہنا ہوا ہے وہ لاکھوں میں ہے اور اِسی طرح گھڑی بھی لاکھوں میں ہے اور اِسی طرح جو تین چار انگوٹھیاں پہنی ہوئی ہیں وہ بھی لاکھوں کی ہے ....

یاد رکھنا! اِس وقت غریب کی بیٹی کو ایک چادر کی سہولت نہیں ہے اور آپ نے جو ہزاروں کا ڈریس پہنا ہوا ہے بلاشبہ قیامت والے دِن آپ سے اِس کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔

② غریب کو دیکھ کر خوشی سے دُعا دیں:

گھر سے نکلتے ہوئے دوسری اہم ترین بات کہ جس کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ آپ جس غریب شخص کو دیکھیں یا کسی ایسے شخص کو دیکھیں جو مالی اعتبار سے آپ سے کم درجہ کا ہے تو اُس کے لباس کو دیکھ کر، گھڑی کو دیکھ کر یا جوتے کو دیکھ کر اُسے دُعا دیں، اُس کی تعریف کریں، اُس کا حوصلہ بڑھائیں، اُس کے سامنے میٹھا بول بولیں تاکہ اُسے بھی خوشی ہو اور آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث ہے جس کو ماہرین فن میں سے امام البانی رحمہ اللہ اور مشہور محقق شیخ شعیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارنؤوط رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے، رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول! اللہ کے پیارے اور اللہ کے ہاں سب سے افضل لوگ کون ہے؟ اور تمام اعمال میں سے افضل ترین عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

وَأَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ (1) ①

"اور اعمال میں سے سب سے پیارا عمل اللہ کے ہاں وہ خوشی ہے جس کو تو مسلمان پر داخل کردے۔"

اللہ کے بندو! جس طرح نماز روزے کی سنتوں کا آپ بہت خیال رکھتے ہیں اور رکھنا چاہیے اِس کے ساتھ ساتھ غریب کے جذبات کا خیال رکھنا، اُس کے لیے دُعا کرنا اور اُس کو دیکھ کر خوش ہونا، اُس سے محبت کرنا اور اُس کی ضرورت کو پورا کرنا یہ بھی رسول اللہ ﷺ کی محبوب ترین سنت ہے، ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ آپ ضرورت مند کو صرفِ نظر نہیں کرتے تھے بلکہ اُس کی ضرورت کو پورے کرنے کے لیے حد درجہ کوشش کیا کرتے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو ترغیب دلاتے تھے کہ اِس شخص کی ضرورت کو پورا کرو، اِس کی سفارش کرو اللہ تمہیں بھی اجر دے گا، حدیث کے الفاظ ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ

---

① المعجم الاوسط: 6026، صحیح الجامع: 176، صحیح الترغیب: 955، سیر اعلام النبلاء: 124/14

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ. فَقَالَ : "اشْفَعُوا. فَلْتُؤْجَرُوا." [1]

''رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ کے پاس کوئی ضرورت مند آتا تو آپ ﷺ اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: تم سفارش کرو پس تمہیں ضرور اجر دیا جائے گا۔''

یعنی بالخصوص خوشی کے دِنوں میں اور عید کے دِنوں میں جب آپ گھر سے باہر نکلیں تو جس قدر ممکن ہو ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کریں اور نیک غریب آدمی کی تعریف کرتے ہوئے اُسے دُعا دیں۔

اور یاد رکھیں! آخرت کے روز جنت بھی اُنہیں خوش نصیبوں کو ملے گی جو دُنیا میں نہ اتراتے تھے اور نہ فساد کرتے تھے بلکہ اللہ سے ڈرتے ہوئے دوسروں کے حقوق کا خیال کرتے تھے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾ [2]

''آخرت کا گھر ہم اُن لوگوں کے لیے بنا دیتے ہیں کہ جو زمین میں نہ اونچا ہونے کا اور نہ فساد پھیلانے کا اِرادہ کرتے ہیں اور اچھا انجام گناہوں سے بچ کر نیکیاں کرنے والوں کے لیے ہے۔''

③ کسی کا مذاق نہ اڑائیں:

تیسری اور آخری بات یہ ہے کہ بالخصوص عید کے موقع پر جب آپ غریب

---

[1] الصحیح لمسلم: 2627

[2] سورۃ القصص: 83

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشتے داروں کے گھر جائیں یا آپ غریب دوستوں کو ملیں تو اُن کی پہنی ہوئی یا پکائی ہوئی کسی چیز کا مذاق نہ اڑائیں، طعن و تشنیع نہ کریں، طنز نہ کریں اور اپنے کسی انداز سے غریب آدمی کی خوشی کا قتل نہ کریں آپ نہیں جانتے اُس بیچارے نے کس طرح خون پسینے کی کمائی سے محنت کر کے اُس چیز کو حاصل کیا ہے، آپ کا طنز اور آپ کا مذاق اُس کے دِل پر تیشے اور کلہاڑے کی طرح لگتا ہے اور آپ نہیں جانتے کہ غریب لوگوں کے معاملات کیسے ہوتے ہیں آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والا واقع تو سنا ہوا ہے کہ ایک غریب عورت اپنی دو بچیوں کے ساتھ جب سوال کرتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچی تو اُنہوں نے اُس غریب عورت کو تین کھجوریں دیں، تو اُس عورت نے دو کھجوریں بچیوں کو دے کر جب تیسری کھجور کھانے کا اِرادہ کیا تو بچیوں نے ماں سے وہ بھی چھین لی... اللہ اکبر

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! جو مسلمان اِن بیٹیوں کی وجہ سے محنت مزدوری کرتا ہے اور اپنے آپ کو آزمائش میں ڈالتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص پر جہنم کو حرام کر کے جنت کو واجب کر دیتے ہیں۔

چند دِن پہلے کی بات ہے کہ ایک بزرگ بیان کر رہے تھے کہ میں نے خود چھوٹے چھوٹے بچوں کو سنا وہ سڑک کنارے سیب کی ریڑھیاں دیکھ کر اپنی ماں کو دیکھ رہے تھے اے ''امی جی سیب ای لے دو، کدی سیب ای نئیں کھادے'' ماں آگے سے جواب دیتی ہیں کہ ''پتر رات دی روٹی پک جائے تے بڑی گل اے، میں تینوں سیب کیتھوں لیں داں'' اللہ اکبر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پیارے مسلمان بھائیو! کسی غریب کی غربت اور بے بسی کا مذاق نہ اڑایا کرو، طنز نہ کیا کرو آپ نہیں جانتے کہ اِس طرح کی باتیں غریب لوگوں کی باتیں جان لیوا ثابت ہوتی ہیں۔

گھر سے باہر نکلتے ہوئے عاجزی سے نکلو، کوئی غریب ساتھی نظر آئے تو اُس کی تعریف کرو اور اُس کے کسی چیز کا مذاق نہ اڑاؤں ربّ کی پکڑ آتے دیر نہیں لگتی، اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے، بس ربّ کا شکر ادا کیا کرو، آپ کو تو نوافل نہیں چھوڑنے چاہییں، آپ فرضوں میں کوتاہی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۝ [1]

''آخرت کا گھر ہم اُن لوگوں کے لیے بنا دیتے ہیں کہ جو زمین میں نہ اونچا ہونے کا اور نہ فساد پھیلانے کا اِرادہ کرتے ہیں اور اچھا انجام گناہوں سے بچ کر نیکیاں کرنے والوں کے لیے ہے۔''

اگر ہو سکے تو عید کے موقعہ پر کسی ضرورت مند اور غریب کے گھر بالخصوص کھانے پینے کی کوئی چیز بھیجتے ہوئے اِس بات کا خیال کر لیا کریں کہ اُن کے گھر بچوں کی تعداد کیا ہے کیا ایسا نہ ہو کہ آپ کی بے توجہی اور آپ کا نخرانہ اُن کے گھر لڑائی کا باعث بن جائے۔

جو واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اِس طرح کے واقعات

[1] سورۃ القصص:83

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے دائیں بائیں روز ہوتے ہیں لیکن ہمارے علم میں نہیں ہوتے ہیں ایک دفعہ ایک شخص نے کسی غریب کے گھر دو ''لڈو'' بھیج دیئے اب اُس گھر میں بچوں کی تعداد زیادہ تھی جس کی وجہ سے بچے آپس میں لڑ پڑے اور ماں اُن کو دیکھ کر بے بس ہوگئی اور بالآخر وہ روتے ہوئے کہہ اٹھی کہ اِس سے بہتر تھا کہ تم ''لڈو'' دے کر ہی نہ جاتے۔

اللہ کے بندو! احساس بہت بڑی چیز ہے ایسے موقعوں پر غریب کی غربت کا اور اُس کے گھر کے حالات کا احساس کیا کریں اللہ تعالیٰ اِس عظیم احساس کا آپ کو دنیا اور آخرت میں عظیم بدلہ عطا فرمائیں گے۔

لیکن دکھ کی بات یہ ہے کہ جب انسان کے پاس چار پیسے آجاتے ہیں تو وہ کسی کی ضرورت کو ضرورت ہی نہیں سمجھتا جبکہ اللہ کے ہاں ایسا احساس نفل عبادت سے بھی ہزار درجہ بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ دِل خراش حقائق سمجھنے توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکثر لوگ حق قبول کیوں نہیں کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾ (1)

البتہ تحقیق ہم لائے تمہارے پاس حق اور لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے

تمہیدی گزارشات

آج کے خطبے میں ہم ایک اہم ترین سوال کا جواب آپ کی خدمت میں پیش کریں گے اور وہ سوال یہ ہے کہ (اکثر لوگ حق قبول کیوں نہیں کرتے؟)

عربی زبان میں حق ہر اس چیز اور بات کو کہتے ہیں جس کا واقع ہونا یقینی ہو اور جو چیز عقل کے قریب ترین ہو اور جو بات اخلاقی طور پر نہایت ضروری ہو اس کو حق کہتے ہیں اور ہمارے نزدیک حق سے مراد دین اسلام ہے کہ لوگ اللہ کی سچی توحید، رسول اللہ ﷺ کی مبارک سنت اور اصل اسلامی تعلیمات کو کیوں قبول نہیں کرتے ہیں؟ کیونکہ توحید وسنت اور اصل اسلامی تعلیمات ہی برحق ہیں اور پھر مزے کی بات یہ ہے کہ حق کو اپنانا، اختیار کرنا، قبول کرنا اور حق پر عمل کرنا نہایت آسان ہوتا ہے کیونکہ حق کسی پر تکلف چیز کا نام نہیں ہے بلکہ حق انتہا درجہ سادہ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود لوگوں کی اکثریت آخر اسے قبول کیوں نہیں کرتی ...؟ کبھی آپ نے اس تکلیف دہ حقیقت اور سوال پر غور کیا ہے ...؟ اگر غور کیا ہے تو آیئے آج مزید غور کرتے ہیں

---

(1) سورۃ الزخرف: 78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ آج ہم مل کر جس نتیجے پر پہنچیں گے وہ لوگوں کیلئے حق قبول کرنے کا بہت بڑا ذریعہ بنے گا۔

سرسری طور پر اگر غور کیا جائے تو حق قبول نہ کرنے کی ایک وجہ

① غربت:

کبھی کبھار انسان اس لئے بھی حق قبول نہیں کرتا کہ اس پر فقر وفاقہ اور غربت کا بوجھ مسلط ہوتا ہے۔ جب گمراہ لوگ اس کے ساتھ مالی معاونت کرتے ہیں تو وہ بیچارہ حق قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے حق بات کہہ دی یا حق بات کو قبول کر لیا تو میرے کھانے پینے کے معاملات اور میرا گزارہ تنگ ہو جائے گا اور آپ سروے کر کے دیکھ لیں اس وقت بڑے بڑے گمراہ اور بے دین لوگ ایسی جگہوں پر ہسپتال بناتے ہیں، سکول بناتے ہیں، رفاہی ادارے بناتے ہیں جہاں پر غریب لوگوں کی کثرت ہوتی ہے وہ ان کی غربت سے فائدہ اٹھا کر ان کو اپنے قریب کر لیتے ہیں اور اسی طرح وہ بیچارے ساری زندگی حق سے دور رہتے ہیں بلکہ کئی لوگ تو ایسے لوگوں سے متاثر ہو کر حق کو چھوڑ بھی دیتے ہیں یہی ایک وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ فقر سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے اور بالخصوص ایسے فقر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے جو انسان کو کفر اور حرام تک لے جائے۔

② تعصب:

اکثر انسان تعصب کی وجہ سے حق قبول نہیں کرتے وہ اپنی گمراہی میں اس قدر زیادہ ہٹ دھرم ہوتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے کی بات سننا گوارہ نہیں کرتے بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے چند دن قبل ایک شخص کو دیکھا جس نے سر پر پگڑی رکھی ہوئی تھی او گلے میں چادر ڈالی ہوئی تھی، گھنی داڑھی تھی میں اس شخص کو از خود اچھی طرح جانتا ہوں وہ ہمارے ملک میں سر عام شرک پھیلا رہا ہے اور شاید کہ اس کا کوئی نیک عمل ہی بدعت سے پاک ہو لیکن وہ اس کے باوجود اپنے سامعین کو کہ رہا تھا کہ میری بات توجہ سے سن لو آپ نے کبھی بھی کسی بدمذہب کا بیان نہیں سننا اگر آپ کسی دوسرے فرقے کے عالم کا کوئی بیان بھی سنتے ہیں تو آپ بہت زیادہ گنہگار ہو جاتے ہیں۔

آپ غور فرمائیں! جب تعصب اس حد تک ہو کہ ایک شرک و بدعت کا امام بڑی ڈھٹائی کے ساتھ ایسی باتیں کہے اور اپنے سامعین کو ایسا ہٹ دھرم بنانے کی کوشش کرے تو وہاں پر حق کیا کرے گا.... ؟ اہل حق کیا کریں گے...؟

تعصب حق کی راہ میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ضد، تعصب اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر حق کیلئے اپنا سینہ کشادہ رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

③ ماحول:

اکثر لوگ اس لئے بھی حق قبول نہیں کرتے کہ ان کے اردگرد کا ماحول ٹھیک نہیں ہوتا جب آپ کے دائیں بائیں، آگے پیچھے، باطل پرست، گمراہ اور بے عمل لوگوں کا جھرمٹ ہوگا تو آپ کس طرح حق قبول کریں گے ...؟ ہمارے پاس درجنوں مثالیں ہیں کہ حق قبول کرنا دور کی بات بڑے بڑے حق پرست نوجوانوں نے آوارہ ماحول کی وجہ سے حق کو چھوڑ دیا اور پرلے درجے کے بے دین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن گئے زندگی میں کوشش کریں کہ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی ایسے ماحول میں رکھیں جہاں ان کے قریب سچے توحید پرست اور سنت کے پیرو کار لوگ رہتے ہوں جب آپ رہائش کیلئے کسی ایسی جگہ کا انتخاب کرتے ہیں جہاں پر زیادہ گمراہ لوگ رہتے ہوں تو عین ممکن ہے کہ آپ کی نسل حق سے محروم ہو جائے۔

کبھی آپ نے غور کیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بیوی اور بچے کو اللہ کے گھر کے قریب کیوں چھوڑا تھا...؟ اسکی سب سے بڑی وجہ یہی تھی کہ انسان ماحول ،معاشرے، اور سوسائٹی سے بہت جلد رنگ پکڑتا ہے بڑے بڑے سمجھدار لوگ صرف اس لئے حق قبول نہیں کر سکے کہ ان کو ماحول ہی گمراہ لوگوں کا ملا مجھے ایک عالم کے بیٹے نے بتایا کہ میں بڑی مشکل گمراہی سے بچا ہوں میری ایک گمراہ سے دوستی ہوگئی تو میں نے کیا محسوس کیا کہ اس شخص کا اثر تو میرے عقائد پر بھی ہو چکا ہے، اخلاق تو جو بگڑنا تھا وہ تو بگڑ ہی چکا ہے مگر یہ شخص تو آہستہ آہستہ میرے دل سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت بھی نکال رہا ہے میں نے فوراً اس کی دوستی کو چھوڑا، اپنا ماحول بدلا اللہ تعالیٰ نے پھر میرے دل میں حق کی مزید محبت اور استقامت پیدا کر دی۔

④ محبت میں غلو:

اکثر گمراہ لوگ اس لئے بھی حق قبول نہیں کرتے کہ وہ محبت میں اللہ تعالیٰ کے بیان کیے ہوئے سب ضابطے اور پیمانے توڑ دیتے ہیں اور وہ اپنی بے لگام محبت کی وجہ سے اس قدر دور گمراہی میں جا گرتے ہیں کہ حق کی طرف ان کا لوٹ آنا مشکل نہیں ناممکن ہو جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وجہ کو ہم مثال سے واضح کرتے ہیں مسیحی حضرات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا مجازی بیٹا کیوں کہا....؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کیوں بنا دیا....؟ یہ سارا کچھ انہوں نے اپنی بے لگام محبت کی وجہ سے کیا اور اس وقت دنیا میں بلا مبالغہ کروڑوں میں ایسے لوگ ہیں جو تثلیث کا عقیدہ رکھتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی سچی توحید کا نام سننا بھی گوارہ نہیں کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی کے ساتھ اس محبت سے منع کر دیا جو محبت حد سے بڑھ جائے اور گمراہی کی کھائی میں دھکیل دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا میری محبت میں ایسے غلو نہ کرنا جس طرح نصاری نے حضرت عیسیٰؑ کی محبت میں غلو کیا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔[1]

مگر افسوس صد افسوس کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی آپ کی محبت میں غلو کا شکار ہو کر اور اولیاء کی محبت میں غلو کا شکار ہو کر بدترین شرک میں مبتلا ہو چکی ہے اور ان کی حالت یہ ہے کہ وہ اصل توحید و سنت اور وہ حق کہ جس حق کو اللہ نے نازل کیا اس کا نام سننا بھی پسند نہیں کرتے ہیں۔

⑤ لالچ:

کئی لوگ صرف اور صرف اس لئے حق قبول نہیں کرتے ہیں یا وہ حق کو چھوڑ دیتے ہیں کہ ان کو بدعقیدہ اور گمراہ لوگوں کی طرف سے لالچ دیا جاتا ہے اور وہ اس لالچ میں آ کر ساری زندگی اپنے آپ کو حق کے قریب نہیں آنے دیتے۔

---

[1] صحیح بخاری:3445

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ سب جانتے ہیں کہ ظالم اور گمراہ لوگوں کا یہ پرانا دھندہ ہے کہ لالچ دے کر حق سے دور رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور ان ظالموں نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہر قسم کا لالچ دینے کی کوشش کی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا سب کچھ جوتے کی نوک پر ٹھکرا دیا اور حق کا علم لیکر ایسی جرأت کے ساتھ کھڑے ہوئے کہ اللہ کا نازل کردہ حق پوری دنیا تک پہنچ گیا۔

اور اس وقت بہت زیادہ تکلیف دہ خبریں یہ ہیں کہ ختم نبوت کے ڈاکوؤں نے ہمارے بڑے بڑے نوجوانوں کو مال، ویزہ اور عورت کا لالچ دیکر ان کو حق کی دولت سے محروم کر دیا ہے اور بد بخت صرف اس لئے ختم نبوت کا عقیدہ قبول نہیں کرتے کہ ان کو لالچ ہی ایسا دیا گیا ہے کہ وہ حق کی بات سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔

⑥ خوف:

کئی بزدل لوگ اس لئے بھی حق قبول نہیں کرتے کہ ان کو خطرہ ہوتا ہے کہ اگر ہم نے حق قبول کر لیا تو ہم آزمائشوں والی زندگی نہیں گزار سکتے اور نہ ہی ہم قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر سکتے ہیں بس ایک خوف ہوتا ہے جو ساری زندگی ان کیلئے حق کی راہ میں رکاوٹ بنا رہتا ہے لیکن وہ کیا جانیں کہ فرعون کے دور میں جب جادوگروں نے حق قبول کیا تھا تو فرعون نے ان کو ڈرایا، دھمکایا اور حد درجہ خوف زدہ کیا لیکن فرعون اپنے اس حربے میں ناکام رہا اور ان حق قبول کرنے والے جادوگروں نے اپنے آپ کو درختوں پہ لٹکا کر کٹوانا تو برداشت کر لیا لیکن حق کو چھوڑنا گوارہ نہ کیا۔

ذاتی طور پر ہم ایسی درجنوں ٹیلیفونک کالیں سن چکے ہیں کہ کئی مرد و خواتین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات نے اس بات کا اعلانیہ اظہار کیا ہے کہ ہمیں توحید وسنت کے عقیدے کی سمجھ آ چکی ہے، ہم ختم نبوت کی سچائی کو دل سے جان چکے ہیں لیکن ہم کھل کر اس کا اعلان اس لئے نہیں کر سکتے کہ ہمیں اپنے گھر والوں کا ڈر ہے، برادری کا خوف ہے اگر ہم نے یہ قدم اٹھالیا ہمارا قوم قبیلہ تو ہمیں جان سے مار دیے گا۔

یہاں پر ایک دعا کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے کروانا چاہتا ہوں کہ دل سے اب بھی دعا کریں اور بعد میں دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایسے خوف زدہ بہن بھائیوں کیلئے آسانی فرمائے اور ان کو حق کا اعلان کرنے کے بعد قوم قبیلہ کے ظلم وستم سے بچا کر ان کیلئے کشادگی کی راہیں آسان کریں اور ان کو استقامت نصیب کرے۔ آمین

⑦ خواہشات کی پوجا:

اکثر لوگ محض اس لئے بھی حق قبول نہیں کرتے کہ وہ اپنے نفس اور اپنی خواہشات کے پجاری ہوتے ہیں ان کی شہوات اور بری خواہشات ان پر اس قدر حاوی ہوتی ہیں کہ ان کو حق قبول کرنا موت سے بھی زیادہ مشکل نظر آتا ہے۔ آپ نے بھی بے شمار ایسے لوگ دیکھے ہونگے کہ جن کو علم ہے زنا نہیں کرنا لیکن وہ پھر بھی زنا کرتے رہتے ہیں کیوں...؟ کہ علم کے باوجود وہ اپنی بری خواہشات اور شہوات کے ہاتھوں مجبور ہو جاتے ہیں اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ ①

① سورۃ الجاثیۃ: 23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کیا تو نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو معبود بنالیا ہے''

یاد رکھنا! جو شخص اپنے من کی مان کر چلتا ہے، اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اپنی بری شہوات کے پیچھے چلتا ہے ایسا شخص کبھی بھی حق کو قبول نہیں کر پاتا بلکہ ساری زندگی گمراہی کی وادیوں میں بھٹکتا رہتا ہے۔

⑧ خطیب کا رَف انداز:

یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کبھی کبھار حق کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ داعی کا سخت لب ولہجہ ہوتا ہے جب داعی کے انداز میں تکبر ہوگا وہ فریق مخالف کو گھٹیا الفاظ و انداز سے مخاطب کرے گا تو گمراہ شخص کبھی بھی حق کے قریب نہیں آئے گا بلکہ وہ ایسا بدک جائے گا کہ اس کو اہل حق سے بھی نفرت ہو جائے گی اور ایسا ہوتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے کہ مولانا صاحب خطاب کیا کرنے گئے انہوں نے وہاں کے ماحول کو جنگ وجدل ہی بنا دیا لوگ حق کے قریب آنے کی بجائے ایسے حق سے دور ہوئے کہ اب وہ حق والوں کا نام سننا بھی برداشت نہیں کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ فرعون جیسے متکبر کے ہاں جب موسیٰؑ و ہارونؑ کو بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا کہ بڑے ہی باوقار اور نرم لہجے میں بات کرنا شاید کہ حق اس کے دل میں اتر جائے اور وہ اللہ کی خشیت کو قبول کر لے۔ (1)

⑨ انجام سے بے خبر اور غیر سنجیدگی:

بہر صورت بہت سی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے انسان ساری زندگی حق

---

(1) سورۃ طہ:44

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبول نہیں کرتا ان وجوہات میں ایک سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ حق کے معاملے میں سنجیدہ ہی نہیں ہیں وہ دین اور شریعت کو اپنی زندگی کا موضوع ہی نہیں سمجھتے اور وہ اپنے انجام سے بالکل بے خبر ہیں انہیں کوئی علم نہیں کہ اگر ہم حق قبول کئے بغیر دنیا سے چلے گئے تو ہمارا انجام بہت بدتر ہوگا ان کے سامنے جنت اور جہنم کا کوئی دبدبہ اور رعب نہیں ہے۔

اللہ کی قسم! اگر لوگ آج بھی اپنے انجام پہ نظر رکھتے ہوئے حق کے معاملے میں سنجیدہ ہو جائیں، حق کو پانے کیلئے دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ ان کیلئے بہت جلد حق کی راہیں آسان کر سکتا ہے۔

بہر صورت اگر میں اسی طرح بیان کرتا رہا تو پھر موضوع بہت زیادہ طویل ہو جائے گا میں آپ کے سامنے آج کے خطبے میں بڑے اختصار سے پانچ وجوہات بیان کرنا چاہتا ہوں جو حق کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں، آیئے ان وجوہات پر غور کریں اور حق سچ کو قبول کر کے اللہ کی جنتوں کے مہمان بنیں، رب العالمین نے کیا ہی خوب ارشاد فرمایا ہے:

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ (1)

البتہ تحقیق ہم لائے تمہارے پاس حق اور لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے

آپ قرآن مجید میں اس آیت کے پس منظر کو دیکھیں گے تو آپ کو احساس ہوگا کہ حق کو پہچان کر اس کو قبول کرنا کس قدر ضروری ہے جب اہل جنت اللہ تعالیٰ کی

(1) سورۃ الزخرف: 78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعمتوں میں چلے جائیں گے اور حق ٹھکرانے والوں کو آگ کے سپرد کیا جائے گا تو وہ وہاں پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے چیخیں گے اور کہیں گے کہ ہمیں یہاں سے نکالو یا ہمیں موت دے دو ہم عذاب کی شدت برداشت نہیں کر سکتے تو ان کو جواب میں فرشتے یا از خود اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہیں موت آئے گی نہ ہی تمہارے عذاب میں کمی کی جائے گی ہم دنیا میں تمہارے پاس حق لائے تھے لیکن تم اس وقت دنیا کی محبت میں اس قدر مگن تھے کہ تم نے حق کو ناپسند کرتے ہوئے ٹھکرا دیا جس کے نتیجے میں آج تمہارا ٹھکانہ صرف یہی ہے۔

اللہ کے بندو! اس دنیا میں میری اور آپ کی سب سے پہلے ذمہ داری یہ ہے کہ ہم حق کی تلاش میں نکلیں حق کو پہچانیں، حق کو قبول کریں اور پھر مرتے دم تک اس پر قائم رہیں جس نے یہ ذمہ داری ادا کر لی وہی کامیاب ٹھہرا اور جس کی زندگی کا مقصد صرف کمانا اور کھانا ہے اور اسے حق کی کوئی پروا نہیں ایسا شخص سونے کے نوالے بھی کھالے اس سے زیادہ کنگال اور فقیر کوئی شخص نہیں ہے۔

ہم آپ کے سامنے حق کی راہ میں رکاوٹ بننے والی سب سے زیادہ خطرناک پانچ وجوہات بیان کرتے ہیں، ان خطرناک اسباب کو غور سے سماعت فرما کر اپنے آپ کو حق کی منزل تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

❶ جہالت:

لوگوں کی اکثریت صرف اس لئے بھی کفر پر ڈٹی ہوئی ہے اور کئی ایک لوگ کلمہ پڑھ کر بھی شرک و بدعت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹکے ہوئے ہیں کہ ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس علم اور معرفت نہیں وہ جہالت کی وجہ سے دین اسلام اور اصل توحید وسنت سے بہت زیادہ دور ہیں۔

لوگ اس لئے بھی حق قبول نہیں کرتے کہ ان کے پاس دین صرف رٹنے کی حق تک ہوتا ہے چند آیات اور ضروری اذکار کو وہ رٹ لیتے ہیں جس کی وجہ سے ساری زندگی وہ حق کی اصل روح تک نہیں پہنچ پاتے، اس وقت لوگوں کی حالت یہ ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ تو درکنار لوگوں کو نماز تک کا بھی ترجمہ نہیں آتا، عام لوگ تو عام لوگ رہے مسلمانوں کی مساجد میں ہزاروں امام مسجد آپ کو ایسے ملیں گے جو خود قرآن پاک کا سادہ ترجمہ بھی نہیں جانتے صرف ان کے پاس جہالت اور تعصب ہے اور وہ اپنے سمیت لوگوں کی آخرت برباد کر رہے ہیں جب کہ اسلام کا سب سے پہلا حکم ہی یہ ہے کہ جہالت سے نکلو اور اللہ کی توحید کا علم حاصل کرو اسی لئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا:

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ①

''آپ بھی اچھی طرح خوب جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں''

یعنی سب سے پہلا علم اس بات کا حاصل کرنا چاہئے کہ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے اور الہٰ کا مطلب صرف معبود نہیں جس کی عبادت کی جاتی ہے بلکہ الہٰ کے مفہوم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں، کوئی حقیقی حاکم نہیں وہی سب کا حقیقی خالق و مالک ہے۔

اگر آج لوگ حضرت سے آدم علیہ السلام سے لے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک

① سورۃ محمد:19

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تمام نبیوں کی دعوت کا مطالعہ کر لیں اور اس بات کو جان لیں کہ وہ کن شرکیہ امور سے اپنی قوموں کو منع کیا کرتے تھے تو آج ہی ہمارے ملک سے شرک وبدعت اور رسومات کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔

دین کے دعوے دار جو لوگوں سے چڑھاوے وصول کرتے ہیں، درباروں مزاروں پر سجدے کرواتے ہیں، غیر اللہ کی نظر و نیاز سمیت اللہ کے القابات غیروں کو دیتے ہیں ان سے ایک سوال ضرور کریں کہ آخر شرک ہے کیا...؟ وہ کونسا شرک تھا کہ جس سے اللہ کے نبی قوموں کو منع کیا کرتے تھے...؟ جب ان کے نزدیک مذکورہ چیزیں شرک نہیں ہیں تو پھر دنیا میں شرک نام کی چیز ہی نہیں ہے۔

یقین جانیں ہماری قوم ہی جاہل نہیں ہماری قوم کے نوے فیصد پیشوا بھی جاہل ہیں جن کو ساری زندگی اپنی جیب، پیٹ اور حلوے کھیر سے ہی فرصت نہیں ملتی اور ایسے ہی بدنصیب ہونگے جو اللہ کے عذاب سے بچنے کیلئے شور شرابا کریں گے لیکن ان کو جواب ملے گا

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ[1]

البتہ تحقیق ہم لائے تمہارے پاس حق اور لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے

2 اباواجداد کی تقلید:

حق کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ قوم قبیلے کی پوجا ہے لوگوں کی

[1] سورۃ الزخرف: 78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکثریت اپنے اوپر اپنے باپ دادا کی رسومات کو لازم کر لیتے ہیں اور شیطان ان کو اس معاملے میں دھوکہ یہ دیتا ہے کہ تمہارے باپ دادا اور وڈیرے کیا بے وقوف تھے...؟ کیا انہیں کوئی سمجھ بوجھ نہیں تھی...؟ اگر تم نے اپنے باپ دادا کے طور طریقوں کو چھوڑ دیا تو تمہاری ناک کٹ جائے گی تمہارے تو پلے ہی کچھ نہیں رہے گا یہ وہ شیطان کا خطرناک وار ہے جو اندھے مقلدوں پر ایسا چلتا ہے کہ ساری زندگی وہ حق کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کھول کر بیان کر دیا ہے:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ﴿۱۰۴﴾ (1)

اور جب کہا جاتا ہے ان کو آؤ اس چیز کی طرف جس کو اللہ نے نازل کیا ہے اور رسول کی طرف، وہ کہتے ہیں ہمیں وہ دین کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ علم رکھتے تھے اور نہ وہ ہدایت یافتہ تھے۔

بلکہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کو پڑھ لیں جب انہوں نے اپنی قوم کو کہا کہ سچے خالق و مالک کو چھوڑ کر ان بتوں کے آگے کیوں جھکتے ہو...؟ تو انہوں نے یہی کہا تھا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسے ہی کرتے ہوئے پایا ہے اے ابراہیم علیہ السلام ہمارے سامنے نئے دین کا کھیل تماشا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہم

(1) سورۃ المائدۃ:104

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے باپ دادا کے طور طریقے کسی صورت نہیں چھوڑ سکتے

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ﴿٥٥﴾ ①

جب کہا انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کیلئے کیا ہیں یہ مورتیاں؟ جن کے پاس تم مجاور بن کر بیٹھے رہتے ہو انہوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادو کو ان کی عبادت کرتے ہوئے پایا ہے ابراہیم نے کہا بلاشبہ تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں ہو انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس حق لایا ہے یا تو کھیل تماشا کرنے والوں میں سے ہے

یقین جان لیں آج بھی شرک کرنے والے یہی جواب دیتے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں کہ تم لوگ قبروں کو سجدے کیوں کرتے ہو...؟ غیر اللہ کی نذر و نیاز کیوں دیتے ہو...؟ وہ آپ کو یہی جواب دیں گے ہمارے پاس دلیل تو کوئی نہیں ہے بس ہمارے باپ دادا ایسے کیا کرتے تھے، ہم اپنے باپ دادا سے ملے اس طریقے کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اسی طرح آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی زندگی پڑھ کر دیکھ لیں وہ ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیر خواہی اور محبت کرتے رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیادہ خواہش تھی کہ میرا چچا مسلمان ہو جائے اور روایت کے اسلوب

① سورۃ الانبیاء: 52-55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتے بھی تھے مگر ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ جیسے شیاطین نے کہا اے جناب! کیا اب آپ جاتے ہوئے اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ جائیں گے ...؟ بس یہی وہ ایک رکاوٹ تھی جس نے آپ ﷺ کے چہیتے چچا کو بھی حق قبول نہیں کرنے دیا۔

❸ مفادات پہ آنچ:

حق کی راہ میں ایک بہت بڑی رکاوٹ انسان کی شہرت، عزت اور منصب بھی ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے حق کی بات کو قبول کرلیا تو مجھے یہ سب کچھ قربان کرنا پڑے گا اس لئے وہ اپنے مفادات کو بچانے کیلئے حق کو ٹھکرا دیتا ہے اور اس کی کئی ایک مثالیں قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔

آپ بدبخت فرعون کو دیکھ لیں اور اس کے سرداروں کی باتوں کا جائزہ لے لیں ان کو بس ایک ہی ڈر تھا کہ اگر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی حق بات کو قبول کرلیا تو پھر ہمارے پاس یہ شان و شوکت نہیں رہے گی جس پر ہم براجمان ہیں اس لئے انہوں نے ساری زندگی حق قبول نہیں کیا۔ ہاں البتہ مرتے وقت انہوں نے حق قبول کرلیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ ''اب مجھے تیرے حق قبول کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (1)

اسی طرح آپ عیسائی بادشاہ ہرقل کی داستان پڑھ کر دیکھ لیں اس کو ابو سفیان رضی اللہ عنہ جو کہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے ان کے جوابات سن کر اور صحابہ کرام

(1) سورۃ یونس: 90-91

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبیﷺ کے بیانات سن کر اس کو یقین ہو چکا تھا کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے اور آخری رسول ہیں اور اس نے کھل کر اپنے جرنیلوں اور سرداروں کو یہ بات کہی تھی کہ اگر تم کامیابی، حکومت اور ہدایت چاہتے ہو تو اس نبی کا کلمہ پڑھ لو لیکن ہرقل کی مجلس شوری کے ممبران کے درمیان بھگدڑ مچ گئی، وہ بدک گئے، انہوں نے بغاوت کر دی پھر جب ہرقل نے دیکھا کہ معاملہ اس کے ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہے تو اس نے سیاسی چال چلتے ہوئے تمام سرداروں کو واپس بلایا اور کہا کہ میں نے تو تمہیں صرف آزمایا تھا کہ تم اپنے دین پر کتنے پکے ہو...؟ تم تو واقعی طور پر اپنے دین پر بہت مضبوط ہو۔ [1]

اس سے بھی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حق کی راہ میں دنیوی عہدے اور دنیاوی مفادات کس قدر زیادہ حائل ہوتے ہیں۔

یہ چند ماہ قبل کی بات ہے کہ ایک مولانا صاحب الیکشن پہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے اعلان کر دیا کہ میں پورے محلے سے ظلم و زیادتی اور فحاشی کو ختم کر دونگا اور آپ کو پورے علاقے میں اللہ کا دین نظر آئے گا بس مجھے کسی طرح ووٹ دے کر کامیاب کرو میں ساری کی ساری بے دینی ختم کر دونگا، جب مولانا صاحب نے خطبہ ختم کیا لوگ اپنے گھروں کو جا رہے تھے تو ایک صاحب اپنے دوسرے صاحب کو کہنے لگے کہ میں تو اپنے مولانا صاحب کو ووٹ نہیں دینا، اس نے پوچھا کیوں...؟ وہ کہنے لگا یار اس مولوی نے تو میرے گھر کی بھی کیبل کٹوا دینی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

[1] صحیح بخاری: 7

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جنہوں نے حق کی خاطر دنیا کے ہر خزانے کو ٹھوکر ماردی اور وہ اللہ کی توحید اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا نور لیکر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہو گئے، اور جنت میں جائیں گے اور حق کو ٹھکرا کر دنیا کا مزا لینے والے بد نصیبوں کو جواب ملے گا:

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ﴿۷۸﴾ (1)

البتہ تحقیق ہم لائے تمہارے پاس حق اور لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے

4 حسد:

آپ کے سامنے حق کی راہ میں رکاوٹ بننے والی جتنی چیزوں کا بیان ہوا ہے ان میں سب سے زیادہ خطرناک چیز حسد ہے لوگ حسد کی بنیاد پر سورج کی طرح روشن حق کو بھی ٹھکرا دیتے ہیں اور اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک بڑے بڑے لوگوں نے جو حق کو ٹھکرایا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ حسد ہے صرف حسد کی وجہ سے اپنے، بیگانے اور ہر طرح کے لوگ حق کو ٹھکرا دیتے ہیں اگر آپ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کی داستان پڑھیں گے تو آپ کو واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ قابیل نے حق بات کو ٹھکرا کر ہابیل کا جو قتل کیا تھا وہ صرف اور صرف حسد کی بنا پر تھا۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہودیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

(1) سورۃ الزخرف:78

www.KitaboSunnat.com

نبوت کا انکار بھی صرف حسد کی بنیاد پر کیا تھا ان کو صرف یہی چیز کھائے جا رہی تھی کہ بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسماعیل میں نبوت کیوں چلی گئی ہم بنی اسرائیل میں سے ہو کر بنی اسماعیل میں سے آنے والے نبی کی نبوت کو مان لیں تو ہمارے پلے کیا رہے گا یہی وجہ ہے کہ یہود ساری زندگی رسول اللہ ﷺ کے خلاف شرارتیں کرتے رہے، بلکہ اب تک یہ شرارتوں کا سلسلہ جاری ہے۔

اور اسی طرح مدینہ کے منافقین نے بھی حسد کی وجہ سے دل سے حق کو قبول نہیں کیا اور آپ کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ مدینے میں جو زیادہ منافقین تھے وہ یہود میں سے ہی تھے کچھ تو کھلم کھلا یہودی تھے اور کچھ نے بظاہر اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا اور اسی دو نمبری کی وجہ سے ان کو منافق کہا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی آمد کے موقع پر اگر یثرب کے حالات کو دیکھا جائے تو عبداللہ بن ابی جو منافقوں کا سردار تھا اس کی تاج پوشی ہونے والی تھی قریب تھا کہ اہل یثرب اس کو اپنا سردار مان لیتے لیکن رسول اللہ ﷺ کے آجانے کے بعد ساری صورت حال ہی تبدیل ہو کر رہ گئی یہی وہ ایک حسد تھا کہ جس کی وجہ سے اس بدبخت منافق نے سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچائی ہے۔

اور اللہ کی قسم! ہم نے اپنی زندگی میں بھی دیکھا ہے کہ بڑے بڑے لوگ حق کی بات کو صرف اس لئے جگہ نہیں دیتے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے اس شخص کی تائید کر دی اور اس کی رائے اور بات کو اہمیت دے دی تو ہماری شان اور ہمارے مقام میں کمی آجائے گی اس لئے وہ صرف باطنی حسد کی وجہ سے ساری زندگی اچھے، سچے اور نیک لوگوں کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5 تکبر:

حق کی راہ میں پانچویں اور آخری خطرناک رکاوٹ تکبر ہے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ مال، شہرت اور عزت وغیرہ میں سے کچھ زیادہ حصہ دے دیتے ہیں وہ لوگ اپنی صلاحیتوں کے نشے میں مست ہو کر تکبر کا شکار ہو جاتے ہیں اور یہ تکبر ان کیلئے اس قدر زیادہ خطرناک ثابت ہوتا ہے کہ وہ ساری زندگی حق کو قبول نہیں کر پاتے۔

بلکہ آپ حق ٹھکرانے والوں کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو سب سے پہلا حق ٹھکرانے والا بدبخت ابلیس لعین آپ کے سامنے آئے گا اور اس نے ننگے لفظوں میں تکبر کرتے ہوئے حق کو صرف اس لئے ٹھکرایا تھا کہ مجھ جیسا عالی مقام آدم کو سجدہ کرے...؟ میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور آدم کی پیدائش مٹی سے ہے، کیا جوڑ ہے آگ اور مٹی کا...؟ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بیان فرماتے ہیں کہ ابلیس نے تکبر کیا اور یہ تکبر اس کیلئے حق کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بن گیا اور اس کو ہمیشہ ہمیش کیلئے لعنتی اور جہنمی بنا دیا۔ قرآن نے اس لعنتی کے تکبر کا ہی ذکر کیا ہے:

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿73﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿74﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿75﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿76﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿77﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿78﴾ (1)

---

(1) سورۃ ص: 73-78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس تمام کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے تکبر کیا اور وہ کفر کرنے والوں میں سے ہوگیا کہا ابلیس جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا...؟ کیا تو نے تکبر کیا یا تو خود کو بہت اونچے لوگوں میں سے سمجھتا ہے، اس نے کہا میں آدم سے بہت بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے پیدا کیا کہا یہاں سے دفعہ ہو جاؤ بلاشبہ تو ں رد کیا گیا ہے اور قیامت تک پر میری لعنت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے تکبر کی تعریف بھی یہی کی ہے کہ اچھے کپڑے پہننا تکبر نہیں ہے، اچھی گاڑی اور اچھا مکان تکبر نہیں ہے بلکہ لوگوں کو حقیر جاننا اور کسی بات کو حق سمجھ کر بھی قبول نہ کرنا یہ تکبر ہے [1] اور آج آپ دیکھ لیں کسی کو اپنے علم پہ تکبر ہے اور کسی کو اپنے عہدے پہ ناز ہے اور یہی وہ خطرناک جراثیم ہے جو انسان کو روحانی طور پر ایسا بیمار کر دیتا ہے کہ بندہ ساری زندگی صحت مند حق کو قبول نہیں کرتا ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حق کی پہچان نصیب کرے، ہم سب کو حق کے قریب کر دے، ہمیں حق قبول کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور پھر ساری زندگی حق پر استقامت دے کر جنت میں اہل حق کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي، والله تعالى اعلم بالصواب
ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله، واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

---

[1] صحیح بخاری: 91

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھ طرح کے گناہ اور ان کی معافی کے طریقے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿١﴾

جن بڑے گناہوں سے تمہیں روکا گیا ہے اگر تم ان سے بچ جاؤ تو ہم تم سے تمہاری برائیاں مٹادیں گے اور خوب عزت والی جگہ میں تمہیں داخل کریں گے۔

تمہیدی گزارشات:

آج ہم آپ کے سامنے اپنی زندگی کے بیان کردہ اہم ترین موضوعات میں ایک سب سے اہم عنوان بیان کریں گے اگر اس موضوع کو خوب تفصیل کے ساتھ بیان نہ کیا جائے اور پھر اسے سمجھ کر اس کے مطابق اپنے گناہوں کی معافی تلافی نہ کی جائے تو ہر انسان کے دونوں جہان برباد ہو جاتے ہیں۔

دنیا میں سکون اور آخرت میں رحمت اور جنت پانے کیلئے گناہوں کی معافی حاصل کرنا ازحد ضروری ہے اور اس وقت جاہل تو جاہل رہے بڑے بڑے پڑھے لکھے اور سمجھدار لوگ بھی معافی کے تقاضوں سے اور اس کے صحیح مفہوم سے بری طرح

① سورۃ النساء:31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے خبر ہیں ہمارے اکثر لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ زندگی میں ایک بار حج کر لیں، یا طاق رات کو جاگ لیں یا اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیں یا اس کے علاوہ ذکر اذکار اور دعا کر لیں تو ہمیں سب گناہوں سے نجات مل جاتی ہے جب کہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے آپ قرآن وحدیث کی واضح نصوص کا مطالعہ کریں تو یہ بات آپ کو معلوم ہو جائے گی کہ گناہوں کی کئی اقسام ہیں اور ان کی معافی کے طریقے، ضابطے اور اصول بھی الگ الگ ہیں ہمیں بحیثیت مسلمان اپنی شریعت میں معافی کے بیان ہونے والے سب ضابطوں کو اچھی طرح سمجھنا چاہئے اور پھر ان کے مطابق اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہئے آج ہم آپ کے سامنے نہایت اختصار کے ساتھ چھ طرح کے گناہ بیان کرتے ہیں اور پھر ان سے معافی حاصل کرنے کے چھ طریقے قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں اس موضوع کو اپنی زندگی کا سب سے اہم موضوع سمجھ کر سماعت فرمائیں اور پھر اس کو سورت فاتحہ کی طرح یاد کر کے اس کے مطابق معافی تلافی کے معاملات شروع کریں کیونکہ اللہ کی رحمت اور جنت کو پانے کیلئے کبیرہ گناہوں سے بچنا از حد ضروری ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿١﴾

جن بڑے گناہوں سے تمہیں روکا گیا ہے اگر تم ان سے بچ جاؤ تو ہم تم سے تمہاری برائیاں مٹا دیں گے اور خوب عزت والی جگہ میں تمہیں داخل کریں گے۔

(1) سورۃ النساء: 31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ بڑے گناہوں سے بچنا حصول جنت کیلئے ضروری ہے اور اگر کسی سے کبیرہ گناہ ہو جائے اور اگر وہ اس کی معافی کے بیان کردہ ضابطہ کے مطابق معافی مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو معاف فرما کر اپنی جنتوں کا مہمان بنا دیتے ہیں اور کوئی شخص کبیرہ گناہ بھی کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ طریقے کے مطابق اس کی معافی نہ مانگے تو ایسے شخص کا معاملہ بہت زیادہ خطرے میں ہے بڑی توجہ کے ساتھ چھ طرح کے گناہ اور ان سے معافی کے چھ ضابطے، طریقے اور اصول توجہ کے ساتھ ذہن نشین فرما لیں۔

❶ قصاص سے معاف ہونے والے گناہ:

کچھ گناہ ایسے ہیں جو قصاص سے معاف ہوتے ہیں اگر ورثاء دیت پر راضی ہو جائیں تو پھر بغیر قصاص کے بھی وہ گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور اگر ورثاء سرے سے معاف ہی کر دیں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ سے معافی کی امید کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو معاف فرما دیں گے۔

ان گناہوں میں سے ایک گناہ قتل ہے اگر کسی شخص نے کسی دوسرے مسلمان کو جان سے مارتے ہوئے ناحق قتل کر دیا تو ایسے شخص پر اللہ کا غضب، اللہ کی لعنت اور اللہ تعالیٰ کا تیار کردہ سخت ترین عذاب ہے اور قرآن کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو ٹوک الفاظ میں فرمایا ہے کہ ایسے قاتل کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ لیکن اگر کوئی قاتل کسی مومن کو قتل کرنے کے بعد جہنم سے بچنے کا اور توبہ کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب تک ایسے شخص کو قصاص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں قتل نہ کیا جائے کیونکہ جس طرح نماز فرض ہے، روزے فرض ہیں اسی طرح قصاص بھی فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى

اے ایمان والو قتل میں تمہارے لئے قصاص کو فرض کر دیا گیا ہے آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر مقتول کے ورثا قصاص کا مطالبہ کریں تو قاتل کا اپنے آپ کو قصاص کیلئے پیش کرنا فرض ہے اس کے بغیر معافی کا کوئی چارہ نہیں ہے ہاں البتہ ورثا ل کر اس سے دیت وصول کر لیں یا اس کو معاف کر دیں تو یہ تخفیف اللہ کی طرف سے موجود ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ۖ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾ [1]

پس اگر مقتول کے بھائی کی طرف سے قاتل کو قصاص کی کچھ چھوٹ مل جائے تو اچھے انداز میں دیت کا مطالبہ کیا جائے اور قاتل کو چاہیے کہ وہ اچھے طریقے سے اسے ادا کرے یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے آسانی اور رحمت ہے جس نے اس بعد زیادتی کی اس کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اس وقت قتل کے عام ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم نے معاشرے

[1] سورۃ البقرۃ:178

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں لوگوں کو یہ بتلایا ہی نہیں کہ مسلمان کا قتل کس قدر خطرناک ترین گناہ ہے کئی لوگوں نے کرائے کے قاتل رکھے ہوئے ہیں اور وہ صدقہ کر کے یا مولوی کو حلوے یا کھیر کی پیالی دے کر سمجھتے ہیں کہ ہمارا گناہ معاف ہو جائے گا ایسا ہرگز نہیں ہے اور ہمارے حکمرانوں کو بھی یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے اس وقت تک ہمارے ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا کہ جب تک ہم شریعت کے مطابق قصاص کا قانون نافذ کرتے ہوئے قتل کے فیصلے فورا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (١)

اے عقل والو! اور تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

اور اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی مسلمان کی آنکھ نکال دی ہے یا اس کی ٹانگ توڑ دی ہے تو کیا خیال ہے کہ ایسے ظالم کا یہ گناہ طاق رات جاگنے سے معاف ہو جائیگا...؟ اللہ تعالیٰ نے اس گناہ سے معافی کا ضابطہ قرآن میں بیان کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (٢)

(١) سورۃ البقرۃ:178-179

(٢) سورۃ المائدۃ:45

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ہم نے توراۃ میں ان پر یہ قانون لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور زخموں کا قصاص ہے پھر جو قصاص کو معاف کر دے تو یہ اس کیلئے گناہوں کا کفارہ شمار ہوگا اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلے نہ کرے پس وہ ظلم کرنے والے ہیں۔

اسی طرح آپ رسول اللہ ﷺ کا مدنی دور دیکھ لیں آپ نے قصاص والے گناہ قصاص کو نافذ کرتے ہوئے ہی اللہ تعالیٰ سے معاف کروائے ہیں یا قاتل اور ظالم کے ورثا کو دیت دینا پڑی ہے، رسول اللہ ﷺ نے کسی قاتل یا کسی زخمی کرنے والے سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ کوئی بات نہیں تجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے تو حج بھی آنے والا ہے حج کر آنا اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا، یا لیلۃ القدر کی رات معافی مانگ لینا اللہ تجھے بخش دے گا اور صحابہ نے کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ اللہ کے رسول آپ قصاص اور دیت کو نافذ کیوں کرتے ہیں کیا اللہ غفور الرحیم نہیں ہے...؟

اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ قصاص والے گناہ قصاص سے ہی معاف ہوتے ہیں یا دیت ادا کرنا پڑتی ہے یا پھر یہ ورثا کے رحم و کرم پر منحصر ہے کہ وہ سرے سے ہی معاف کر دیں۔

❷ حدود سے معاف ہونے والے گناہ:

گناہوں کی دوسری قسم حدود والے گناہ ہیں یعنی کچھ کبیرہ گناہ ایسے ہیں جو حد نافذ ہونے کے بغیر معاف نہیں ہوتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ساری زندگی ان گناہوں پر حد لاگو کرتے رہے اور اسی طرح صحابہ کرام بھی حد نافذ کرتے رہے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ان مقدس ہستیوں کو اللہ کی معرفت کم تھی...؟ کیا یہ پاک باز لوگ اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم اور اس کے غفور الرحیم ہونے سے واقف نہیں تھے...؟

اللہ کے بندو! پہلی بات تو یہ ہے کہ ساری زندگی ایسے گناہوں کا سوچو بھی نہیں جن کے کرنے سے حد نافذ ہوتی ہو اور اگر کہیں ایسا گناہ ہوگیا ہے تو پھر اپنے آپ کو گناہ سے پاک کرنے کی فکر کرو ہم آپ کے سامنے چند ایسے گناہ بیان کردیتے کہ جن کی حدیں قرآن وحدیث نے کھول کر بیان کردی ہیں۔

☆ **شادی شدہ اگر زنا کرے تو اس کی حد:** جو شخص رب رسول کی بغاوت کرتے ہوئے زنا جیسا خطرناک گناہ کرتا ہے تو اس کی حد دو طرح سے ہے جب تک حد کا نفاذ نہیں ہوگا اس گناہ کا معاملہ خطرے میں رہے گا، اگر تو زنا کرنے والا کنوارہ ہے تو اس کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اسے ایک سال کیلئے جلا وطن یا علاقہ بدر کیا جائے گا اور اگر زنا جیسا خطرناک گناہ کرنے والا شادی شدہ ہے تو اس کو پتھر مار مار کر رجم کردیا جائے گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاک زمانہ میں ہوتا رہا ہے۔

غور کی بات یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنہم کنوارے یا شادی شدہ پر حد نافذ کرتے تھے کیا ان کو خبر نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ حج کرنے سے گناہ معاف کردیتا ہے...؟ لیلۃ القدر کی عبادت گناہوں کی بخشش کا سامان ہے...؟ کیا ان نفوس قدسیہ کو خبر نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ بڑا غفور الرحیم ہے...؟ یقیناً ان کو ہم سے زیادہ علم تھا لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے غفور ہونے کے معاملے میں دھوکے کا شکار نہیں تھے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ سے معافی اس کے بتلائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہی حاصل کرتے تھے اس لئے آج ایسا شخص جس نے زنا کیا ہے یا وہ زنا کا عادی ہے تو اس کو ہزار بار سوچ لینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہئے کہ وہ معافی کے معاملے میں کہاں کھڑا ہے کیونکہ بغیر حد کے آدمی زنا کے چھینٹوں سے پاک نہیں ہوتا ہے اور ہمارے دور میں تو معاملہ اس لحاظ سے بہت خطرے میں ہے کہ ہمارے ملک میں حدود کا نفاذ نہیں ہے کہ انسان حد لگوا کر پاک ہو جائے اس لئے ایسے گناہ کرنے والے لوگوں کو بے فکر ہونے کی بجائے زیادہ محتاط ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

☆ **کسی پر تہمت لگانے کی حد:** اسی طرح کسی پر ناحق زنا وغیرہ کی تہمت لگانا یہ بھی اس قدر زیادہ کبیرہ گناہ ہے کہ بغیر حد کے معاف نہیں ہوتا ہے آپ سورۃ نور کی ابتدائی آیات پڑھ کر دیکھ لیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی آیات میں تہمت کی حد کو بیان کیا ہے کہ ایسے شخص کو اسی (80) کوڑے لگائے جائیں اور آپ رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور سلف صالحین کی زندگی کا مطالعہ کر لیں آپ کو خلفائے راشدین سمیت تمام اسلاف کی سیرت میں یہی ملے گا کہ انہوں نے جھوٹی تہمت لگانے والے کو اسی کوڑے لگائے تھے کیا یہ پاک باز لوگ نہیں جانتے تھے کہ اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے...؟

اللہ کا واسطہ! معافی کے معاملہ میں بے وقوفی سے کام نہ لیں بلکہ نہایت سنجیدہ ہو جائیں اور سنجیدگی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی اس کے بتلائے ہوئے ضابطوں کے مطابق مانگیں اسی میں ہماری بخشش اور کامیابی ہے۔

☆ **مال چوری کرنے کی حد:** جو شخص کسی کا مال چراتا ہے ایسا شخص ایک ٹانگ پہ کھڑا ہو کے ساری رات تہجد پڑھتا رہے اس کی کوئی معافی نہیں ہے جب تک وہ مال واپس نہیں کرتا اور اس پر حد نافذ نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چور کیلئے چور کی معافی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے جو حد بیان کی ہے اس کو قرآن کی آیتوں میں بیان فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ①

اور تم چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو، یہ اللہ کی طرف سے اس گناہ کی عبرت ناک سزا ہے جو انہوں نے کیا اور اللہ بہت غلبے والا، خوب حکمت والا ہے۔

اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر چوری دینار کے چوتھے حصے سے کم مالیت کی ہوگی تو اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، تعزیری طور پر کوئی سزا بھی دی جاسکتی ہے اور اگر چوری شدہ مال کی مالیت ربع دینار تقریباً پانچ ہزار سے زائد ہوگی تو اس پر دائیں ہاتھ کو گھٹ تک کاٹ دیا جائے گا اور خیر القرون میں ایسا ہوتا بھی رہا ہے آج جو چور لوگوں کا مال لوٹ کر، کرپشن کر کے مساجد بناتے رہتے ہیں، غریبوں پر خرچ کرتے رہتے ہیں ان کو جان لینا چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو تو دھوکہ دے سکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دے سکتے، اس لئے لوگوں کے مال چرانے والوں کو اپنی معافی کیلئے کچھ سوچ لینا چاہئے، معافی تماشا نہیں بلکہ یہ بہت قیمتی خزانہ ہے۔

☆ **شراب نوشی کی حد:** اسلام میں شراب نوشی حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور اگر کوئی شخص شراب پیتا ہے تو اس پر حد نافذ ہوگی اگرچہ اس کی خاص معین حد شریعت میں مقرر تو نہیں ہے البتہ شرابی کی کیفیت کو دیکھ کر چالیس کوڑے، یا اسی کوڑے یا اس

---

① المائدہ:38

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ کچھ کمی بیشی کرتے ہوئے اس پر حد نافذ کی جائے گی پھر اس کو اللہ کی بارگاہ میں بھی معافی ملے گی ورنہ جو شخص شراب کا عادی ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کردیا ہے لیکن آج ہمارے ہاں کئی لوگ شراب کو عام مشروب کی طرح پیتے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

③ کفارے سے معاف ہونے والے گناہ:

اور اسی طرح کبیرہ گناہوں کی تیسری قسم وہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ کفارے کے ساتھ معاف کرتے ہیں اگر آپ سے وہ گناہ سرزد ہوا ہے تو وہ صرف توبہ یا وظیفے سے معاف نہیں ہوگا بلکہ اس کیلئے کفارہ ادا کرنا فرض ہے ہم آپ کی آسانی کیلئے چند ایسے گناہ بیان کردیتے ہیں کہ جن کے کفارے کو قرآن وحدیث نے بیان کیا ہے۔

☆ قسم کا کفارہ: اگر کوئی شخص اپنی بات میں مزید تاکید اور پختگی پیدا کرنے کیلئے قسم اٹھالے اور وہ کہے کہ اللہ کی قسم میں ایسا کام ضرور کرونگا لیکن وہ نہیں کرتا تو اس کا یہ گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوگا جب تک وہ قسم کا کفارہ ادا نہیں کرے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (1)

(1) المائدہ:89

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس قسم توڑنے کا کفارہ دس مساکین کو درمیانے درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑا پہنانا ہے یا غلام آزاد کرنا ہے اور جسے یہ کام آسان نہ ہوں وہ تین دن کے روزے رکھ لے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اللہ اسی طرح اپنی آیات تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔

اس آیت کی روشنی میں اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کفارہ نہیں دیتا اور منہ سے معافی مانگتا رہتا ہے تو ایسا شخص معافی کے معاملے میں دھوکے کا شکار ہے۔

☆ **ظہار کا کفارہ:** اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو یہ بات کہے کہ تو آج کے بعد میرے اوپر ایسے ہی حرام ہے جیسے مجھ پر میری ماں حرام ہے تو ایسا شخص اس وقت تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جاسکتا جب تک وہ اس ظہار کا کفارہ ادا نہ کرے اور ظہار کے کفارے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی روشن آیت میں بیان کیا ہے کہ ایسا شخص ایک غلام آزاد کرے یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے اور اس میں یہ بھی ہمت نہیں ہے تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس کے بغیر معافی یا صلح کا کوئی ذریعہ نہیں اور جو شخص بلا وجہ، بلا عذر جان بوجھ کر ظہار کا کفارہ ادا نہیں کرتا ایسے شخص کیلئے معافی نہیں بلکہ وعید ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ظہار والی آیات کے بعد ارشاد فرمایا ہے:

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (1)

یہ کفارہ اس لئے ہے کہ تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی

(1) سورۃ المجادلۃ:4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقرر کردہ حدود ہیں اور منکروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

ان آیات کی روشنی میں تمام اہل اسلام کو یہ حقیقت اچھی طرح جان لینی چاہئے کہ جن گناہوں کی معافی کیلئے شریعت نے کفارہ مقرر کیا ہے اس گناہ کی معافی اس وقت تک ممکن نہیں ہوتی جب تک بندہ کفارہ ادا نہ کرے البتہ یہ الگ بات ہے کہ کسی کے پاس سرے سے گنجائش ہی نہ ہو ورنہ عام حالات میں کفارے کے بغیر گناہ کی معافی خطرے میں چلی جاتی ہے۔

☆ **حیض کی حالت میں مباشرت کرنے کا کفارہ:** اسی طرح اگر کوئی شخص حیض کے دنوں میں اپنی عورت سے مباشرت کر لیتا ہے تو وہ بھی گناہگار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی آیت میں ان دنوں عورتوں سے الگ رہنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے لیکن اگر کوئی شخص اللہ کے اس حکم کی بغاوت کرتا ہے تو اگر اس کے پاس اچھے وسائل ہوں تو وہ کم از کم ایک دینار کم و بیش بیس ہزار روپے اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے پھر جا کر اس کا یہ گناہ معاف ہوگا اور اس میں ہمت نہیں ہے تو وہ آدھا دینار کم و بیش دس ہزار روپے صدقہ کرے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اللہ کا باغی اور نافرمان ہے اور یاد رہے حیض میں مباشرت کرنے والے پر دینار یا نصف دینار کفارے کی جو روایات وارد ہوئی ہیں وہ قبول درجے کی ہیں ان کو ضعیف یا غیر ثابت کہنے والے لوگوں کی رائے درست نہیں ہے۔

لیکن صد افسوس ہے کہ ہمارے ہاں کئی لوگوں کو شرم نہیں آتی وہ ایام مخصوصہ میں بغیر کسی احساس کے قربت اختیار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بغاوت کا ارتکاب کر کے اللہ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ **روزے کی حالت میں مباشرت کرنے کا کفارہ:** روزے کی حالت میں شہوانی جذبات سے اللہ تعالی نے سختی کے ساتھ منع کیا ہے لیکن اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں مباشرت کرلیتا ہے تو اس کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا، یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اگر کوئی مسلمان طاقت ہونے کے باوجود اس ترتیب سے کفارہ ادا نہیں کرتا تو وہ معافی نہیں بلکہ بے وقوفی سے کام لے رہا ہے کیونکہ کفارے والے گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک مسلمان دل کی شرمندگی سے کفارہ ادا نہ کردے اور اللہ تعالیٰ بھی یہی ارشاد فرماتے ہیں:

إِن تَجْتَنِبُوا۟ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾ [1]

جن بڑے گناہوں سے تمہیں روکا گیا ہے اگر تم ان سے بچ جاؤ تو ہم تم سے تمہاری برائیاں مٹادیں گے اور خوب عزت والی جگہ میں تمہیں داخل کریں گے۔

❹ حق ادا کرنے سے معاف ہونے والے گناہ:

چوتھی اور اہم قسم میں ایسے گناہ شامل ہیں کہ جن کی معافی اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک حق والے کو اس کا حق معاف نہ کردیا جائے اور کبیرہ گناہوں کی اس چوتھی قسم میں تو ہر سو میں سے ننانوے مسلمان ملوث ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی کا حق دبا کر، کسی کے ساتھ جعل سازی کر کے اور کسی کی چیز پر ناحق قبضہ جما کر ہم بعد میں اللہ

---

[1] سورة النساء:31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے معافی مانگ لیں گے، حج کر لیں گے اور لیلۃ القدر جاگ لیں گے، ہمارا اللہ بڑا غفور الرحیم ہے وہ شیطان کے اس دیئے ہوئے دھوکے میں آ کر ساری زندگی ظلم وستم اور حرام کا بازار گرم رکھتے ہیں اور جن کے ساتھ زیادتی کی ہوتی ہے ان کو حق واپس نہیں کرتے ایسے لوگوں کی معافی کا معاملہ بھی خطرے میں ہے ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈر جانا چاہیے اور حق والوں کو ان کے حق واپس کر دینے چاہیئے اس سلسلے میں ہم تھوڑی سی تفصیل اور چند روایات آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں تا کہ یہ کبیرہ گناہوں کی چوتھی قسم اور اس سے معافی کا ضابطہ آپ کو اچھی طرح سمجھ آ جائے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَأْخُذَ مَالَ أَخِيهِ بِغَيْرِ حَقٍّ. وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ“[1]

کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق پکڑ لے، جس نے اپنے بھائی کی ایک لاٹھی بھی ناحق پکڑی ہو وہ اس کو اس کی طرف لوٹا دے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی بھی طریقے سے دوسرے مسلمان بھائی کے مال پر قبضہ کرنا حرام ہے اور غلط طریقے سے دوسرے مسلمان کا حاصل کیا ہوا مال اس کو لوٹانا فرض ہے۔

ہمارے معاشرے میں دیکھا گیا ہے کہ لوگ حق واپس کرتے ہوئے یا معاملہ صاف کرتے ہوئے بہت زیادہ بے عزتی محسوس کرتے ہیں حالانکہ ایسے شخص

[1] جامع ترمذی:2060

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کیلئے رسول اللہ ﷺ نے رحم وکرم کی خصوصی دعا فرمائی ہے آپ ﷺ دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِأَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ فِي عِرْضٍ أَوْ مَالٍ فَجَاءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ“ (1)

اللہ ایسے آدمی پر رحم کرے کہ جس کے ذمہ عزت یا مال کے معاملے میں اس کے بھائی کے حق میں زیادتی تھی تو وہ اس کے پاس آیا اور اس سے آ کر معاملہ صاف کر لیا۔

اور اس حدیث کے آخر میں بڑے ہی سخت ترین الفاظ ہیں جن پر آج ہی غور کرنا ضروری ہے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس نے دوسرے مسلمان کا حق واپس کر کے معافی حاصل نہ کی قیامت والے دن اس بندے سے نیکیاں چھین لی جائیں گی اور مظلوم کے گناہ اس کے کھاتے میں ڈال دیئے جائیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ذلت سے محفوظ فرمائے۔

اور آج کل لوگ مزدور، غریب یا ملازم کا حق مارنا بہت بڑی بہادری سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بہت بڑی ذلت اور لعنت ہے قیامت والے دن رسول اللہ ﷺ ایسے ظالم کے خلاف خود مقدمہ لڑیں گے آپ علیہ السلام کا فرمان ہے:

”ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَذَكَرَ مِنْهُمْ: ”رَجُلًا إِسْتَأْجَرَا أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ عَمَلَهُ . ثُمَّ أَكَلَ حَقَّهُ وَلَمْ

(1) جامع ترمذی: 2419

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يُعْطِهِ أَجْرَهُ''[1]

تین طرح کے بندوں کا مقدمہ میں خود لڑونگا اور ان میں سے تیسرا وہ آدمی جس نے مزدور سے مزدوری پوری کروائی لیکن اس کا حق اس کو پورا نہ دیا۔

اور اس سے بڑھ کر قیامت والے دن حقوق کی ادائیگی کا معاملہ اس قدر سنگین ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ''[2]

قیامت والے دن حق والوں کی طرف ان کے حق کو ادا کیا جائے گا حتی کہ بغیر سینگوں والی بکری کیلئے سینگوں والی بکری سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔

جب جانوروں کے درمیان اس قدر انصاف ہوگا تو پھر جس شخص نے دنیا میں کسی کا حق مارا ہوگا اور اس کو واپس نہیں کیا ہوگا اس کی بخشش صرف وظائف سے کیسے ہوسکتی ہے...؟ اور یاد رہے قیامت والے دن جانوروں کا جمع کیا جانا سورۃ تکویر کی ایک آیت سے بھی ثابت ہے۔

اور اسی طرح اس سلسلے میں آخری روایت پر خصوصی غور فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں انسان نے جس قسم کا مال کسی کا اٹھایا ہوگا قیامت والے دن وہ اسی مال کو اپنے کندھوں پر اٹھالائے گا اور وہ مال اس کے کندھوں پر شور کر رہا ہوگا جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی پوری مخلوق میں قیامت والے دن ذلیل وخوار ہوگا

[1] صحیح البخاری: 2227

[2] صحیح مسلم: 2582

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَغِثْنِي! فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئاً قَدْ أَبْلَغْتُكَ''[1]

میں تم میں سے کسی ایک کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ اس کے کندھوں پر اونٹ ہوگا اور وہ ہنہنا رہا ہوگا اور وہ بندہ کہے اے اللہ کے رسول میری مدد فرمائیں اور میں اس کو کہوں کہ آج میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے دنیا میں تجھے پیغام پہنچا دیا تھا۔

ان تمام احادیث سے واضح ہو گیا کہ لوگوں کا حق مار کر صرف حج کرنے سے یا لیلۃ القدر جاگنے سے گناہ معاف نہیں ہوتے بلکہ گناہوں کی بخشش کیلئے حق والوں کے حق واپس کرنا از حد ضروری ہے بصورت دیگر معاملہ خطرے میں ہے۔

اس لئے چار معاملات میں اپنے آپ کو دنیا میں پاک صاف کر لیں اور ان سے جا کر معافی مانگ لیں ان کو ان کے حق لوٹا دیں اور معافی کے معاملہ میں شیطان کی طرف سے دھوکے کا شکار نہ ہوں۔

☆ زبان سے کسی کو دکھ دیا۔

☆ ہاتھ سے کسی کو دکھ دیا۔

☆ کسی کے ساتھ فراڈ یا جعل سازی کی۔

☆ کسی کا حق دبایا۔

گناہوں کی اس چوتھی قسم میں مسلمانوں کی اکثریت مبتلا ہے اور دھوکے کا

---

[1] صحیح البخاری: 3073

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکار ہے اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

5 سچی اور پکی توبہ سے معاف ہونے والے گناہ:

پانچویں قسم میں وہ گناہ آجاتے ہیں جو ہیں تو کبیرہ گناہ لیکن ان پر کوئی قصاص، حد، کفارہ یا کسی حق کی ادائیگی نہیں ہے لیکن وہ اس کے باوجود کبیرہ گناہ ہے اور ان سے معافی کا طریقہ یہ ہے کہ ان گناہوں پر شرمندہ ہوتے ہوئے ان کو ہمیشہ ہمیش کیلئے چھوڑ دیا جائے اور سچی توبہ کر لی جائے ہمارے معاشرے میں نوے فیصد ایسے لوگ ہیں کہ جن کی معافی اس لئے بے وقوفی ہے کہ وہ گناہ چھوڑتے نہیں حج کرتے رہتے ہیں اور راتوں کو اٹھ کر استغفار بھی کرتے ہیں مگر گناہوں کی دلدل میں ساری زندگی اٹے رہتے ہیں ایسے لوگوں کی معافی کا معاملہ بھی خطرے میں ہے ایسے چند گناہ بھی ہم مثالوں کے ساتھ آپ کے سامنے واضح کر دیتے ہیں تا کہ یہ اہم موضوع آپ کو اچھی طرح سمجھ آجائے۔

☆ **شرک وبدعت:** جو شخص عبادت تو کرتا ہے، وظائف تو پڑھتا ہے اور لمبی لمبی دعائیں بھی کرتا ہے لیکن شرکیہ امور سے باز نہیں آتا، بدعات کرنے سے رکتا نہیں، تو ایسے شخص کو اس کا معافی مانگنا کبھی فائدہ نہیں دے گا جب تک وہ شرک وبدعت کو چھوڑ کر سچی توبہ نہ کرلے، شرک وبدعت کی کھائیوں میں رہ کر معافی کیلئے ہاتھ اٹھانا بے کار ہے۔

☆ **سود کھانا:** ایسا شخص جس کے سودی لین دین ہیں، حج سے پہلے بھی وہ سودی معاملات کرتا تھا اور حج کے بعد بھی اس کے وہی طور طریقے ہیں، شعبان میں بھی وہ سود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خور تھا، شوال میں بھی اس کے ہاتھ سود سے رنگے ہوئے ہیں تو ایسے شخص کا الفاظ کی حد تک معافی مانگنا بلا شبہ خطرے میں ہے جب تک وہ سود کی دلدل سے باہر نکل کر، سچی توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی نہیں مانگتا اس وقت تک اس کو بخشش کے حقیقی خزانے نصیب نہیں ہوتے۔

☆ **جھوٹ بولنا:** اسی طرح جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کیلئے جھوٹ کا چھوڑنا ضروری ہے اگرچہ اس گناہ پر کوئی حد یا کفارہ نہیں ہے لیکن یہ بڑا خطرناک گناہ ہے جو انسان کو آہستہ آہستہ عادی مجرم بنا کر اس کو جہنم تک لے جاتا ہے اس لئے اس گناہ سے جب تک وہ باہر نہیں نکلتا اس کے معافی کے سب دعوے بھی جھوٹے ہیں۔

☆ **فحاشی دیکھنا:** بند کمروں میں یا فیس بک نیٹ پر فحاشی دیکھنا کبیرہ گناہ ہے اگرچہ اس گناہ پر بظاہر کوئی حد یا کفارہ نہیں ہے لیکن سچی معافی کیلئے اس شیطانی عمل کو چھوڑنا از حد ضروری ہے بصورت دیگر بے غیرت اور دیوث آدمی کیلئے جہنم کی وعید ہے اور اس کی معافی کے سب دعوے جھوٹے ہیں۔

☆ **فجر کی نماز بروقت نہ پڑھنا:** ہمارے ہاں اکثر لوگ جھوٹ، فحاشی اور چوری ڈکیتی کو گناہ سمجھتے ہیں لیکن فرض نماز کو بلا وجہ چھوڑ دینا ان کے ہاں کسی کھاتے کا گناہ نہیں ہوتا وہ اس کو معمولی کھاتے کی غفلت سمجھتے ہیں حالانکہ فرض نماز کو بلا وجہ وقت پر ادا نہ کرنا کبیرہ ترین گناہ ہے اور جو شخص روزانہ یہ گناہ کرتا ہے وہ حرام نہ بھی کرے تو اس کا نماز نہ پڑھنا بہت بڑا حرام کام ہے ایسا شخص بھی اس وقت تک اپنی معافی میں سچا نہیں جب تک وہ فرض نمازوں کی کوتاہی کو ختم نہیں کرتا۔

اور اسی طرح درجنوں گناہ ایسے ہیں جن پر کوئی حد یا کفارہ تو نہیں ہے لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب تک انسان ان سے سچی توبہ نہیں کرتا اس وقت تک اس کو اس گناہ سے معافی حاصل نہیں ہوتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ یہی فرماتے ہیں:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ (1)

جن بڑے گناہوں سے تمہیں روکا گیا ہے اگر تم ان سے بچ جاؤ تو ہم تم سے تمہاری برائیاں مٹادیں گے اور خوب عزت والی جگہ میں تمہیں داخل کریں گے۔

❻ عبادات اور اذکار سے معاف ہونے والے گناہ:

ہمارے دین اسلام میں کوئی بھی ایسی نیکی نہیں ہے جو اخلاص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق کی گئی ہو اور اس سے اجر وثواب نہ ملے اور گناہ معاف نہ ہوں، نماز سے لے کر زبان سے صرف سبحان اللہ کہنے تک جتنی بھی چھوٹی بڑی نیکیاں ہیں ان سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں، لیکن یہاں پر اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ ان نیک اعمال سے قاتل کو قتل معاف نہیں ہوتا، ڈاکو کو ڈکیتی معاف نہیں ہوتی بلکہ ان عبادات اور نیک اعمال سے چھوٹے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

آخری اور چھٹی قسم ان گناہوں کی ہے جن کو آپ صغیرہ گناہ کہتے ہیں جو انسان سے ناچاہتے سرزد ہوتے رہتے ہیں ایسے گناہ اللہ تبارک وتعالیٰ نماز اور ذکر اذکار سے معاف فرمادیتے ہیں جس طرح کہ ایک صحیح حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ

(1) سورۃ النساء:31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّلَوٰاتُ الْخَمْسُ وَ الْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ (۱)

پانچ نمازے اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اس دوران ہونے والی کوتاہیوں کا کفارہ ہے جب تک بڑے گناہوں سے بچا جائے۔

اس روایت نے یہ حقیقت کھول بیان کر دی ہے کہ چوری ڈکیتی اور قتل جیسے گناہ صرف نفلوں اور جمعوں سے معاف نہیں ہوتے ہیں، نماز اور جمعہ سے صرف ان کوتاہیوں کو بخش دیا جاتا ہے جو معمولی نوعیت کی ہوتی ہیں اور انسان سے نا چاہتے ہوئے سرزد ہو جاتی ہیں جیسا کہ نا چاہتے ہوئے نگاہ کا غیر محرم عورت پر پڑ جانا، زبان سے کسی لغوبات کا نکل جانا وغیرہ وغیرہ اور اسی طرح ایک دوسری روایت میں بھی اس کی صراحت مندرجہ ذیل الفاظ سے کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَاقَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصاً اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ (۲)

جب کبھی بھی کوئی شخص اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ کلمہ عرش تک جا پہنچتا ہے جب تک بندہ بڑے گناہوں سے بچا رہے۔

اس روایت نے بھی بات کو واضح کر دیا ہے کہ اعمال کی قبولیت اور اللہ کے

(۱) صحیح مسلم:233، سلسلہ احادیث صحیحہ:1920

(۲) جامع ترمذی:3590

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں درجات کی بلندی کیلئے بڑے گناہوں کو چھوڑنا لازم ہے اگر کوئی شخص کبیرہ گناہ کرتا ہے تو اس کا برا اثر جہاں نیکیوں کو برباد کرتا ہے وہاں ایسا شخص اس وقت تک گناہگار ہی رہتا ہے جب تک وہ بڑے گناہ کو چھوڑ نہ دے اور اس کے مطابق معافی نہ مانگ لے اور اللہ تعالیٰ نے جنت کا اور انعام واکرام کا وعدہ بھی انہیں لوگوں سے فرمایا ہے جو کبیرہ گناہوں کو چھوڑ دیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾ [1]

جن بڑے گناہوں سے تمہیں روکا گیا ہے اگر تم ان سے بچ جاؤ تو ہم تم سے تمہاری برائیاں مٹادیں گے اور خوب عزت والی جگہ میں تمہیں داخل کریں گے۔

گناہوں کی بخشش کے حوالے سے ان چند معروضات کو اچھی طرح سمجھنا اور پھر ان کے مطابق اللہ تعالی سے معافی کا طلب گار بننا ہم سب کیلئے بہت زیادہ ضروری ہے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کہ وہ ہم سب کو ان تمام اصول وضوابط کے مطابق معافی مانگنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

هذا ما كان عندي

والله تعالى اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

[1] سورۃ النساء:31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد اور
مسجد والے کا مقام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۱۸﴾ (۱)

اللہ کے گھر تو صرف وہی شخص آباد کرتا ہے جس کا اللہ پر اور آخرت کے دن پر پختہ یقین ہو، نمازی ہو، زکوۃ دیتا ہو اور صرف اللہ سے ڈرتا ہو بلا شبہ یہی لوگ ہدایت یافتہ جماعت میں ہیں۔

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ (۲)

ان عظیم گھروں میں جن کے بارہ میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند کیے جائیں اور ان میں اسکے نام کا ذکر کیا جائے، اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں صبح

(۱) سورۃ التوبۃ:18

(۲) سورۃ النور:36-38

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وشام، اور بڑی شان والے ہیں وہ مرد جنہیں اللہ کے ذکر سے، نماز قائم کرنے سے اور زکوۃ دینے سے کوئی تجارت اور خرید وفروخت غافل نہیں کرتی، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی تا کہ اللہ انہیں ان کا بہترین بدلہ دے جو انہوں نے کیا اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ ①

اور بلاشبہ مسجدیں اللہ کیلئے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔

تمہیدی گزارشات:

مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے گھروں سے محبت اور عقیدت رکھنا اعلیٰ ایمان کی نشانی ہے ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ مسجد کے متعلق کوئی بھی کام ہو اس کو دل کی خوشی سے کر گزرے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں اعزاز، اکرام اور انعامات سے نوازتے ہیں، بڑے ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو مسجد کیلئے جگہ دیتے ہیں، مسجد کی تعمیر میں حصہ ڈالتے ہیں، مسجد کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں، مسجد کے خطیب اور امام سے خاص محبت رکھتے ہیں اور اسی طرح ہمہ وقت مسجد کی بہتری، برتری اور ترقی کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔

موجودہ حالات میں بہت زیادہ فتنے بڑھ چکے ہیں بڑے بڑے مذہبی خاندانوں کے رشتے بھی مساجد سے کمزور نہیں ہوئے بلکہ ٹوٹ چکے ہیں، اس وقت مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے کہ جن کا مسجد سے کسی قسم کا کوئی لین دین نہیں ہے ان

① سورۃ الجن:18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا رشتہ مکمل طور پر مسجد سے ختم ہے اور پھر ظلم کی بات یہ ہے کہ بعض لوگ مسجد والوں کی حقارت کرتے ہیں میں نے کئی لوگوں کو یہ طعنے دیتے ہوئے بھی سنا ہے کہ وہ نمازی کے متعلق یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو ہر وقت مسجد میں ہی رہتا ہے یہ تو بس مسیتڑ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور پھر جو لوگ مسجد میں آتے ہیں ان میں سے بھی کچھ لوگ انتہائی جلد باز ہوتے ہیں اور بعض لوگ معمولی سے ناخوشگوار واقعہ پر مسجد میں اپنی آوازوں کو بلند کرنا شروع کر دیتے ہیں اور حتی کہ بعض اوقات تو مسجد کی حرمت بھی ایسے لوگوں کے ہاتھوں پامال ہو جاتی ہے، آج وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے کہ اپنا رشتہ مسجد کے ساتھ مضبوط بنایا جائے کیونکہ یہ مسجدیں ہی خیر و برکت، ہدایت کا ذریعہ اور امن وسلامتی کے مراکز ہیں آپ یقین مانیں پچھلے دور میں کئی بڑے بڑے ایسے غیر مسلم بھی گزرے ہیں جو صرف مسجد میں مسلمانوں کی عبادت، اجتماعیت، سادگی اور وقار کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے اور انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ بڑے بڑے مندروں اور گرجوں میں ہم نے وہ سکینت نہیں دیکھی جو مسلمانوں کے ہاں ان کی مساجد میں پائی جاتی ہے۔

اور یقین کریں آج بھی جس شخص کو سکون نام کی کوئی چیز چاہیے تو وہ مسجد کا رخ کرے، ہمارے آوارہ مسلمان سکون کیلئے زنا کرتے ہیں، شراب پیتے ہیں اور رب رسول کی بغاوتیں کرتے ہیں جبکہ مسجد کا دوسرا نام سکون خانہ ہے جو بھی شخص یہاں دل کی حضوری سے اللہ کی عبادت کرتا ہے اللہ پاک اس کو کیف وسرور اور ایمان کی مٹھاس عطا فرما دیتے ہیں، مجھے اچھی طرح یاد ہے ہمارے ملک کا ایک بہت بڑا گلوکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب صحیح مسلمان اور نمازی بنا تو اس نے دوٹوک الفاظ میں کہا تھا کہ ''جس سکون کو میں فائیو سٹار ہوٹلوں میں ڈھونڈ تا رہا اور جسے میں رنگین راتوں میں تلاش کرتا رہا بالآخر وہ سکون مجھے بالاکوٹ کی ایک ٹوٹی ہوئی مسجد کی پھٹی ہوئی چٹائی پر بیٹھ کر ملا۔'' اللہ اکبر

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ازسرنو مساجد کے ساتھ اپنے رشتے کو مضبوط کیا جائے اور مسجد کے ساتھ ہمہ جہت تعلق ایسا ہو کہ ہم میں سے ہر کوئی مسجد کی کسی بھی ضرورت کو اپنی ضرورت سمجھے کیونکہ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ مسجد جو کہ اللہ کا گھر ہے وہ ہمارے گھر سے زیادہ اہم اور افضل ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے متعلق اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ (1)

اللہ کے گھر تو صرف وہی شخص آباد کرتا ہے جس کا اللہ پر اور آخرت کے دن پر پختہ یقین ہو، نمازی ہو، زکوۃ دیتا ہو اور صرف اللہ سے ڈرتا ہو بلاشبہ یہی لوگ ہدایت یافتہ جماعت میں ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بتا دیا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے گھر کی آبادی میں دلچسپی رکھتا ہے ایسا شخص ہی سچا مومن اور اصل ہدایت یافتہ ہے، آج اگر کسی شخص نے دیکھنا ہو کہ میں ایمان اور ہدایت کے معاملے میں کہاں کھڑا ہوں تو وہ شخص مسجد کے ساتھ اپنے لگاؤ اور اپنی محبت کو چیک (check) کرلے جس

(1) سورۃ التوبۃ:18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدر زیادہ اس کے دل میں مسجد کی محبت اور قدر ہوگی اسی قدر وہ اعلیٰ درجے کا مومن اور ہدایت یافتہ ہوگا۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے گھروں کو ذکر سے آباد کرنے والے خوش نصیب لوگوں کے متعلق اپنے فضل وکرم کا یوں اعلان فرمایا ہے:

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ [1]

ان عظیم گھروں میں جن کے بارہ میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند کیے جائیں اور ان میں اسکے نام کا ذکر کیا جائے، اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں صبح وشام اور بڑی شان والے ہیں وہ مرد جنہیں اللہ کے ذکر سے، نماز قائم کرنے سے اور زکوۃ دینے سے کوئی تجارت اور خرید وفروخت غافل نہیں کرتیں، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی تاکہ اللہ انہیں ان کا بہترین بدلہ دے جو انہوں نے کیا اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

یاد رہے! ان آیات سے پہلی آیت میں نور، ہدایت اور روشنی کا ذکر ہوا اور ان آیات میں بتا دیا ہے کہ آپ کو نور، روشنی اور ہدایت مسجدوں سے ہی ملے گی یہاں

---

[1] سورۃ النور: 36-38

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بیوت'' سے مراد مساجد ہیں۔

قرآن مجید کے ایک تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ مسجدوں میں غیروں کو نہیں پکارا جائے گا، نہ ہی غیروں کی پوجا کی جائے گی، حاجات اور ضروریات کو پورا کرنے کیلئے صرف ایک اللہ کو پکارا جائے گا۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا[1]

اور بلاشبہ مسجدیں اللہ کیلئے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔

اس آیت کو پڑھ لینے کے بعد بھی جو شخص مسجد میں ''یارسول اللہ انظر حالنا واسمع قالنا'' اور اسی طرح ''یا علی مدد'' اور ''یا غوث اعظم مدد'' اور ''یا عبدالقادر جیلانی شیأ للہ'' کہہ کر پکارتے ہیں ان کو غور کر لینا چاہیے کیونکہ مرنے کے بعد غور وفکر کا موقع نہیں دیا جائے گا بلکہ حساب لیا جائے گا۔

بہر صورت اس وقت حالات کا سب سے بڑا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ کے گھروں سے محبت کی جائے اور اللہ کے گھروں کے ساتھ اپنے رشتے کو ہر لحاظ سے مضبوط کیا جائے۔

مسجد بنانے والے کا مقام:

مسجد بنانے والے کا اللہ کے ہاں بہت بڑا مقام ہے اور یہ اللہ کے نبیوں اور رسولوں کا کام ہے یعنی سادہ لفظوں میں مسجد بنانے والا اور اس میں صرف اللہ کے نام کو بلند کرنے والا انبیاء ورسل کے صراط مستقیم پر ہے، آپ سب جانتے ہیں کہ حضرت

[1] سورة الجن: 18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیمؑ نے کوئی دربار یا مزار نہیں بنایا تھا بلکہ صرف اللہ کا گھر بنایا تھا جس کی تعمیر کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیات میں فرمایا ہے۔

اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ علیہ السلام نے اپنے پہلے پڑاؤ میں سب سے پہلی مسجد "مسجد قباء" اپنی نگرانی میں بلکہ ازخود تعمیر کروائی تھی اور پھر اسی طرح جب آپ شہر مدینہ میں پہنچے تو آپ علیہ السلام نے سب سے پہلے کام ہی مسجد کا شروع کیا اور مسجد نبوی کی ابتدا میں میرے اور آپ کیلئے اور بالخصوص ہمارے نوخیز بچوں کیلئے ایک بہت بڑا پیغام ہے اور وہ یہ ہے کہ جس جگہ پر اب مسجد نبوی ہے یہ جگہ دو یتیم لڑکوں کی تھی اس جگہ پر وہ اپنی کھجوروں کو خشک کیا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ پر مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو ان دونوں یتیم لڑکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیمت وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا، حالانکہ نوعمری میں انسان کے دل میں لالچ اور حرص زیادہ ہوتی ہے اور آپ نے یہاں تک دیکھا ہوگا کہ بڑے بڑے دیندار نمازی جو مسجد کے پڑوس میں رہتے ہیں، جب مسجد کی وسعت کیلئے ان کے پلاٹ کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ مارکیٹ ریٹ سے بھی زیادہ کا مطالبہ کرتے ہیں، یہ ہے ہماری مسلمانی اور وہ ہے ان یتیم لڑکوں کی مسلمانی . . . ، خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکرار کے ساتھ قیمت ادا فرمائی اور مسجد کی تعمیر میں بطور مستری اور مزدور خود شامل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشعار پڑھ کر صحابہ کا ایمان تازہ کرتے اور سب سے آگے بڑھ کر مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتے تھے۔

اس لئے مسجد کو جگہ دینے والے اور مسجد کو بنانے والے اور اس کی تعمیر میں مالی طور پر یا عملی طور پر حصہ لینے والے کا بہت بڑا مقام ہے اس سے بڑا مقام کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے...؟ کہ وہ شخص رسولوں کی راہ پر ہے اور پھر مسجد بنانے کے عوض میں اللہ پاک اس کو جنت میں محل عطا فرمائیں گے، آپ نے علمائے کرام سے کئی ایک روایات سن رکھی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مساجد بنانے کی ترغیب دیتے ہوئے یہاں تک ارشاد فرمادیا کہ "جو شخص پرندے کے گھونسلے کے برابر بھی اللہ کا گھر بنائے گا اللہ اس کیلئے جنت میں محل بنائے گا" مراد یہ ہے کہ چھوٹی سی مسجد بھی بنانے والا اللہ تعالیٰ کی جنت میں محل پالیتا ہے، آپ مجھے بتائیں اس سے بڑھ کر شان مقام اور کیا ہوسکتا ہے...؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھروں کو آباد کرنے والوں کے متعلق کیا خوب ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ [1]

اللہ کے گھر تو صرف وہی شخص آباد کرتا ہے جس کا اللہ پر اور آخرت کے دن پر پختہ یقین ہو، نمازی ہو، زکوۃ دیتا ہو اور صرف اللہ سے ڈرتا ہو بلاشبہ یہی لوگ ہدایت یافتہ جماعت میں ہیں۔

دُور سے مسجد میں آنے والے کا مقام:

آپ نے عموماً دیکھا ہوگا کہ جن لوگوں کے گھر مسجدوں سے دور ہوتے ہیں وہ بہت کم مسجد میں آتے ہیں، نماز پڑھتے ہی نہیں اور اگر پڑھ بھی لیں تو سارے فرض گھر میں ہی ادا کر لیتے ہیں جب کہ ایسے غافل مسلمانوں کو علم ہی نہیں کہ ان کے

[1] سورۃ التوبۃ:18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد کی طرف اٹھنے والے ہر قدم کی اللہ کے ہاں کیا قدر و قیمت ہے، میں نہایت اختصار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات نقل کر دیتا ہوں جن سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسجد کی طرف بڑھنے والے قدم کس قدر زیادہ شان اور مقام والے ہیں۔

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَعْظَمُ النَّاسِ اجراً فی الصلاۃ ابعدھم فابعدھُمْ مَمْشًی

مسجد کے تمام نمازیوں میں سے اجر کے لحاظ سے سب سے زیادہ آگے وہ ہے جو دور سے چل کر مسجد کی طرف آتا ہے۔(1)

یعنی خالص نیت کے ساتھ سنت کے مطابق جتنے نمازی باجماعت مسجد میں نماز پڑھتے ہیں ان میں زیادہ اجر اس نمازی کا ہے جو دور سے چل کر آتا ہے، اس حدیث سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دوسری، تیسری یا چوتھی گلی سے چل کر مسجد میں آنے والے کا کس قدر زیادہ اجر ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسجد کا پڑوس اللہ کا خاص فضل ہے لیکن اجر ان کا ہی زیادہ ہے جو دور سے مسجد میں آتے ہیں۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے پاس کچھ پلاٹ خالی تھے تو بنوسلمہ قبیلے کے بعض افراد نے مسجد کے پڑوس میں رہائش بنانے کا ارادہ کیا تو ان کے اس منصوبے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیتے

(1) صحیح البخاری: 651

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور ساتھ ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

''یَا بَنِی سَلِمَةَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ آثَارُکُمْ''(1)

اے بنو سلمہ اپنے گھروں میں ہی ٹھہرے رہو تمہارے قدموں کے نشانات کو بھی لکھا جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو سن کر پھر بنو سلمہ نے اپنی رہائشیں مسجد کے قریب لانا پسند نہیں کی تھیں اور آپ اندازہ فرمائیں کہ کس قدر شرف کی بات ہے کہ ان قدموں کے نشانات کو بھی لکھا جاتا ہے جو مسجد کی طرف جاتے ہوئے زمین پر لگتے ہیں اور اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ملتا ہے:

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَھُمْ ؕ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾(2)

ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے اور لکھتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور ان کے نشانات کو اور ہر چیز کو ہم نے ایک واضح کتاب میں شمار کر رکھا ہے۔

اور اسی طرح متعدد صحیح روایات میں آتا ہے کہ:

جو مسلمان باوضو اپنے گھر سے مسجد کی طرف آتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ایک قدم کے بدلے دس نیکیاں عطا کرتے ہیں، اس کے گناہ معاف کرتے ہیں، جنت میں اس کے درجات بلند کرتے ہیں اور ایک حسن درجہ کی روایت کے مطابق گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف جانے والا ایسے ہی ہے

(1) صحیح مسلم: 1519

(2) سورۃ یٰسین: 12

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے کہ کوئی احرام باندھ کر حج کیلئے جا رہا ہے۔ ①

اندازہ کریں کہ مسجد کی طرف اٹھنے والے قدم اور زمین پر پڑنے والے نشانات کا کس قدر زیادہ مقام ہے، ابھی وہ مسجد میں نہیں پہنچا...؟ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیکر آج تک جتنے بھی سچے مسلمان ہیں وہ دل کی خوشی اور سرور سے مسجدوں کی طرف آتے ہیں بلکہ آپ حیران ہونگے کہ کئی لوگوں نے تو اجر وثواب کی لالچ میں آرام دہ سواری لینے سے انکار کر دیا تا کہ ہمارے اجر وثواب میں کمی نہ آجائے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی ایسا تھا کہ وہ سب سے زیادہ دور سے مسجد میں آتا تھا اس کے علاوہ کوئی ایسا صحابی نہیں تھا جو دور دراز سے مسجد میں آتا ہو اور مزے کی بات یہ تھی کہ اس کی کوئی نماز بھی نہیں رہتی تھی وہ ہر نماز با جماعت ادا کرتا تھا، اس کی حالت دیکھ کر صحابہ کو بھی ترس آیا اور مجھے بھی ترس آیا اور ہم نے اس سے کہا کہ بھائی آپ کوئی سواری وغیرہ خرید لیں جس سے آپ کو آسانی ہوگی آپ گرمی سے بھی بچ جائیں گے اور زمین کے کیڑے مکوڑے بھی آپ کو تکلیف نہیں دے سکیں گے اس نمازی صحابی نے یہ سن کر کہا:

''مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي''

① صحیح مسلم: 1521؛ سنن ابی داود: 558؛ مسند احمد: 17460

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر آنا اور گھر کی طرف لوٹنا سب اجر وثواب لکھا جائے۔

اور ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرے کے پاس ہو، صحابہ کرام نے یہ ساری باتیں سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتلادیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بلا کر پوچھا کہ آپ نے ایسی باتیں کیوں کہی ہیں؟، اس نے کہا اللہ کے رسول صرف اجر وثواب کی نیت ہے، کہ اللہ تعالیٰ مسجد کی طرف میرا آنا اور پھر پلٹ کر واپس جانا قبول کرتے ہوئے وہ مجھ پر اپنی رحمتیں فرمادیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

أَعْطَاکَ اللّٰهُ ذٰلِکَ کُلَّهُ. أَنْطَاکَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَزَّ مَا احْتَسَبْتَ کُلَّهُ أَجْمَعَ‘‘(1)

اللہ نے یہ سب کچھ تجھے عطا کردیا ہے جو تو نے ثواب کی نیت رکھی ہے وہ ساری کی ساری اللہ تعالیٰ تجھے عطا فرمائیں گے۔

ان روایات کی روشنی میں آپ غور کرلیں کہ ابھی مسجد کی طرف آنے والا مسجد سے باہر ہی ہے مگر اس کا پروٹوکول شروع ہو چکا ہے، آپ لوگ جب مسجد کی طرف آتے ہو تو ان تمام روایات کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھا کرو پھر کسی صورت بھی اذان کے بعد گھر میں نماز پڑھنے کو آپ کا جی نہیں چاہے گا اور دنیا کی کوئی چیز بھی مسجد کی راہ میں آپ کیلئے رکاوٹ نہیں بنے گی، آپ کا مسجد کی طرف آنا یہ مسجد کو آباد کرنے

---

(1) صحیح مسلم:1516؛ سنن ابی دورد:557؛ مسند احمد:21216

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے برابر ہے اور آپ کے متعلق ہی قرآن کہتا ہے:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ (1)

اللہ کے گھر تو صرف وہی شخص آباد کرتا ہے جس کا اللہ پر اور آخرت کے دن پر پختہ یقین ہو، نمازی ہو، زکوۃ دیتا ہو اور صرف اللہ سے ڈرتا ہو بلاشبہ یہی لوگ ہدایت یافتہ جماعت میں ہیں۔

مسجد میں بیٹھنے والے کا مقام:

اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں! آپ مسجد سے باہر تنکے سے زیادہ ہلکے ہیں اور باوضو مسجد میں آپ اجر وثواب اور مقام کے لحاظ سے پہاڑوں سے زیادہ بلند ہیں جو شخص مسجد میں آکر آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پورے وقار اور توجہ کے ساتھ عبادت کرتا ہے اس شخص سے اللہ تعالیٰ کس قدر زیادہ پیار کرتے ہیں آنے والی چند روایات پر غور فرمالیں۔

امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَ الذِّكْرِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ لَهُ. كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ" (2)

(1) سورۃ التوبۃ:18

(2) سنن ابن ماجہ:800

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو مسلمان مرد نماز اور ذکر کیلئے مسجدوں میں پابندی سے حاضر ہوتا ہے،
اللہ تعالیٰ اس سے ایسا خوش ہوتا ہے، جس طرح مسافر کے گھر والے اس کے
گھر آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

مجھے بتائیں! ایک مسلمان کیلئے اس سے بڑھ کر اعزاز والی بات کیا ہوسکتی ہے کہ اس کا پرودگار رب العالمین اسے دیکھ کر عرش بریں پر اس قدر زیادہ خوش ہوجائے کہ جس طرح کوئی میزبان اپنے خاص پیارے کو اچانک اپنے گھر میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے...؟ اور پھر چند ایک صریح روایات میں آتا ہے کہ نمازی بندہ جتنی دیر تک مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے اس کو نماز پڑھنے کے برابر اجر وثواب دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَ فِيْ الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَالَمْ يُحْدِثْ"(۱)

ہمیشہ بندہ نماز میں ہی ہوتا ہے جب وہ مسجد میں نماز کا انتظار کر رہا ہو جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

اسی طرح ترمذی کی ایک روایت میں ہے:

"مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ"(۲)

---

(۱) صحیح البخاری: 176

(۲) ترمذی: 491

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو نماز کے انتظار میں خصوصی طور پر (مسجد میں) بیٹھا رہے وہ نماز میں ہی ہے

اسی طرح نسائی شریف میں آتا ہے حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے:

''مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ''[1]

جو کوئی مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے پس وہ نماز میں ہی ہے

ان تمام روایات سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ جماعت سے پہلے مسجد میں آنے والوں کو سنتیں اور نفل پڑھ لینے کے بعد نہایت توجہ کے ساتھ ذکر اور دعا میں مشغول رہنا چاہیے کیونکہ اذان اور اقامت کے درمیان میں مانگی ہوئی دعا رد نہیں کی جاتی اور پھر نماز کا انتظار کرنے والے کو نماز کے برابر ہی ثواب دیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ

یعنی کہ اللہ کی ایک خوشی تو یہ ہے کہ، بندہ نماز میں نہیں ہے لیکن اللہ کے کاغذوں میں وہ ایسے ہی ہے گویا کہ وہ نماز میں ہے اور پھر خوشی میں آ کر اللہ تعالیٰ مسجد میں بیٹھنے والے کیلئے رحمت کے فرشتے کو مقرر کر دیتے ہیں وہ اس کیلئے تین دعائیں کرتا رہتا ہے، ہمارے ہاں نمازیوں کو سلام پھیرنے کے فوراً بعد بھاگ اٹھنے کی پڑی ہوتی ہے جبکہ سلام کے بعد جو شخص اسی جگہ پر بیٹھا اذکار وغیرہ میں مصروف رہتا ہے، نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے اور نہ اس کا وضو ٹوٹتا ہے اس کیلئے فرشتے مسلسل تین دعائیں کرتے رہتے ہیں:

[1] سنن النسائی: 735

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ. اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ. (1)

اے اللہ اس پر رحم کر، اے اللہ اس کو معاف کر، اے اللہ اس پر نظر کرم کر دے۔

اللہ کی قسم! یہ حدیث بندے کے سامنے ہو تو سلام پھر جانے کے بعد بھی اپنی جگہ سے اٹھنے کو جی نہیں چاہتا، دل کرتا ہے میں بیٹھا رہوں اور رحمت کے فرشتے میرے لئے دعا کرتے رہیں۔

لوگوں کی کتنی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے لئے کوئی اللہ کا ولی نیک انسان دعا کرے، امام کعبہ دعا کرے یا ہمارے لئے کوئی تہجد گزار نیک مسلمان دعا کرے، لیکن مجھے آپ بتائیں اس نمازی کے بلند نصیب کے کیا کہنے کہ جس کیلئے تین شاندار دعائیں ہوتی ہیں اور دعائیں کرنے والے بھی اللہ کی رحمت کے معصوم فرشتے ہوتے ہیں۔

مسجد میں نمازی بیٹھا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ رب العالمین اسے ایک فرمانبردار روزے دار جتنا ثواب عطا کرتے ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ جو شخص مسجد میں بیٹھا رہتا ہے

"كَانَ كَالصَّائِمِ الْقَانِتِ. حَتّٰى يَرْجِعَ" (2)

---

(1) صحیح مسلم:1506

(2) مسند احمد:17456

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ فرمانبردار روزے دار کی طرح ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے۔

اور پھر بعض صحیح روایات سے تو ایک مسلمان خوشی سے حیران ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو مسجد میں دیکھ اس قدر زیادہ خوش ہوتے ہیں...؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نماز کے بعد مسجد میں بیٹھے ہوئے نمازیوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے اہل اسلام کی جماعت تم خوش ہو جاؤ، یہ تمہارا پروردگار ہے، جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے کو کھولا، تمہاری وجہ سے فرشتوں میں فخر کرتے ہوئے کہہ رہا ہے، یہ میرے بندے ہیں، جنہوں نے ایک فرض نماز کو ادا کرلیا ہے اور وہ دوسری کا مسجد میں بیٹھ کر انتظار کر رہے ہیں۔ (۱)

خود غور کریں اس سے بڑھ کر ایک مومن مسلمان کیلئے خوشی کا مقام اور کیا ہو سکتا ہے...؟ اور اسی طرح مسجد میں بیٹھنے والا اس قدر زیادہ خوش نصیب ہے کہ وہ جتنی دیر مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کرتے رہتے ہیں اور ایسا شخص ہمیشہ خیر و عافیت سے زندہ رہتا ہے اور خیر و عافیت کی موت پاتا ہے۔ (۲)

اللہ ہم سب کو پورے وقار اور پوری دلجمعی اور خشوع کے ساتھ جماعت سے پہلے اور جماعت کے بعد مسجد میں بیٹھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ (آمین) اور حقیقت میں مسجدوں میں زیادہ بیٹھنے والے ہی مسجدوں کو آباد کرنے والے ہیں اور انہیں کے متعلق قرآن شریف کہتا ہے:

---

(۱) مسند احمد: 16835، الجامع الصحیح للشیخ الوادعی: 3756

(۲) جامع ترمذی: 3233

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰۤئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (1)

اللہ کے گھر تو صرف وہی شخص آباد کرتا ہے جس کا اللہ پر اور آخرت کے دن پر پختہ یقین ہو، نمازی ہو، زکوۃ دیتا ہو اور صرف اللہ سے ڈرتا ہو بلاشبہ یہی لوگ ہدایت یافتہ جماعت میں ہیں۔

یہ شان ومقام کس کیلئے ہے...؟

مندرجہ بالا بیان کردہ تمام احادیث سن کر بلاشبہ آپ کا ایمان تازہ ہو گیا ہوگا کہ دنیا میں کوئی کسی کو اتنا مقام اور پروٹوکول نہیں دیتا جتنی شان وشوکت اللہ تعالیٰ ایک نمازی کو مسجد میں بیٹھنے کی وجہ سے عطا کرتے ہیں لیکن یہ سارا کچھ مسجد میں آنے والے اس خوش نصیب کیلئے ہے جو مسجد کے وقار اور آداب کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے مسجد میں یکسوئی کے ساتھ بیٹھتا ہے، مسجد میں جس شخص کی آواز بلند ہو یا نظر آوارہ ہو اور اس کے دل میں احساس تک نہ ہو کہ میں کائنات کی سب سے افضل جگہ پر بیٹھا ہوا ہوں ایسا شخص ہر قسم کی عزت افزائی اور فضیلت سے محروم کر دیا جاتا ہے اور شاید کہ مسجد میں شور شرابہ کرنے والا غافل شخص اللہ کی بارگاہ کا مجرم بن جائے۔

آپ سب جانتے ہیں کہ کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا جائز نہیں ہے، گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا درست نہیں ہے اور اسی طرح کسی چیز کو فروخت کرنا بھی حلال نہیں ہے چہ جائیکہ کوئی شخص جگت بازی اور زبان کی آوارگی کے ساتھ مسجد کی

(1) سورۃ التوبۃ:18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرمت کو پامال کرے، بخاری شریف میں آتا ہے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو مسجد میں اونچی آواز کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے سنا تو آپ نہایت غصے میں آگئے اور فرمانے لگے: اگر تم لوگ مدینے کے رہائشی ہوتے تو میں تمہیں سخت سزا دیتا۔

اس وقت سب سے بڑے ظلم کی بات یہ ہے کہ 95 فیصد لوگ مسجد میں آتے نہیں ہیں لیکن جو چند لوگ آتے ہیں ان میں سے بھی اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے کہ جن کے دل مسجد کی قدر و منزلت اور ہیبت سے خالی ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو مکمل طور پر مسجدوں کے وقار کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اور اس وقت مسجدوں میں ایک سب سے بڑا ظلم یہ بھی شروع ہو چکا ہے کہ سرِ عام لوگوں کو شرک و بدعت سنایا جاتا اور پلایا جاتا ہے جب کہ ''سورۃ جن'' میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ: ''مسجدیں صرف اللہ کیلئے ہیں، ان میں شرک و بدعت کی دعوت نہیں ہونی چاہیے۔''

مسجد میں ترجمہ کلاس کا مقام:

اللہ کی پوری زمین پر سب سے زیادہ اعلیٰ جگہ مسجد ہے اور تمام کتابوں میں سے سب سے زیادہ اعلیٰ کتاب قرآن مجید ہے اور پھر اعلیٰ جگہ پر اعلیٰ کتاب کو پڑھنے والا بھی اللہ کے ہاں سب سے اعلیٰ ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق مسجد میں ناظرہ قرآن، ترجمہ قرآن اور حفظ القرآن کی کلاس میں بیٹھنے والا شخص اس قدر زیادہ محترم اور معزز ہے کہ دنیا کا کوئی شخص اس کی رفعت کا مقابلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرسکتا، آپ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

''مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى. يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ. وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ. وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَا ئِكَةُ. وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ''①

جو لوگ بھی مسجدوں میں سے کسی مسجد میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں اس کو سمجھتے سیکھتے ہیں ان پر سکینت اترتی ہے، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے ہاں فرشتوں میں کرتا ہے۔

بتایئے...؟ اس سے بڑھ کر شان اور مقام کیا ہوسکتا ہے...؟ مگر افسوس کہ سینکڑوں نمازی صرف اپنی غفلت کی وجہ سے اس شرف سے محروم ہیں۔

مسجد کی صفائی کرنے والے کا مقام:

ہماری اکثر مساجد میں ان کی دیکھ بھال کیلئے ایک خادم مقرر کردیا جاتا ہے اور خادم مقرر کرنے میں حرج بھی کوئی نہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نمازی کلی طور مسجد کی صفائی ستھرائی سے منہ موڑ لے، کبھی کبھار اللہ کے عظمت کے پیش نظر اس کی صفائی ستھرائی میں حصہ لینا چاہئے اس سے اللہ تعالیٰ جہاں گناہ معاف کرتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ بندے کے درجات بھی بلند کرتے ہیں اور پھر آپ حیران ہونگے کہ مسجد کی صفائی ستھرائی یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب سنت ہے۔

---

① صحیح مسلم:6853

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بلغم دیکھی فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ تو اس کو اپنے ہاتھ کے ساتھ کھرچ دیا، اور اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھی تو خود ایک کنکری پکڑ کر اس کے ساتھ اس کو صاف کیا بلکہ ابن ماجہ میں تو یہاں تک آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا ایک انصاری عورت نے اس بلغم کو کھرچ کر اس کی جگہ پر خوشبو لگا دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کتنا اچھا کام اس نے کیا ہے۔ (1)

ان روایات سے آپ جان چکے ہیں کہ مسجد کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا فرض ہے اور جو مسجد میں غلاظت وغیرہ پھینکتا ہے اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہیں اور پھر اسی طرح اپنے ہاتھوں سے مسجد کی صفائی کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے اور بڑے رتبے کی بات ہے، بلکہ اس قدر رتبے کی بات ہے کہ ایک مشہور واقعہ ہے، جسکو امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی نقل کیا ہے کہ: ایک عورت مسجد میں صرف جھاڑو دیا کرتی تھی اور وہ بھی کبھی کبھار ایسا کرتی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وفات کا پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ ہو جانے کے باوجود دوبارہ اس کی قبر پر جا کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ اکبر

اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر گاہے گاہے کوئی مسجد سے تنکے اٹھا دے تو نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اس کا اس قدر بلند درجہ ہے کہ اس کی قبر پر جا کر دوبارہ

(1) صحیح بخاری: 408، سنن ابن ماجہ: 762، مسند احمد: 13066

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ پڑھائی جارہی ہے جو امام مسجد میں پانچ وقت نماز پڑھاتا ہے...؟ جو عالم ہر جمعے مسجد میں خطبہ دیتا ہے اس کا شان اور مقام کیا ہوگا...؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسجدوں کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین

مسجد سے محبت رکھنے والے کا مقام:

جو لوگ اللہ کے گھروں سے محبت رکھتے ہیں وہ کائنات کے عظیم ترین لوگ ہیں اور جیسا کہ آپ جان چکے ہیں کہ اللہ کے گھروں سے محبت یہ انبیاورسل کا شیوہ ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ آپ جب بھی سفر سے مدینہ واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھتے پھر اپنے گھر کو جاتے تھے اور اسی طرح اپنی بیماری کے آخری دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود سخت تکلیف کے مسجد میں جایا کرتے تھے اور اسی طرح جو شخص مسجدوں سے محبت رکھتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ بھی محبت رکھتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا (1)

جگہوں میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اس کی مساجد ہیں اور جگہوں میں سے اللہ کے ہاں سب زیادہ بغض والی جگہ اس کے بازار ہیں۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنی زمین پر جو جگہ سب

(1) صحیح مسلم:1528

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ پسند ہے وہ مسجد والی جگہ ہے، جب اللہ تعالیٰ کو مسجد والی جگہ سب سے زیادہ پسند ہے تو بلا شبہ مسجد والی جگہ سے محبت کرنے والا مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے، آپ اس حدیث کی روشنی میں یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ مسجدوں سے شدید محبت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین بندہ ہے۔

اور اسی طرح مسجدوں سے محبت رکھنے والا شخص اور مسجدوں کی آبادی میں نمایاں کردار ادا کرنے والا خوش نصیب فرشتوں کا بھی دوست بنا دیا جاتا ہے، ایسے شخص سے دنیا دار نہیں بلکہ پروردگار کے محبوب فرشتے بھی پیار کرتے ہیں، ایک مقبول درجہ کی حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَادًا، الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ. إِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُونَهُمْ. وَإِنْ مَرِضُوا عَادُوهُمْ. وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ. ثُمَّ قَالَ: جَلِيسُ الْمَسْجِدِ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ؛ أَخٍ مُسْتَفَادٍ. أَوْ كَلِمَةٍ مُحْكَمَةٍ أَوْ رَحْمَةٍ مُنْتَظَرَةٍ" (1)

بلا شبہ مساجد میں کچھ لوگ اہم کردار ادا کرنے والے ہوتے ہیں فرشتے ان کے ہم نشیں ہوتے ہیں اگر وہ (مسجد میں) غائب ہوں تو فرشتے ان کی کمی محسوس کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی تیمارداری کرتے ہیں اور اگر وہ کسی ضرورت میں ہوں تو ان کی مدد کرتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: مسجد کا ساتھی تین خوبیوں پر ہوتا ہے، فائدہ اٹھانے والا بھائی، ٹھوس باتیں سننے والا، یا اللہ کی رحمت کا منتظر۔

---

(1) سلسلة الاحاديث الصحيحة: 3401

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث نے تو نمازی کے شان، مقام اور مسجد میں بیٹھ کر حاصل ہونے والے فوائد کے متعلق انتہا کردی ہے رب تعالیٰ ہمیں بھی یہ سعادتیں نصیب فرمائے۔ آمین

اور اسی طرح قیامت والے دن بھی ایسے شخص کیلئے خاص اعزازی پروٹوکول ہوگا جس کو مسجدوں کی آبادی کے ساتھ بہت زیادہ محبت تھی جہاں وہ اپنا وقت مسجد میں گزارتا تھا وہاں وہ مسجدوں کی آبادی، بہتری اور ترقی کیلئے بھی کوشاں رہتا تھا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن خوش نصیب لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ دیا جائے گا ان سعادت مند لوگوں میں سے

وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ. [1]

ایسا آدمی بھی ہوگا جس کا دل مسجدوں کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

آپ خود غور فرمائیں! دنیا کی دھوپ میں اگر کسی کو سایہ مل جائے تو یہ بہت بڑے سکون کی بات ہے تو ایسا شخص کس قدر پرسکون ہوگا اور کس قدر آسانی اور خوشی میں ہوگا جس کو قیامت والے دن اللہ پاک اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں سے کردے۔ آمین

پھر اس سے بڑھ کر جو شخص دنیا میں مسجد کے ساتھ محبت رکھتا تھا اور اس کی آبادی میں پیش پیش رہتا تھا اللہ تبارک وتعالیٰ پوری مخلوق کے سامنے آواز دیتے ہوئے اس کو اپنا پڑوسی قرار دیں گے اس بات کا ذکر بھی ایک مقبول درجہ کی

[1] صحیح البخاری: 1423

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَيُنَادِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ جِيْرَانِي، أَيْنَ جِيْرَانِي؟ قَالَ: فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا! وَمَنْ يَنْبَغِي أَنْ يُجَاوِرَكَ؟ فَيَقُولُ: أَيْنَ عُمَّارُ الْمَسَاجِدِ؟[1]

بلاشبہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اعلان کریں گے میرے ہمسائے کہاں ہیں...؟، میرے ہمسائے کہاں ہیں...؟، فرشتے کہیں گے اے ہمارے پروردگار کس کے لائق تھا کہ وہ تیرا پڑوسی ہوتا...؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مسجدوں کو آباد کرنے والے کہاں ہیں...؟

تمام قابل قدر بھائی اس حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ مسجدوں کے ساتھ محبت کرنے والے کا اس سے بڑھ کر شان اور مقام اور کیا ہوسکتا ہے...؟

بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص صبح یا شام جب بھی مسجد میں آتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی مہمان نوازی تیار کردیتے ہیں۔

بخاری شریف کی روایت کے مطابق

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ، أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ"[2]

جو پہلے پہر مسجد گیا یا دوسرے پہر، اس کیلئے اللہ تعالیٰ جنت میں مہمان نوازی تیار کردیتے ہیں۔

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة:2728

[2] صحيح البخاری:662

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج اگر کسی شخص کی مہمان نوازی ایوان صدر میں تیار ہو تو وہ بہت خوش ہوتا ہے لیکن اس بندے کی قسمت کے کیا کہنے جس کی مہمان نوازی اللہ کی جنتوں میں تیار ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہماری مہمان نوازی بھی اپنی جنتوں میں تیار فرمائے۔ آمین

کائنات کا کنگال ترین انسان:

آخر میں آپ تمام مسلمان ایک بات توجہ سے سماعت فرمالیں کہ اصل فقیر اور کنگال وہ شخص ہے جس کا دل مسجد کی محبت سے خالی ہے یا جو مسجد سے دور ہے چاہے وہ محلات میں رہے اور پورے ملک کی وزارتیں اس کے پاس ہوں ۔اور ایسا شخص سب سے زیادہ عزت دار اور مالدار ہے جس کے دل میں مسجد کی محبت ہے اور جس کو مسجد کی آبادی کی فکر ہے اور جسے مسجد میں پہنچ کر سکون ملتا ہے۔ ہماری اللہ تعالیٰ سے درد دل کے ساتھ دعا ہے کہ وہ مسجدوں سے محبت کرنے والے کے ساتھ محبت فرمائے۔ اور جو شخص مسجد سے دشمنی رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرے۔ جو شخص مسجد کو آباد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گھر اور اس کی نسلوں کو آباد فرمائے اور جو شخص مسجدوں کو ویران کرتا ہے اللہ اس کو ویران کردے، اور اسی طرح مسجدوں کی تعمیر پر خرچ کرنے والے، مسجدوں کی سرپرستی کرنے والے، مسجدوں کی حفاظت اور ان کی حرمت کا خیال رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کے سب خزانے نصیب کرے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ

ان الحمد للہ رب العالمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایصال ثواب
کے دس طریقے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾

اور انسان کیلئے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی، اور بلاشبہ اس کوشش کو عنقریب دیکھا جائیگا، پھر اسکو پورا بدلہ دیا جائے گا، اور بلاشبہ انتہا تیرے رب کی طرف ہے۔ (1)

تمہیدی گزارشات:

ہم سب میں سے زیادہ کامیاب اور خوش نصیب وہ ہے جو اپنی زندگی میں بھی جی بھر کر نیک اعمال کرتا ہے اور مرنے کے بعد بھی اپنے پیچھے نیک اعمال کا ایسا سلسلہ چھوڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کو مسلسل ثواب پہنچتا رہتا ہے۔

''ایصالِ ثواب'' ایصال کا معنی ہے پہنچانا اور ثواب کا مطلب ہے اجر اور ایصال ثواب مفہوم یہ ہے کہ فوت ہونے والے پیارے کو اس کے مرنے کے بعد

---

(1) سورۃ النجم: 42-49

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثواب پہنچاتے رہنا۔

یہ موضوع ہر لحاظ سے بہت اہم ہے کیونکہ بندہ از خود بھی پسند کرتا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے نامہ اعمال میں اجر و ثواب پہنچتا رہے اور پھر پیارے ورثاء کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے فوت شدہ کو بخشش ملے، اس کو اجر و ثواب پہنچے اور جنت میں اس کے درجات بلند ہوتے رہیں۔

ہماری شریعت نے اس اہم مسئلے میں بھی ہماری مکمل رہنمائی فرمائی ہے ایسا نہیں ہے کہ ایصال ثواب کے مسئلہ میں شریعت نے ہمیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہو، اگر گہرائی سے شریعت کا مطالعہ کیا جائے تو کم و بیش دس چیزیں ایسی سامنے آتی ہیں جن کی وجہ سے مرنے والے کو فائدہ پہنچتا ہے ان کے علاوہ ہمارے بعض حضرات نے جو رسم قل، رسم تیجہ، رسم ساتواں، رسم دسواں اور رسم چالیسواں بنا رکھا ہے اس کا شریعت میں کوئی وجود نہیں ہے یہ صرف فوت ہونے والے شخص کے لواحقین کے جذبات کے ساتھ کھیلا جاتا ہے اور اپنی پیٹ پوجا کی جاتی ہے اور آپ سب مسلمان جانتے ہیں کہ اسلام رسومات کو فروغ دینے نہیں آیا ہے بلکہ رسموں کو مٹانے آیا ہے۔

ایصال ثواب کے حوالے سے ایک اور خوشنما دھوکہ دیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مرنے والے کے گھر جا کر قرآن خوانی ہوتی ہے جبکہ ایسا کرنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے سے ثابت نہیں ہے آپ سب مسلمان از خود غور کر لیں کہ جس شخص نے خود کبھی قرآن نہ پڑھا ہو اور نہ ہی اس نے قرآن کے مطابق زندگی گزاری ہے بلکہ وہ عملی طور پر ساری زندگی قرآن کی مخالفت اور قرآن سے بغاوت کرتا رہا کیا ایسے شخص کے مرجانے بعد اس کے گھر میں جا کر سپارے اور یٰسین پڑھنے سے ثواب مل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا...؟ اللہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہے یہ صرف مولوی صاحب نے آپ کو ایک بڑا عقیدت بھرا خوشنما دھوکہ دیا ہوا ہے آج یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ ایصال ثواب کیلئے بنیادی طور پر ہر فوت ہونے والے میں چار اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔

1 **عمل:** یعنی مرنے والا خود صحیح العقیدہ اور نیک اعمال کرنے والا، کیونکہ اگر مرنے والا بدعقیدہ اور بے عمل ہوگا تو اس کا معاملہ بہت زیادہ خطرے میں ہے۔

2 **نیت:** مرنے والی کی نیت اچھی ہو وہ کئی نیک اعمال اور اچھے سلسلے شروع کرنے چاہتا تھا لیکن زندگی نے وفا نہیں کی، ایسی صورت میں بھی بعد والے اگر ان اعمال کو سرانجام دیں تو میت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

3 **دعا:** مرنے والا ازخود دعائیں کرتا رہا ہو کسی بھی نیک کام میں اس کی دعائیں شامل رہی ہوں تو اس کے بعد وہ نیک عمل اس کیلئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

4 **کوشش:** مرنے والا کئی نیک اعمال اور اولاد کی نیک تربیت کیلئے ساری زندگی کوشاں رہا ہو، اس کیلئے پلان کرتا رہا ہو بصورت دیگر اگر اس کی کسی نیک سلسلے کیلئے کوئی کوشش ہی نہیں تھی تو اس کا معاملہ بھی خطرے میں ہے۔

یہاں پر ہم آپ کو سمجھانا یہ چاہتے ہیں کہ باعمل بنو، نیک اعمال اور اچھے کاموں کیلئے اپنی نیت کو بہتر سے بہتر بناؤ، دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھو اور پھر مسلسل کوشش کرتے رہو، ان شاء اللہ آپ کے مرنے کے بعد بھی آپ کیلئے ایصال ثواب کا سلسلہ جاری رہے گا، اور یہی قرآن کہتا ہے:

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انسان کیلئے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی، اور بلا شبہ اس کوشش
کو عنقریب دیکھا جائیگا، پھر اسکو پورا بدلہ دیا جائے گا، اور بلا شبہ انتہا تیرے
رب کی طرف ہے۔

اب نہایت اختصار سے ان دس طریقوں پر غور کرلیں جن کے ساتھ مرنے
والے کو اجر و ثواب اور فائدہ پہنچتا رہتا ہے

❶ قرض کی ادائیگی:

رسول اللہ ﷺ کی کئی ایک روایات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ
آدمی کا مقروض ہونا اور پھر قرض کو ادا کیے بغیر مر جانا اس کی بخشش کی راہ میں بہت
بڑی رکاوٹ ہے لہذا مرنے والے کے ورثا سب سے پہلے میت کے قرض کو ادا کریں
جب وہ میت کے قرض کو ادا کر دیتے ہیں تو اس کیلئے بخشش اور رحمت کی راہیں کھول
دی جاتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک ہوتا تھا کہ آپ جنازے سے قبل سوال
کیا کرتے تھے کہ اگر یہ مقروض ہے تو کیا اس نے کوئی مال چھوڑا ہے جس سے اس کا
قرضہ ادا ہو سکے، اگر تو جواب ہاں میں ملتا تو آپ جنازہ پڑھا دیتے ورنہ آپ ﷺ
جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیتے تھے، ایک دفعہ تو آپ ﷺ نے ایسے صحابی کا
جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا تھا جس کے ذمہ تین دینار تھے، پھر ایک صحابی نے
ذمہ لیا کہ اس کے تین دینار میں ادا کردونگا تو پھر آپ ﷺ نے جنازہ پڑھایا۔

اس بات کا اندازہ آپ ایک حدیث سے ہی لگا سکتے ہیں۔

حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ رَسولِ اللهِ ﷺ فَرفعَ رَأْسَهُ إلى السَّمَاءِ، ثُمَّ وَضَعَ رَاحَتَهُ عَلى جَبْهَتِهِ، مَاذَا نُزِلَ مِنَ التَّشْدِيدِ؟" فَسَكَتْنَا وَفَزِعْنَا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ سَأَلْتُهُ: يا رَسُولَ اللهِ ﷺ! ماهٰذا التَّشْدِيدُ الَّذِي نُزِّلَ؟ فَقَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ رَجُلاً قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ أُقْتِلَ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ أُقْتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، مَادَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهُ"[1]

کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا، پھر اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر رکھی، پھر فرمایا: "سبحان اللہ! کس قدر سخت حکم نازل ہوا ہے؟" ہم خاموش رہے لیکن گھبرا گئے۔ اگلے روز میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا سخت حکم تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید کیا جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جائے جبکہ اس کے ذمے قرض واجب الادا ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا حتی کہ اس کے ذمے واجب الادا قرض اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے۔"

اس لیے انسان کو اپنی زندگی میں بھی قرض کے معاملات میں بہت زیادہ حساس رہنا چاہیے اور اگر مرنے والا پیارا مقروض ہے تو فی الفور اس کا قرض ادا کر دینا

---

[1] سنن النسائی: 4688

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہئے۔

یہاں پر ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں اگر کوئی شخص قرض ادا کرنے میں بہت زیادہ فکر مند تھا اور وہ اس کی ادائیگی کیلئے محنت کوشش بھی کرتا رہا لیکن وہ اس کے باجود قرض ادا نہیں کر سکا تو ایسی صورت میں قرض لینے والے کو فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صدق دل سے اپنے مسلمان بھائی کو معاف کر دینا چاہئے یہ اعلیٰ درجہ کی بے مثال نیکی ہے بصورت دیگر اگر کوئی رشتہ دار اور دوست بھی اس کا قرض ادا نہ کرتے تو ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ سے خیر کی ہی امید کی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کیلئے کوئی نہ کوئی آسانی ضرور پیدا فرمائیں گے۔

❷ وصیت کو پورا کرنا:

مرنے والا زندگی میں اگر کوئی شریعت کے مطابق جائز وصیت کر گیا ہے تو اس کو پورا کر دینے سے بھی میت کو ثواب پہنچتا ہے اور اسی طرح مرتے وقت اپنے مال کے تیسرے حصے کی اگر وصیت کر جائے اور وہ تیسرا حصہ اس کی وصیت کے مطابق اللہ کی راہ میں لگا دیا جائے تو اس سے بھی مرنے والے کو ثواب پہنچتا ہے۔

یہاں پر دو تین باتیں اچھی طرح سمجھ لیں، ایک تو وصیت ضرور کرنی چاہئے اس کا بہت زیادہ فائدہ ہے اور یہ اصل ایصال ثواب ہے ہمارے ہاں بڑے بڑے مسلمان اس سہولت سے فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں، آپ جیتے جی اچھے عمل کی وصیت کے ساتھ ساتھ اپنے مال کے تیسرے حصے کی بھی وصیت کریں کیونکہ اس سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں اور یہ بھی اچھی طرح جان لیں مرنے بعد جو وارث بننے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان کے حق میں بھی وصیت نہیں کی جا سکتی ہے۔

اور وصیت کے ساتھ ساتھ ضمنی طور یہ بات بھی سمجھ لیں کہ اگر آپ مرنے والے کی نیت کو پورا کر دیں کہ وہ کوئی نیک سلسلہ شروع کرنا چاہتا تھا لیکن وہ نہیں کر پایا آپ اسکی نیت کی تکمیل کرتے ہوئے اس نیک سلسلے کا آغاز کر دیتے ہیں تو اس سے بھی ایصال ثواب ہوگا۔

3 ترکہ تقسیم کرنا:

ایصال ثواب کے حوالے سے تیسری چیز شریعت کے مطابق فوت ہونے والے کے مال کی تقسیم ہے اگر ورثا میت کے ترکے کو دین کے مطابق تقسیم کر دیں تو ان کے اس نیک عمل سے بھی فوت ہونے والے کو فائدہ ہوتا ہے ہمارے ہاں جو ورثا عورتوں کو حق دینے میں کتراتے ہیں وہ حقیقت میں جہاں اپنے ساتھ ظلم کرتے ہیں وہاں مرنے والے کے ساتھ بھی زیادتی کرتے ہیں اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ شریعت کے مطابق ترکہ تقسیم نہ کرنے والا اللہ کا مجرم ہے، اللہ کے رسول کا مجرم ہے، اپنی بہن بیٹی کا مجرم ہے اور اسی طرح فوت ہونے والے کا بھی مجرم ہے، اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء کی آیت نمبر گیارہ اور بارہ میں ان تینوں باتوں کو قرض کی ادائیگی، جائز وصیت پر عمل اور مال کو مقرر کردہ حصے کے مطابق تقسیم کرنے کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔

4 فرضی روزے رکھنا:

فوت ہونے والے کے ذمہ فرضی روزے بقایا تھے تو میت کے اولیا کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہئے کہ وہ روزے رکھ دیں اس سے بھی میت کو ثواب پہنچتا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ. فَأَقْضِيْهِ عَنْهَا؟ قَالَ: ''نَعَمْ'' فَقَالَ: ''فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى''①

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میری ماں فوت ہو چکی ہے اور اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے قضا دے دوں آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور مزید کہا: اللہ کا قرض زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کو ادا کیا جائے۔

اسی طرح سیدہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ②

جو کوئی فوت ہوا اور اس کے ذمہ روزے تھے تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے گا۔

ان دونوں احادیث معلوم ہوا کہ جب فرضی روزے رکھ لئے جائیں تو گویا کہ اللہ کا قرض ادا ہوا ہے اور جب بندے کے ذمے سے اللہ کا قرض ادا ہو تو بندے کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور یہاں پر ایک اور بات بھی سمجھ لیں کہ اگر میت نے کوئی نذر مانی تھی لیکن

---

① صحیح البخاری:1953

② صـ[redacted]خاری:1952

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنی نذر کو پورا کرنے سے پہلے ہی دنیا سے کوچ کر گئی تو اس کے بعد اس کی نذر کو پورا کر دیا جائے تو اس سے بھی میت کو ثواب پہنچتا ہے، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمہ ایک نذر تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی نذر کو پورا کر دے۔ (1)

یہ ہیں وہ اعمال جو میت کیلئے ایصال ثواب کا باعث بنتے ہیں

5 فرضی حج کرنا:

اور اسی طرح اگر فوت ہونے والے ذمہ فرضی حج تھا وہ اپنی بیماری یا کسی غفلت کی وجہ سے حج نہیں کر سکا تو اس کے ورثا اس کی طرف سے حج کر دیں تو اس سے بھی اس کو ثواب پہنچتا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَنْ أَبِيهَا، مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ. قَالَ: "حُجِّي عَنْ أَبِيكِ" (2)

بلا شبہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فوت ہوئے باپ کے بارہ میں سوال کیا کہ انہوں نے (فرض ہو جانے کے باوجود) حج نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے باپ کی طرف سے ضرور حج کر"

تو جب کوئی بیٹا یا بیٹی یا کوئی قریبی وارث میت کی طرف سے فریضہ حج ادا کر دیتا ہے تو اس سے بھی اس کو فائدہ پہنچتا ہے اور قرآن بھی یہ کہتا ہے:

وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ

---

(1) صحیح البخاری: 2761

(2) سنن النسائی: 2634

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یُرٰی ﴿۴۰﴾ ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی ﴿۴۲﴾

اور انسان کیلئے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی، اور بلاشبہ اس کوشش کو عنقریب دیکھا جائیگا، پھر اسکو پورا بدلہ دیا جائے گا، اور بلاشبہ انتہا تیرے رب کی طرف ہے۔ ①

یہاں پر ایک اور بات سمجھ لیں میت کی طرف نمازیں پڑھنے کا کہیں کوئی ذکر موجود نہیں ہیں لہذا نفل پڑھ کر بخشنے کی بجائے مغفرت اور دعا کا سلسلہ جاری رکھیں یہ نفلوں کی بنسبت زیادہ فائدے والا عمل ہے کیونکہ دعائے مغفرت کرنے کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں موجود ہے، نوافل پڑھ کر بخشنے کا ذکر کہیں بھی موجود نہیں ہے اللہ تعالی ہم سب کو صحیح ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

⑥ اولاد کا ہر نیک عمل:

کسی بھی صحیح العقیدہ مسلمان کے مرنے کے بعد اس کیلئے ثواب کا باعث بننے والی اس کی نیک اولاد ہے جس شخص نے اپنی بیٹیوں یا بیٹوں کو نیک بنانے میں دعا کی ہو، کوشش کی ہو، محنت کی ہو یا اپنا وقت اور مال ان پر قربان کیا ہو تو ایسے شخص کے دنیا سے چلے جانے کے بعد اس کی نیک اولاد جو بھی عمل کرتی ہے اللہ تعالیٰ مرنے والے کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں کئی ایک روایات ہیں ایک کا تذکرہ آپ کے سامنے کئے دیتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آخر کر

---

① سورۃ النجم: 49-42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي مَالاً وَوَلَداً، وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي. قَالَ: ''أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ''[1]

اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس مال و اولاد ہے اور بلا شبہ میرا والد میرے مال کا محتاج ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے والد کیلئے ہے اور تمہاری اولاد تمہاری عمدہ کمائی ہے، اپنے اولاد کی کمائی میں سے کھالیا کرو۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اولاد انسان کی بہترین کمائی ہے تو پھر اولاد کا ہر نیک عمل صحیح العقیدہ والدین کیلئے ایصالِ ثواب کا باعث ہوتا ہے۔

اور یہاں پر یہ بات بھی سمجھ لیں کہ ایصال ثواب کیلئے والدین کا فوت ہونا ضروری نہیں ہے اگر والدین نے محنت کرتے ہوئے اپنی اولاد کو اپنی زندگی میں نیک بنالیا ہے تو ان کیلئے ان کی حیاتی میں ہی ایصال ثواب کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔

اور اس وقت سب سے زیادہ محنت اولاد پر کرنی چاہئے اور اولاد کو صرف دنیوی عہدوں کا اور دنیاوی مال کا حریص نہیں بنانا چاہئے، ہمارے ہاں اکثر والدین اولاد کے مستقبل کا ستیاناس کرتے ہیں ان کو دن رات دنیا بنانے اور کمانے پر لگائی رکھتے ہیں اور پھر خود جب فوت ہوتے ہیں تو اولاد کو نمازِ جنازہ کی بھی دعائیں یاد نہیں ہوتیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

---

[1] سنن ابی دؤد: 3530

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ کہ جن کے والدین فوت ہو چکے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے اعمال کو ٹھیک کریں اور ان کو نیک عمل کرنے کے بعد یہ کہنے بھی ضرورت نہیں ہے کہ اے اللہ اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دو، آپ جو بھی نیک عمل کرتے ہیں اس میں سے پورا پورا حصہ والدین کو ملتا ہے اور والدین کا اولاد کو نیکی پر لگانے کا عام فہم مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے مرنے کے بعد اجر و ثواب کی فیکٹری لگا لی ہے۔

اور قرآن بھی کیا خوب کہتا ہے:

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾

اور انسان کیلئے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی، اور بلاشبہ اس کوشش کو عنقریب دیکھا جائیگا، پھر اسکو پورا بدلہ دیا جائے گا، اور بلاشبہ انتہا تیرے رب کی طرف ہے۔ (1)

7 صدقہ جاریہ:

اسی طرح ہر وہ عمل بھی مرنے والے کیلئے ایصال ثواب کا ذریعہ بن جاتا ہے جس سے دوسروں کا فائدہ ہوتا ہے مثال کے طور پر اگر مرنے والا کوئی مسجد بنا کر گیا ہے، یا کسی عالم حافظ کو مکان دے کر گیا ہے یا کہیں کوئی کنواں وغیرہ کھدوا کر گیا ہے تو جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اس کو مسلسل ثواب پہنچتا رہے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں واضح حدیث ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(1) سورة النجم:39-42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ؛ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَوْ صَدَقَةٌ تَجْرِيْ لَهُ[1]

جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو تین چیزوں کے علاوہ اس کا ہر عمل اس سے ختم ہوجاتا ہے، جاری رہنے والا صدقہ اور ایک روایت میں ہے اور ایسا صدقہ جو اس کیلئے جاری رہے۔

اس روایت کی روشنی میں جو لوگ یہ چاہتے ہیں ان کے مرنے کے بعد صحیح معنوں میں ان کو ایصال ثواب ہوتا رہے تو وہ اپنی زندگی میں پورے شوق کے ساتھ ایسے نیک اعمال کرتے ہوئے دنیا سے جائیں کہ جن سے ان کے مرنے کے بعد اہل اسلام اور اللہ کی مخلوق کا فائدہ ہو۔

ہمارے ہاں عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ مال اور عہدہ آجانے کے بعد ساری زندگی عیاشی کرتے رہتے ہیں، برائی پر خرچ کرتے رہتے ہیں اور پھر مرنے کے بعد قرآن خوانی کے ذریعے ایصال ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ اس سے بڑا کوئی اور دھوکا نہیں ہوسکتا۔

بڑے ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو مساجد بنا کر گئے ہیں اور کئی سال گزرنے کے باوجود آج تک وہاں پر ہونے والے ایک ایک سجدے سے ان کو ثواب ملتا ہے، بڑے ہی سعادت مند ہیں وہ لوگ جو دینی مدارس قائم کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے اور ان کے بعد ان مدارس سے فارغ ہونے والا ایک

---

[1] صحیح مسلم:1631، سنن الدارمی:578

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک عالم ان کیلئے اجروثواب کی فیکٹری ہے۔

اور کتنا بد بخت ہے وہ شخص جو برائی کا اڈا، سینما یا کوئی فحاشی کا مرکز قائم کر کے مرگیا ہے اور اب تک جس قدر وہاں گناہ ہوتے ہیں اس بدنصیب کی برائیوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی ناپاک زندگی سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

8 کسی کو علم یا ہنر سکھانا:

اور اسی طرح کسی کو قرآن پڑھانا یا دین کی تعلیم دینا یا اس کے علاوہ حلال کمانے کیلئے کوئی ہنر سکھادینا ایصال ثواب کا بہترین ذریعہ ہے، اگر کسی مسلمان کا یہ ارادہ ہو کہ میرے مرنے کے بعد بھی مجھے اجر وثواب ملتا رہے تو وہ اللہ کے بندوں کو خیر کی تعلیم دے اور ان کے روزگار کیلئے ان کو کوئی ہنر سکھادے یا ہنر سیکھنے میں اس کے ساتھ تعاون کردے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان ہے:

أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ[1]

اور ایسا علم کہ جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

اس لئے مرنے کے بعد بھی اگر آپ اپنے نامہ اعمال میں نیکیاں جمع کرنا چاہتے ہیں تو اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ علم اور ہنر سکھانے میں تنگ دلی اور بخیلی سے کام نہ لیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ بڑے بڑے حکما بڑے بڑے مفید نسخے اپنے ساتھ لیکر ہی مرگئے اور بڑے بڑے کاری گر استاد قسم کے لوگ ساری زندگی راز کی

[1] صحیح مسلم:1631، سنن الدارمی:578

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باتیں چھپاتے رہے... یاد رہے ایسے کنجوس مزاج اور تھوڑ دل والے لوگوں نے اپنے شدید نقصان کے علاوہ کچھ نہیں کیا، ایسے لوگوں نے صرف اپنے لئے ایصال ثواب کا دروازہ ہی بند کیا ہے کوئی بہت بڑا معرکہ نہیں مارا۔

⑨ نیک اولاد کی دعا:

ابھی ہم آپ کو بتلا چکے ہیں کہ اولاد کے ہر نیک عمل والدین کو ایصال ثواب ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بالخصوص نیک اولاد کی دعا فوت ہونے والے والدین کیلئے بڑے ہی کام کی چیز ہے، بلکہ زندہ والدین کیلئے بھی بہت بڑا خزانہ ہے اور اس دعا کی اہمیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الگ سے بیان فرمایا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایصال ثواب والے تین اعمال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ[1]

اور نیک اولاد اس کیلئے دعا کرے۔

یہاں پر شریعت کے ایک بہت بڑے احسان کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام نے ایصال ثواب کیلئے کسی قسم کا کوئی بوجھ نہیں ڈالا ہے آج کل کے بعض قُل خوانی کرنے والے لوگوں نے کھانے پینے کے جو سلسلے قائم کر رکھے ہیں ان کا دین کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں ہے ایصال ثواب کیلئے نیک اولاد کے منہ کا ایک بول ہی کافی ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[1] صحیح مسلم: 1631، سنن الدارمی: 578

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ. أَنَّى لِيْ هٰذِهِ؟ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ"(۱)

بلاشبہ اللہ عزوجل نیک آدمی کے درجے کو جنت میں بلند فرما دیتے ہیں، تو وہ سوال کرتا ہے اے میرے رب یہ درجہ میرا کیسے بلند ہوا؟ تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں تیرے اولاد نے تیرے لئے استغفار کیا ہے (اس وجہ سے)۔

اس حدیث سے آپ اچھی طرح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ والدین کیلئے اولاد کی دعائیں کس قدر زیادہ اہم ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے والدین کیلئے زیادہ سے زیادہ خیر مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اور قرآن بھی کیا خوب کہتا ہے:

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَأَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰهُ الْجَزَآءَ الْأَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَأَنَّ إِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾

اور انسان کیلئے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی، اور بلاشبہ اس کوشش کو عنقریب دیکھا جائیگا، پھر اسکو پورا بدلہ دیا جائے گا، اور بلاشبہ انتہا تیرے رب کی طرف ہے۔(۲)

(10) مطلق طور پر دعائے مغفرت:

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پورے دین کے مطالعہ کے بعد نہایت اختصار سے

---

(۱) مسند احمد: 10610

(۲) سورۃ النجم: 49-42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے ایصال ثواب کے سب شرعی طریقے بیان کر دیئے ہیں ان کے علاوہ باقی سب طریقے کھانے پینے کے بہانے ہیں اور کچھ نہیں ہے اور آخر میں دسواں اور آخری طریقہ یہ ہے کہ جب ایک صحیح العقیدہ مسلمان دوسرے صحیح العقیدہ مسلمان کیلئے مغفرت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے بھی درجات کو بلند فرما دیتے ہیں۔

اسلام ہمیں اہل اسلام کیلئے دعائے مغفرت کی بہت زیادہ تلقین کرتا ہے اور سورہ حشر میں تو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کیلئے اپنے دلوں کو صاف رکھتے ہوئے ان کیلئے دعائے مغفرت کرنے والوں کو کامیاب مومن قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾ (1)

صحابہ کے بعد آنے والے لوگ یہی کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں معاف کر دے اور ہمارے جن بھائیوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی ان کو بھی معاف فرما دے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کا کینہ نہ رکھنا، اے ہمارے پروردگار بلاشبہ آپ بہت زیادہ نرمی کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

اور اسی طرح کئی ایک روایات میں بیان ہوا ہے کہ جو اہل ایمان کیلئے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو مغفرت کے خزانے عطا فرما دیتے ہیں اور اس لحاظ سے ہماری دعائے بخشش کے سب سے زیادہ حق دار رسول

---

(1) سورہ حشر:10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار صحابہ و اہل بیت ہیں اور جب ہم صحابہ و اہل بیت کیلئے بخشش کی دعا کرتے ہیں تو اس سے جہاں ہماری بخشش ہوتی ہے وہاں ان پاک باز شخصیات کے درجات کو بھی جنت میں بلند کر دیا جاتا ہے۔

اور اسی طرح آپ کے دوست واحباب میں سے جو پیارے بھی وفات پا چکے ہیں ان کا نام لیکر ان کیلئے بخشش کی دعا کیا کریں یہ ایصال ثواب کا اور مرنے والے کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا سب سے بہترین اور آسان ترین شرعی طریقہ ہے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو شریعت کے مطابق ایصال ثواب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

هذا ما كان عندي

واللہ تعالی اعلم بالصواب

ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله

خر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اسلام کی صحیح ترجمانی اور خطبا کے لئے نایاب خزانہ

دار المصنفین
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

G/F-3 ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0308-4131740 0300-4262092
Facebook/Dar-ul-Musannifeen
darulmusannifeen@gmail.com